

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم



مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں رحمانی

مکتبہ الرشیدی
کراچی - پاکستان



عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

حصہ سوم

ناشر



کتاب کا نام : **عربی کا معلم (حصہ سوم)**

مؤلف : **مولوی عبدالستار خان**

تعداد صفحات : ۲۰۰

قیمت برائے قارئین : =/۵۰ روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

ناشر : **مکتبۃ البشری**

چوہدری محمد علی چیرٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیزنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : **مکتبۃ البشری، کراچی۔ پاکستان** +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ پاکستان +92-51-5773341, 5557926

دارالانخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلم حصہ سوم جدید

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھیسیوں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۴	اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۷	دیباچہ کتاب
۳۵	سوالات نمبر ۱۳	۹	ہدایات
	الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعَشْرُونَ	۱۰	اشارات
۳۷	الْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ		الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعَشْرُونَ
۴۰	مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرُودِ	۱۱	اَقْسَامُ الْفِعْلِ
۴۱	مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ	۱۵	مشق نمبر ۲
۴۲	سلسلہ الفاظ نمبر ۲		الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعَشْرُونَ
۴۴	مشق نمبر ۲۹	۱۶	تغییرات کی قسمیں اور چند قاعدے
۴۷	مِنَ الْقُرْآنِ	۱۶	۱- تخفیف کے قاعدے
۴۸	اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۱۷	۲- ادغام کے قاعدے
۵۰	سوالات نمبر ۱۴	۱۸	۳- تعلیل کے قاعدے
	الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ	۲۰	مستثنیات
۵۱	الْمُعْتَلِّ		الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعَشْرُونَ
۵۳	تصریف المثل الواوی من الثلاثي المجرد	۲۲	الْمَهْمُوزُ
۵۴	من الثلاثي المزيد	۲۲	(۱) من الثَّلَاثِي الْمَجْرُودِ
۵۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۲۸	۲۲	(۲) من الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ
۵۶	مشق نمبر ۳۰	۲۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۲۶
۵۸	مِنَ الْقُرْآنِ	۳۰	مشق نمبر ۲۸
۵۹	ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو	۳۲	مِنَ الْقُرْآنِ
۶۱	اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۳۳	ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۷	اِسْمُ الْمَفْعُولِ		الدَّرْسُ الْحَادِي الثَّلَاثُونَ
۸۷	اِسْمُ الظَّرْفِ	۶۳	الْفِعْلُ الْأَجُوفُ
۸۷	اِسْمُ الْأَلَةِ	۶۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۲۹
۸۷	اِسْمُ التَّفْصِيلِ	۶۹	مشق نمبر ۳۱
۸۸	الصَّرْفُ الصَّغِيرُ مِنَ النَّاقِصِ لِلثَّلَاثِي الْمَزِيدِ	۷۰	نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ
۸۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱	۷۱	مِنَ الْقُرْآنِ
۹۱	مشق نمبر ۳۳	۷۲	عربی میں ترجمہ کرو
۹۳	مِنَ الْقُرْآنِ	۷۳	خالی جگہ پر کرو
۹۴	اشعار	۷۴	ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو
	الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْثَّلَاثُونَ		الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْثَّلَاثُونَ
۹۵	الْفِعْلُ اللَّيْفِيُّ وَفِعْلُ رَأَى	۷۵	الْفِعْلُ النَّاقِصُ
۹۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۲	۷۵	تصريف الفعل الماضي من الناقص
۹۹	مشق نمبر ۳۴	۷۶	ماضی ناقص کے تغیرات
۱۰۰	اشعار		تصريف المضارع المعروف من الناقص
۱۰۰	مِنَ الْقُرْآنِ	۷۷	مضارع ناقص کے تغیرات
۱۰۱	اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۷۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰
۱۰۲	کِتَابٌ مِنَ الْوَالِدِ إِلَى وَلَدِهِ	۷۹	مشق نمبر ۳۲
	الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْثَّلَاثُونَ	۸۱	مِنَ الْقُرْآنِ
۱۰۳	بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ	۸۲	عربی میں ترجمہ
۱۰۴	سلسلہ الفاظ ۳۳	۸۳	ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو
۱۰۴	مشق نمبر ۳۵		الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْثَّلَاثُونَ
۱۰۵	کِتَابٌ مِنْ تَلْمِذٍ إِلَى أَبِيهِ	۸۵	أَفْعَالُ النَّاقِصَةِ مَعَ عَوَامِلِهَا
۱۰۶	سوالات نمبر ۱۵	۸۷	اِسْمُ الْفَاعِلِ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۳	مشق نمبر ۳۸		الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ
۱۲۴	مشق نمبر ۳۹	۱۰۸	خَصَائِثُ الْأَبْوَابِ
۱۲۵	مشق نمبر ۴۰: عربی میں ترجمہ کرو	۱۰۹	۱۔ باب أَفْعَلَ
	الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ	۱۰۹	۲۔ باب فَعَلَ
۱۲۶	الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ	۱۱۰	۳۔ باب فَاعَلَ
۱۳۰	مشق نمبر ۴۱	۱۱۱	۴۔ باب تَفَاعَلَ
۱۳۲	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶	۱۱۱	۵۔ باب تَفَعَّلَ
۱۳۴	مشق نمبر ۴۲	۱۱۲	۶۔ باب اِنْفَعَلَ
۱۳۵	مِنَ الْقُرْآنِ	۱۱۲	۷۔ باب اِفْتَعَلَ
۱۳۶	مشق نمبر ۴۳	۱۱۲	۸۔ ۹۔ باب اِفْعَلَ وَاِفْعَالٌ
۱۳۷	مشق نمبر ۴۴: عربی میں ترجمہ کرو	۱۱۳	۱۰۔ باب اِسْتَفْعَلَ
	الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ	۱۱۳	۱۱۔ باب اِفْعُوْعَلَ
۱۳۸	أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ	۱۱۳	۱۲۔ باب اِفْعُوْلَ
۱۳۹	مشق نمبر ۴۵	۱۱۴	ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ
۱۴۰	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۷	۱۱۴	۱۔ باب فَعَّلَلَ
۱۴۱	مشق نمبر ۴۶	۱۱۴	۲۔ باب تَفَعَّلَلَ
۱۴۲	مِنَ الْقُرْآنِ	۱۱۴	۳۔ باب اِفْعَلَّلَ
۱۴۲	مشق نمبر ۴۷	۱۱۴	۴۔ باب اِفْعَنْلَلَ
۱۴۳	اشعار	۱۱۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱
	الدَّرْسُ الْاَرْبَعُونَ	۱۱۶	مشق نمبر ۴۸
۱۴۴	۱. أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ		الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ
۱۴۵	۲. صَيِّغَتَا التَّعَجُّبِ	۱۱۷	الْأَفْعَالُ الثَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ
۱۴۷	مشق نمبر ۴۸	۱۲۱	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۵
۱۴۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸	۱۲۲	مشق نمبر ۴۷

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۵	مشق نمبر ۵۸: اردو سے عربی بناؤ	۱۳۸	مشق نمبر ۴۹
۱۷۶	سوالات نمبر ۱۷	۱۳۹	من القرآن
	الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ	۱۵۰	مشق نمبر ۵۰: اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
۱۷۸	إِعْرَابُ الْأَسْمِ	۱۵۱	مشق نمبر ۵۱: كِتَابٌ مِنْ تَلْمِيزٍ إِلَى أَبِيهِ
۱۷۸	۱۔ الْمَفْعُولُ بِهِ	۱۵۳	سوالات نمبر ۱۶
۱۷۹	۲۔ الْمَفْعُولُ الْمَطْلُوقُ		الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ
۱۷۹	۳۔ الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لِأَجْلِهِ	۱۵۶	الضَّمَانِ
۱۷۹	۴۔ الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ	۱۵۸	الضَّمِيمُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَعْرِ
۱۸۰	۵۔ الْمَفْعُولُ مَعَهُ	۱۵۹	نُونُ الْوَقَايَةِ
	۶۔ الْمُسْتَسْنَى بِـ "إِلَّا" (إِلَّا كَ)	۱۵۹	ضَمِيمُ الشَّانِ
۱۸۰	ذریعے استثنای کیا ہوا)	۱۶۰	ضمیر فاعل
۱۸۱	۷۔ الْحَالُ	۱۶۰	مشق نمبر ۵۲
۱۸۲	۸۔ التَّمْيِيزُ	۱۶۱	مشق نمبر ۵۳
۱۸۳	۹۔ الْمُضَادَّةُ	۱۶۲	سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹
۱۸۴	۱۰۔ الْمَنْصُوبُ بِـ "لَا" لِنَفِي الْجِنْسِ	۱۶۲	مشق نمبر ۵۴
۱۸۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۱		الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ
۱۸۶	مشق نمبر ۵۹	۱۶۳	الْمَوْضُوعَاتُ
۱۹۰	مشق نمبر ۶۰	۱۶۷	مشق نمبر ۵۴
۱۹۳	مشق نمبر ۶۱	۱۶۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۴۰
۱۹۴	مشق نمبر ۶۲: من القرآن	۱۷۰	مشق نمبر ۵۵
	مشق نمبر ۶۳: مَكْتُوبٌ مِنْ تَلْمِيزٍ إِلَى	۱۷۲	مشق نمبر ۵۶: من القرآن
۱۹۷	عَمِّهِ	۱۷۲	مشق نمبر ۵۷

دیباچہ کتاب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب ”تسہیل الادب فی لسان العرب“ الملقب بہ ”عربی کا معلم“ کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا فللہ الحمد ولہ الشکر! دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے، لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فصلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی، ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھایا پڑھایا، وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانہ میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کیلئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشرِ عشر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہو سکا، باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم بصرین و طالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلافِ عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی، حیدر آباد، یوپی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں أفعال و أسماء کی تعلیمات کا مرحلہ بھی ایک

دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی طرح رٹوایا جاتا ہے، یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضييع اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا، اسی لیے طرزِ جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔

اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں، قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا، تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکے گا، احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی باسانی پڑھ سکے گا، عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا، مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ احسن موجود ہو، یا طالب علم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے۔ چوتھے حصے میں اسمائے عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کی اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔

واللہ الموفق والمستعان

خادم افضل اللسان

عبدالستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختہ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں، پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائے گا، مگر اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصہ سوم میں بآسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں، ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ کچھلی معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو، اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جس کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا، یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

- ۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔
- ۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، لک اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے، اور معتل واوی و یائی کی طرف ”واو“ اور ”یا“ سے۔
- ۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، من، عن، ب، الی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔
- ۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ”یعنی“ یا برابر کے لیے یہ نشان (=)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عربی کا معلم حصہ سوم

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعَشْرُونَ

أَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین! تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں، وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اترتے تھے۔ مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فعل اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعُلُ اور امر کا وزن افْعُلْ اور اَفْعُلْ ہے تو ضَرْب يَضْرِبُ اَضْرَبْ، سَمِعَ يَسْمَعُ اسْمَعُ اور كَرُمَ يَكْرُمُ اَكْرُمُ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا، مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند اغاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں، جیسے: كَانَ (ماضی) يَكُونُ (مضارع) كُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ كَانَ اصل میں كُون = فَعْلٌ، يَكُونُ اصل میں يَكُونُ = يَفْعُلُ اور كُنْ اصل میں اَكُونُ = اَفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسمائے مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور ان کے فعلوں میں غور کرو:

- ۱ فَتَحَ عَلَيَّ كِتَابَهُ شَرَبَ الْطِفْلُ اللَّبَنَ حَسُنَ الْبَيْتُ.
- ۲ أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيزُ الْمُعَلِّمَ قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا.
- ۳ عَذَّ الرَّاعِي غَنَمَهُ قَرَأَ الْمُسْجُونَ شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ.
- ۴ وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا رَمَى أَحْمَدُ الْكُرَّةَ.
- ۵ وَعَى رَشِيدٌ دَرَسَهُ وَفَى مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ طَوَى زَيْدٌ كُرَّاسَةً.

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف ملت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو **فعل صحیح** بھی کہتے ہیں اور **فعل ماضی** بھی۔

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حروف صحیح ہیں، اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

۱۔ گنا [شمر کیا] ۲۔ چواہا ۳۔ بکریاں ۴۔ بھاگا ۵۔ باندھا ۶۔ پھینکا

۷۔ یاد رکھا ۸۔ بچایا ۹۔ لپٹا، طے کیا

۱۔ **وہبی** **ط** کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا، ایسے افعال جن کے حروفِ اصلہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو تو **مفتل** کہلاتے ہیں۔
تنبیہ ۲۔ تمہیں یاد ہو گا کہ الف جب متحرک ہو (ا، اُ، اِ) یا جزم والا ہو: فَا تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تہ ۱۔ **ط** کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَد ہے، دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو **مفتل** کہلاتے ہیں۔

پہلی **ط** میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں، کسی کے درمیان میں، اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلہ میں کسی جگہ حرف علت ہو **معتل** کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں:

حرف علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو **معتل** **ف** یا مثال کہتے ہیں، جیسے وَجَدَ.

عین کلمہ کی جگہ ہو تو **معتل** **ع** یا **ا** کہتے ہیں، جیسے قَالَ.

اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو **معتل** **ل** یا **م** کہتے ہیں، جیسے رَمَى.

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ ”واو“ یا ”یا“ سے بدلا ہوا ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوْل ہے، کیونکہ اس کا مضارع يَقُولُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمَى اصل میں رَمَي ہے، کیونکہ اس کا مضارع يَرْمِي اور مصدر رَمَي ہے۔ بَات اصل میں بَوْتُ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَات ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو! ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرف علت نظر آئے گا، ایسے فعل کو **انفیت** کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل **غفیت**، **نفرق** ہے کیونکہ دونوں حروف علت کے درمیان ایک حرف صحیح نے جدائی ڈال دی ہے، تیسرا فعل **غیت**، **مترن** ہے کیونکہ دونوں حروف علت باہم قرین ہیں۔

تبیہ۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروف اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرف علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا، پس انکرم بروزن اُفعل مہموز نہیں کہلانے کا کیونکہ اس میں ہمزہ فا، مین اور لام سے خارج ہے۔ شربا اور شربوا میں الف اور واو، تشبیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو انکی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے، اخصر (بروزن اُفعل) میں ہمزہ اور ایک 'ر' زائد ہے، تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۲۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ سالم ۲۔ غیر سالم
۱۔ میاتع وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو حرف علت ہو نہ ہمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مہموز جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: أمر

۲۔ مضاعف جس کا مین اور لام ایک جنس کا ہو: عذ

۳۔ مثال: جس کا فاکلمہ حرف علت ہو: وَعَذ

۴۔ اجوف: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو: قَالَ

۵۔ ناقص: جس کا لام کلمہ حرف علت ہو: رَمَى

۶۔ **نفیف** جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں، اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وظی، اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علت ہو تو لفیف مقرون: طوی۔

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶ ہو سکتا ہے کہ بعض فاعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَذ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔ اُتی (وہ آیا) مہموز بھی اور معتل بھی۔
تنبیہ ۷ یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فاعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:

أمر	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُو	ذَهَبُوا	وَهَبْ
عزَّ	تَقَبَّلْ	تَوْصَا	تَقُولْ	سُئِلْتُ	تَوَلَّى
يَقْصُ	مَلَأْ	قَالَ	قَاتِلْ	دَنَا	يَكُونْ
لِيَسْمَعَنَّ	أَدَبْ	رَأْسْ	عَزِيزْ	مَمْلُوءْ	غَيُورْ
الْقَاضِي	مَوْعُودْ	مَدْعُوْ	مَنْصُورْ	وَلِيْ	يَسِيرْ

۱۔ وہ بلا تا ہے۔ ۲۔ اس نے عطا کیا۔ ۳۔ عزت والا ہوا۔ ۴۔ اس نے وضو کیا۔

۵۔ اس نے بات چلی۔ ۶۔ وہ پوچھی گئی۔ ۷۔ دوست رکھا۔ ۸۔ وہ قصہ بیان کرتا ہے۔

۹۔ اس نے بھرا۔ ۱۰۔ وہ قریب ہوا۔ ۱۱۔ بھرا ہوا۔ ۱۲۔ غیرت مند۔

۱۳۔ وعدہ کیا ہوا۔ ۱۴۔ بلایا ہوا۔ ۱۵۔ والی، وارث، دوست۔ ۱۶۔ سان بھوڑا سا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تغییرات کی قسمیں اور چند قاعدے

۱۔ غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے غلطی میں کسی قدر تغیر کر دیا۔

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے:

۱۔ **تخفیف** ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: اءُ من سے امن، اءُ خُذ سے خُذ [اے] (اس قسم کا تغیر مہوز میں ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ **تثاقف** دو ہم جنس یا ہم مخرج حروف کو باہم ماکر پڑھنا: مَدَد سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ **تجسید** کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوْل سے قَالَ، يُوْعَدُّ سے يَعْبُدُ (یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثل، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تغلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو، آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قائدہ ۱۔ کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے

مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتح ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو یا سے بدلنا چاہیے۔

۱۔ **أَمِنْ** سے **أَمِنْ** کیونکہ فتح کو الف سے مناسبت ہے۔

۲۔ **أَوْمِنْ** سے **أَوْمِنْ** کیونکہ ضمہ کو واو سے مناسبت ہے۔

۳۔ **إِيْمَانٍ** سے **إِيْمَانٍ** کیونکہ کسرہ کو یا سے مناسبت ہے۔

قاعدہ ۲۰ ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف ست سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، جیسے **يَاْمُرُ** کو **يَاْمُرُ**، **يُؤْمِنُ** کو **يُؤْمِنُ** اور **مُنْذَنَہ** کو **مِنْذَنَہ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ یہ دونوں قاعدے مہوز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ (ـُ) کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یا، یا اس کے دندانہ لکھنے کا دستور ہے: **يُؤْمِنُ** اور **مُنْذَنَہ**، یہ واو اور یا بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتح کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں: **يَاْمُرُ** یا **يَاْمُرُ**۔

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمب زبر لکھ دیتے ہیں: ا، اگرچہ کبھی اء اور ء بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ ۱۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو

لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بن دیا جاتا ہے: مَمْدُذ (بروزن فَعْل) سے مَمْدُ.

قاعدہ ۲۰: دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَمْدُذ سے مَمْدُ پھر مَمْدُ.

تبصرہ ۴: مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: سَبَب (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبَب (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَمْدُذ (مدد، اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَمْدُ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ ۲۱: اگر مُتَجَانِسَيْن (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن، تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے مُتَجَانِسَيْن میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: يَمْدُذ سے يَمْدُذ پھر يَمْدُ.

تبصرہ ۵: رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلِبُ يَجْلِبُ.

تبصرہ ۶: مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تبصرہ ۷: ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ ۱: فتح کے بعد واو اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوْ، اَوْ اور اَي، اَي اور اَي سے اُ ہو جاتا ہے:

قَو - لَ سے قَا - لَ = قَالَ خَو - فَ سے خَا - فَ = خَاف

يَب - عَ سے بَا - عَ = بَاع يَب - لَ سے نَا - لَ = نَالَ

دَ - عَوَ سے دَا - عَا = دَعَا رَ - مَيَ سے رَا - مَيَا = رَمَى

طُو - ل سے طا - ل = طَال یَخُ - شی سے یَخُ - شی = یَخْشِی
 تنبیہ ۸ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے، مگر
 ای صرف مضارع میں آتا ہے۔

قاعدہ ۲ او اور اُی سے ای ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ای سے بھی ای بن جاتا ہے:
 قُو - ل سے قُب - ل = قُبِلَ
 بُ - ع سے بُ - ع = بُعِ
 یُ - م سے یُ - م = یُمِ (مضارع از رمی)
 تنبیہ ۹ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر ی کی شکل صرف مضارع
 ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ ۳ کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یا سے بدل دیتے ہیں یعنی او سے ای بنالیتے ہیں:
 رَضُو سے رَضِی، دَعُو سے دُعِی (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ ۴ کسرہ کے بعد واو ساکن کو یا سے بدل دیا جاتا ہے یعنی او سے ای ہو جاتا ہے:
 او - جَل سے ای - جَل = اُجِل (امراز و جَل: ڈرنا)
 مو - زَان سے می - زَان = مِيزَان (ترازو)

قاعدہ ۵ ضمہ کے بعد یا ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُی سے او ہو جاتا ہے:
 می - سِر سے مو - سِر (توگر)

یُب - قَط سے یو - قَط (مضارع از اَيَقَط: بیدار کرنا، جگانا)
 تنبیہ ۱۰ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

لہ وہ ڈرنا ہے یا ڈرے گا، اس کا ماضی خشی ہے

قاعدہ ۶: اَوُو اور اَيُو سے اُو ہو جاتا ہے:

د - عَوُوا سے د - عُوا = دَعُوا ز - مَيُوا سے ر - مُوا = رَمُوا

یَر - ضَيُّو - ن سے یَر - ضُو - ن = یَرُضُون

قاعدہ ۷: اَوُو اور اَيُو سے اُو ہو جاتا ہے:

س - رَوُوا سے س - رُوا = سَرُوا ر - ضَيُوا سے ر - ضُوا = رَضُوا

یذ - عَوُو - ن سے یذ - عُو - ن = یذْعُون

یَر - مَيُو - ن سے یَر - مُو - ن = یَرْمُون

قاعدہ ۸: سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

يَقُو - ل سے يَقُو - ل = يَقُولُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ ۹: سکون کے بعد یا مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

يِيْء - غ سے يِيْء - غ = يِيْغُ (مضارع از بَاغ)

قاعدہ ۱۰: سکون کے بعد واو یا یا مفتوح ہو تو اُن کا فتح ماقبل کی طرف منتقل کر کے واو اور یا

کوالف سے بدل دیتے ہیں:

يَخُو - ف سے يَخَا - ف = يَخَافُ (مضارع از خَاف)

يِنِيْء - ل سے يِنَا - ل = يِنَالُ (مضارع از نَالَ)

مستثنیات

۱۔ اجوف واوی سے باب فَعْل کے بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر ۱۱ اور نمبر ۱۲ سے مستثنیٰ ہیں:

عَوِرَ يَعْوِرُ (یک چشم ہونا)

۲۔ اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یا ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِي
يَسْوِي (برابر ہونا)

۳۔ باب اِفْعَلَّ میں واو اور یا ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اَسُوذُ يَسُوذُ، اَبْيَضُ يَبْيَضُ.
۴۔ باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَضَوْبُ يَسْتَضَوْبُ
(رائے طلب کرنا)

۵۔ اسم الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیر سے مستثنیٰ ہیں:
مَقُولٌ، مَبِيعٌ، أَقُولُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ ۱۱: فاعل کے وزن میں عین کی جگہ ”واو“ یا ”یا“ آجائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا
جاتا ہے: قَاوُلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ.

قاعدہ ۱۲: باب اِفْتَعَلَ میں فا کی جگہ واو آجائے تو اس کو تا سے بدل کرتا میں ادغام
کردیتے ہیں: اَوْتُصَلَ سے اِتَّصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ ۱۳: مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا یا، تو انہیں ہمزہ سے بدل
دیا جاتا ہے:

إِرْضَاوُ سے إِرْضَاءُ (راضی کرنا) إِلْقَايُ سے إِلْقَاءُ (ڈالنا)

سَمَاوُ سے سَمَاءُ (آسمان) بِنَايُ سے بِنَاءُ (عمارت)

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس (۳۰) میں، اور دو قاعدے درس (۳۱) میں لکھے
جائیں گے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ

الْمَهْمُوزُ

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ لِمَهْمُوزِ الْفَاءِ

(۱) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	لامر	المصدر	المضارع
أَمَلُ	مَأْمُولٌ (ج)	أَمِلُّ	أُوْمَلْ (ل)	يَأْمَلُ (ج)	أَمَلْ (ن)
أَثَرٌ ۱	مَأْثُورٌ (ج)	اِثْرُ	اِثْرُ (ل)	يَأْثُرُ (ج)	أَثَرُ (ض)
أَلْفَةٌ ۳	مَأْلُوفٌ (ج)	اِلْفٌ	اِئْلَفْ (ل)	يَأْلَفُ (ج)	أَلْفٌ (س)
أَدَبٌ ۴		أَدِيبٌ	أُوْدُبْ (ل)	يَأْدُبُ (ج)	أَدَبٌ (ك)

تنبیہ: جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

(۲) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	لامر	المصدر	المضارع
إِئْلَافٌ (ل) ۵	مُؤْلَفٌ (ج)	مُؤْلِفٌ (ج)	اِلْفٌ (ل)	يُؤْلَفُ (ج)	اِلْفٌ (ل)
تَأْلِيفٌ (ج) ۶	مُؤْلَفٌ	مُؤْلِفٌ	اِلْفٌ	يُؤْلَفُ	اِلْفٌ

۱ امید کرنا ۲ نقل کرنا ۳ خوگر ہونا، مانوس ہونا ۴ ادیب ہونا

۵ خوگر بنانا ۶ جمع کرنا، دلجوئی کرنا

نما صی	المصدر	الامر	سم لدخل	سم المفعول	المصدر
أَلَفَ	يُؤَالِفُ	أَلَفَ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ ^۱
تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلِّفٌ	تَأَلَّفٌ ^۲
تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلِّفٌ	تَأَلَّفٌ ^۳
اِبْتَلَفَ (د)	يَأْتَلِفُ (ح)	اِتْتَلَفَ (ح)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	اِبْتِلَافٌ (د)
اِسْتَأَلَفَ (ج)	يَسْتَأَلِفُ (ج)	اِسْتَأَلَفَ (ح)	مُسْتَأَلِفٌ (ج)	مُسْتَأَلِفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج)

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ آیا ہے اس لیے انہیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: سَأَلَ میں، تو اسے مہموز العین اور لام کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: فَرَأَ میں، تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں، اس لیے ہر لفظ میں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرف علت (الف، یا، واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو مثلاً ثانی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آرہا ہے: اَوْمَلْ، اَيْشُرْ، اِيْلَفْ اور اَوْذُبْ میں ہمزہ کی جگہ ”واو“ یا ”یا“ موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو: چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لیے فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے، اور یہ الفاظ اصل میں

اُءْمَلْ، اُءْثَرْ، اُءْلَفْ اور اُءْ دُوبْ ہوں گے۔

پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھے دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزہ وصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (مثلاً، اُءْلَفْ اور اُءْ دُوبْ) اور ہمزہ اصل یہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَاُمْلُ، وَاَثَرُ، وَاَلْفُ، ثُمَّ اُدُوبْ۔

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں، پہلی ہی سطر میں باب اُفْعَلْ کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلْف (باضی)، اَلْف (امر) اور اِیْلَاف (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لیے اَلْف اصل میں اُءْلَف بروزن اُفْعَل، اَلْف اصل میں اُءْلَف بروزن اُفْعَل، اور اِیْلَاف اصل میں اِءْلَاف بروزن اِیْلَاف ہونا چاہیے۔ ان کی اصیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں! اور آگے بڑھو، دیکھو! دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلْف کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اَلْف گذرا ہے اور اس میں تغیر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، اگر اس کو اَلْف لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعل پر ٹھیک اُترتا ہے، اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں اَلْف زائد ہے اور باب اول کے اَلْف میں اَلْف ہمزہ اصل یہ سے بدلا ہوا ہے۔ (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا! اور آگے بڑھیں، چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِئْتَلَفَ (ماضی) اِئْتَلَفَ (امر) اور اِئْتَلَفَ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِئْتَلَفَ، اِئْتَلَفَ اور اِئْتَلَفَ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھے ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ اصلہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزہ وصل ہوتا ہے: اجْتَنَبَ، ثُمَّ اجْتَنَبَ۔ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے مل کر پڑھا جائیگا: وَاِئْتَلَفَ، اسکو وَاِئْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے، اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَأْمُلُ، يُولُفُ کو يُولُفُ اور اِسْتِئْلَفَ کو اِسْتِئْلَفَ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے (ن) لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح (ل) لکھ کر تغیر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کیے گئے ہیں، آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہموز الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں، ان

کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:

الف: أَمَلْ رَشِيدٌ نَجَاحَهُ.	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ.	أَوْمُلُ يَا زَيْدُ! نَجَاحَكَ.
ب: أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ.	يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ.	خُذْ يَا زَيْدُ! كِتَابَكَ.
ج: أَكَلْ رَشِيدٌ تَمْرَةً.	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَانَةً.	كُلْ يَا زَيْدُ! سَفْرَ جِلَّةٍ.
د: أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ.	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ.	مُرْ يَا زَيْدُ! بِالْحَقِّ.
ه: اِئْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ.	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُونَ.	اِئْتَلِفْ يَا زَيْدُ! مَعَ الْمُسْلِمِينَ.
و: اِتَّخَذَ ^۱ خَلِيلٌ مُحَمَّدًا.	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا.	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ! كِتَابَكَ صَدِيقًا. ^۲

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں، صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ پہلی سطر میں اَوْمُلُ جو اصل میں اءْمُلُ ہے اس میں قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔

مگر دوسری سطر میں أَخْذ کا امر اَوْخُذ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذ لکھا ہے یوں تو خُذ بھی اصل میں اءْخُذ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزہ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض [بجائے] سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔

جب اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزہ وصل کی

۱۔ بتالینا، اختیار کرنا ۲۔ جس سے انس ہو جائے۔ دوست، ساتھی

ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا۔ (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ) یہی حال کُل اور مُر کا ہے۔
خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذْ، خُذُوا، خُذِي، خُذْ، خُذْنَ۔
اسی قیاس پر کُل اور مُر کی گردان کرلو۔

تنبیہ ۳ یاد رکھو کہ حالت وصل میں صرف مُر کا ہمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹا جاتا ہے: وَأَمْرٌ، فَأَمْرٌ مگر کُل اور خُذْ کا ہمزہ کبھی نہیں لوٹا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو! پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِئْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِئْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدلا گیا ہے، مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اِئْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے، وہ اِلَف سے بنا ہے اور یہ أَخَذَ سے۔

اتنا سنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِئْتَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں! ٹھیک ہے، مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کوتا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تائیں ادغام کر دیا گیا ہے، اسی لیے اِتَّخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔

اس کی گردان اس طرح ہوگی: اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخَذَ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخِذٌ، اِتَّخَاذٌ۔
مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:

قاعدہ تخفیف نمبر (۳) أَخَذَ، اُكَلَّ اور أَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، کُل اور مُر ہوگا۔
قاعدہ تخفیف نمبر (۴) أَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کوتا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تائیں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے۔

تنبیہ ۴ یہ قاعدہ صرف أَخَذَ کے ماؤے کے لیے مخصوص ہے، اور ماؤوں میں وہی اِئْتَلَفَ

کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵ مہموز العین اور مہموز الراء میں کوئی تغیر نہیں ہوتا، صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جب کہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے: یَسْأَلُ سے یَسْأَلُ اور اسْأَلُ سے سَلُ۔

تنبیہ ۶ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز اغاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور كَرَّمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶) اِفْعَلَ (۸) اِفْعَالٌ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلہ اغاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ک اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔

دیکھو ذیل میں پہلا لفظ ”اَثَرَ“ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۳) اثر قبول کرنا، لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں: نقل کرنا۔

اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لے جا کر اَثَرَ (در اصل اَثَرٌ) بنادیں تو معنی ہوں گے: ایثار کرنا، ترجیح دینا۔

اور جب دوسرے باب پر لے جا کر اَثَرَ بنادیں تو اسی کے معنی ہوں گے: اثر کرنا۔
اور جب اس اَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَأَثَرَ بنالیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر قبول کرنا۔

اَثَر (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۳) اثر قبول کرنا رکھنا	اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا، نوکر
اَخَذَ (ن) پکڑنا، لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا	اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
اَتَى (يَأْتِي) آنا	اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا، الگ ہو جانا	اَجِيرَ مزدور
حُلِمَ بوجت	خَصَّاصَةً حاجت مندی، مفلسی
اَسْرَفَ (۱) بے جا خرچ کرنا، حد سے بڑھنا	اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا، التماس کرنا
اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا	اِمْتَسَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا، فرماں برداری کرنا
اُنْبَأَ (۱) و نَبَأَ (۲) خبر دینا	خَبَسِيَ (س) دور ہونا، دھتکارا جانا
شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا (شَيْئًا) تو نے چاہا	عَفَا (يَعْفُو) معاف کرنا
هَنَأَ (ف) خوش گوار ہونا (۲) مبارک باد کہنا	اُنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
رَنَتْ (جَرِنَاتٌ) پیپیہا	رَعَدًا با فراغت
سَيَّجَارَةٌ (ج سَيَّجَارَاتٌ) سگریٹ	سَلَّةٌ (ج اَسْلَالٌ) ٹوکری
صَبِيَ (ج صِبْيَانٌ) بچہ	عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفٌ) عنایت، جذبہ
عُرِفَ پسندیدہ بات، مشہور بات	عَفُوٌ معافی، جو چیز حاجت سے زیادہ ہو
اَلْعَفْوُ یا عَفْوًا معاف فرمائیں	مُوْتَمَرٌ کانفرنس
هَزَّءٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں	هَزْوًا غٹھا، مذاق
هَبْنَا مَرِيْنَا مزے سے، تمہیں خوش گوار ہو	فَہ پس، کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ: مقصود بالمشال الفاظ کو سرخ کر دیا ہے، ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ: جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہوں گے، اس کی وجہ سمجھنے کے لیے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔
اس مشق میں مہوز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

۱. حُسَيْنُ أَهْلٍ تَأَلَّفَ السَّيَّجَارَةَ؟	كُنْتُ أَهْلَهَا، لَكِنْ تَرَكْتُهَا مِنْذُ شَهْرٍ.
۲. أَحْسَنْتَ! إِيْلَفَ الشَّايِ وَأَلَّفَ	نَعَمْ! قَالَ لِي الدُّكْتُورُ: السَّيَّجَارَةُ
الْقَهْوَةَ، لَكِنْ لَا تَأَلَّفَ السَّيَّجَارَةَ.	مُضِرَّةً، نَسَاتَرُ بِهَا الرِّئَةَ وَالْعَيْنَ.
۳. وَاللَّهِ، إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ	يَا أَخِي! الْأَحْسَنُ عِنْدِي أَنْ لَا تَأَلَّفَ
تُؤْتِرَ قَوْلَ الدُّكْتُورِ عَلَى مَا لَوْ فَانَكَ.	الشَّايِ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُورَةَ.
۴. مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟	يَوْمَ قُدُومُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.
۵. هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا أَبِي	نَعَمْ! سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤْتَرَةً
الْكَلَامِ فِي الْمُونِمِ الْإِسْلَامِيِّ فِي	جِدَا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيعُ الْحُضَارِ.
دِهْلِي؟	
۶. هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هَذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِجَارِهَا.
۷. اسْتَأْجَرْ هَذَا الْأَجِيرَ الْأَمِينُ؟	نَعَمْ! اسْتَأْجَرُهُ بِسُرُورٍ، فَنَحْنُ فِي
فَإِنَّ خَيْرَ مَنْ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيَّ	حَاجَةً إِلَى أَجِيرٍ قَوِيٍّ أَمِينٍ.
الْأَمِينِ.	

۸. يَا عَلِيُّ امْرُ وَلَدَكَ اَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ. الْأُسْتَاذِ.	خُذْ يَا بُنَيَّ اِكْتَابَكَ وَاَقْرَأْ اَمَامَ
۹. يَا أُخْتِي! مُرِّي بَنَاتِكَ بِالصَّلَاةِ، فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا.	نَعَمْ يَا أُخِي! سَامُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ امْتِثَالًا لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.
۱۰. هَلِ اتَّخَذْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ اسْتَحْذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً.
۱۱. سَلْ هَذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُونِي يَا أَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوءًا وَلَعِبًا.
۱۲. نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، يَا شَيْخُ لَا تَعْصَبْ، جَنَانِكَ لِأَنَّ اللَّهَ أَتَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ.	فَسَأَلُوا وَاعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ أَمَامًا فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ.
۱۳. يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جُنَا مِنْ مَسَافَةٍ عَلَى مَارَزَقُكُمُ.	خُذُوا يَا أَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَاشْكُرُوا اللَّهَ بِعِبَادَتِهِ.
۱۴. نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُكَ عَلَى عَوَاطِفِكَ، لَكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ.	إِخْسَوْا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِينَ، هَلِ اتَّخَذْتُمُونِي هُزْءَةً بَيْنَكُمْ؟

۱۵. اَلْعَفْوُ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا هَا، فَكُلُوا مَا تَجِبُونَ مِنْهَا هَيِّنًا مَرَسًا نَحْنُ نَأْكُلُ التَّيْنَ وَالرُّطَبَ.	
۱۶. هَاكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، وَاللّٰهُ، أَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا حَسَمَ فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ! أَنْ سَاحِدَ مَعَنَا هَذِهِ السَّلَّةُ، لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيقِ.	لَتَسَالُوا عَنِ الْمَسَالِ، إِنَّمَا جَنَّتُمْ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ.
۱۷. أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْإِحْتِرَامِ، وَنَسْأَلُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ، فَإِنَّا نَرُكَّ الْيَوْمَ غَضَبَانِ.	غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! ارْجِعُوا مَتَى نَسَمُ. إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي فَهْمِ الْمَسَالِ، وَالسَّلَامِ.

من القرآن

۱. وَأَمْرَ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ.
۲. يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.
۳. خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ.
۴. كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا.
۵. فَكَلَامُهَا رَعْدًا حَيْثُ شَتَمَتَا.
۶. وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى.
۷. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ.

۸. فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ.
 ۹. ثُمَّ لَنْسَلَنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ.
 ۱۰. وَلَيُوتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.
 ۱۱. إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْذَنَ الْقَوَى الْأَمِينُ.
 ۱۲. أَلَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشُونَ.
 ۱۳. وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ.
 ۱۴. قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا قَالَ بَابِي الْعَلِيمُ الْحَبِيرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔

یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ از قسم مہموز الفاء، دراصل يَتَّخِذُ قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کوتا سے بدل کرتا میں مدغم کر دیا گیا۔

(أَحْمَدُ) اسم علم، واحد، مذکر، غیر منصرف (دیکھو درس ۱۰، ۷) اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفصیل از حِمْد ثلاثی مجرد۔

(زَيْدًا) اسم علم، واحد، مذکر، منصرف، جامد، ثلاثی مجرد۔

(صَدِيقًا) اسم مکرر، واحد، مذکر، منصرف، مشتق، اسم صفت از صَدَّق ثلاثی مجرد۔

تخلیل نحوی اس طرح کرو:

(بِسْمِ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع۔

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَيْدًا) مفعول اول اس لیے منصوب ہے۔

(صَدَقْنَا) مفعول ثانی ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جمد فعلیہ خبریہ ہوا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔
۲۔ تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھینچو۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
۳۔ کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے۔
۴۔ کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
۵۔ اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
۶۔ اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

۷۔ اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
۸۔ اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہیں - کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور ^۲ کا (رہنے والا) ہوں۔
۹۔ اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوٹری لے اور اس میں جو پسند ہو کھا لے۔	چچا (اے میرے چچا)! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
۱۰۔ کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
۱۱۔ تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لو۔	اچھا! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

- ۱۔ فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟
- ۲۔ فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کرو۔
- ۳۔ وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔
- ۴۔ مہوز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۵۔ لفظی ثقل دور کرنے کے لیے مہوز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟
- ۶۔ مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟
- ۷۔ مہوز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟
- ۸۔ اُخذ، امر اور اُکمل کا امر حاضر کیا ہوگا؟

۹۔ ان تینوں فعلوں کا امر، حالت وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

۱۰۔ ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوہاً اور کہاں جوازاً؟

إِيْمَانٌ، الْفُ (از باب أَفْعَلَ) أَوْ مِنْ، اتَّخَذَ، مَرٌّ، اِئْتَمَرَ، سَلٌّ، الْفُ (از باب فَاعَلَ) رَأْسٌ، مَيِّدَنَةٌ.

۱۱۔ مشق نمبر (۲۸) میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ

الفعلُ الْمُضَاعَفُ

الساكني	المضارع السرفوع	المضارع المحرور	الأمر الحاصر
مَدَّ -	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ يَا لَمْ يَمُدُّ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوا	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدُّوا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يَا لَمْ تَمُدُّ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمُدُّنَ	لَمْ يَمُدُّنَ	
مَدَدَتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يَا لَمْ تَمُدُّ	مُدَّ يَا أُمَدُّ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مَدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدُّوا	مَدُّوا
مَدَدَتْ	تَمُدِّينَ	لَمْ تَمُدِّي	مُدِّي
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مَدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمُدُّنَ	لَمْ تَمُدُّنَ	أُمَدُّنَ
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدَّ يَا لَمْ أَمُدُّ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ يَا لَمْ نَمُدُّ	

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی سردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قعدۂ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے، اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں، ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے، یا امر کے جس صیغے میں قعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فک ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے، لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا، یہ حرکت اکثر زیر (-) کی دی جاتی ہے، کبھی زبر (-) بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش () بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمْذُ يَا لَمْ يَمْذُ، مَذُ يَا اَمْذُ
۳۔ اَمْذُ میں ادغام کے بعد ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق (۲) میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں، مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے:

قعدہ ۱۰۰ نمبر (۶) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فک ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے، جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے، یہ

ادغام ہم جنس حروف میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے):

ق م د ا ن ا م نمبر (۵) باب اِفْتَعَلَ (۷) کا فاکلمہ جب و، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی تا کو انہی حروف سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے:

اِذْ تَحَلَّ سے اِذْ دَخَلَ پھر اِذْ خَلَّ، يَذْ تَحَلَّ سے يَذْ دَخَلَ پھر يَذْ خَلَّ، اِذْ تَكْرُ يَذْ تَكْرُ سے اِذْ كُرُ اور اِذْ تَانِ يَزْ تَانِ سے اِزَّانِ يَزَّانِ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲ اِذْ كُرُ کو اِذْ كُرْ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدْ كِرٍ ۱

ق م د ا ن ا م نمبر (۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا فاکلمہ ان دس حروف (ث، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی تا کو ان حروف سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے، ضروری نہیں۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَدْكُرْ سے اِذْ كُرْ، يَذْ كُرْ، اِذْ كُرْ اور تَفَاعَلْ سے اِثَّاقَلْ، يَثَّاقَلْ، اِثَّاقَلْ۔

ق م د ا ن ا م نمبر (۷) لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلْتَاءُ، اَلْتَاءُ، اَلْدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:

۱۔ حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ۔

۲۔ حروف ہویہ جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ک۔

۳۔ حروف شریہ^۱ جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔

۴۔ حروف نطیہ^۲ جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔

۵۔ حروف اسیہ^۳ جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

۶۔ حروف شنیہ^۴ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اس طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف، ثلاثی مجرد کے تین بابوں: نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر، اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔

ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے:

من الثلاثی المحرّد

المصدر	الاسم	الاسم	الاسم	المصدر	الاسم
	المفعول	الفاعل	الامر		
مَدَّ	مَمْدُودٌ	مَادٌ	مُدُّ يَا مُدِّدُ	يَمُدُّ	مَدٌّ (ن)
فَرَّ	مَفْرُورٌ	فَارٌّ	فَرِّ يَا فَرِّرُ	يَفِرُّ	فَرٌّ (ض)
مَسَّ	مَمْسُوسٌ	مَاسٌ	مَسِّ يَا مَسِّسُ	يَمَسُّ	مَسٌّ (س)
لَبَّ	لَبَابَةٌ	لَبِيبٌ	لُبِّ يَا لُبِّبُ	يَلُبُّ	لُبٌّ (ك)

۱۔ شجر دوئوں کلوں کے بیج کی جگہ ۲۔ نطع یا نطع تاویں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔

۳۔ اسلئے نوک زبان ۴۔ شفقت ب ۵۔ کھینچنا ۶۔ بھگنا ۷۔ چھونا ۸۔ عقل مند ہونا

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

المصدر	اسم المفعول	سم الفاعل	الامر	المضارع	الماضي
۱. اَمَدُ	يُمَدُّ	أَمَدُ يَا أَمَدُ	مُمَدِّ	مُمَدِّ	إِمْدَادٌ ۱
۲. مَدَدٌ	يُمَدَّدُ	مَدَدٌ	مَمْدَدٌ	مَمْدَدٌ	تَمْدِيدٌ ۲
۳. مَادٌ	يُمَادُّ	مَادٌ يَا مَادُ	مُمَادِّ	مُمَادِّ	مُمَادَّةٌ ۳
۴. تَمَدَّدٌ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ ۴
۵. تَمَادٌ	يَتَمَادُّ	تَمَادٌ يَا تَمَادُ	مُتَمَادِّ	مُتَمَادِّ	تَمَادُّ ۵
۶. اِنْشَقُّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقُّ يَا اِنْشَقُّ	مُنْشَقُّ	مُنْشَقُّ	اِنْشِقَاقٌ ۶
۷. اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يَا اِمْتَدَّ	مُمْتَدِّ	مُمْتَدِّ	اِمْتِدَادٌ ۷
۸. اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمَدُّ	اِسْتَمَدَّ يَا اِسْتَمَدَّ	مُسْتَمَدِّ	مُسْتَمَدِّ	اِسْتِمْدَادٌ ۸

تنبیہ ۴: باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادہ بدلنا پڑا، اور باب اَفْعَلَ اور اِفْعَالَ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵: گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶: باب (۳، ۵، ۶) اور (۷) میں اسم فاعل اور اسم مفعول ادغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں، مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔

اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور، اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے، پس مُمَادُّ اگر اسم

۱۔ مدد کرنا ۲۔ پھیلانا ۳۔ کھینچنا، نالانا ۴۔ کھینچنا ۵۔ باہم کھینچنا، تاننا

۶۔ پھٹنا ۷۔ پھیلنا ۸۔ مدد طلب کرنا

فَاعِل ہے تو اَصْل میں مُمَادُّ اور اِسْم مَفْعُول ہے تو مُمَادُّ ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۷

أَرْضَى (يَرْضِي) راضی کر لینا، خوش کرنا	اتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا
اسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اعْتَرَى (۷) دھوکا کھانا، مغرور ہونا	اعْتَمَمَ (۷) غنیمت جاننا
أَحْسَسَ (۱) بہ محسوس کرنا	أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
انْفَتَحَ (۶) کھل جانا	تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا، پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا	تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	جَهَرَ (ف) ظہر کرنا، آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا، مباحثہ کرنا	حَقَّقَ (ض) ثابت ہونا، (۱) ثابت کرنا، (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
ذَقَّ (ن) - الْجَرَسَ کھنٹی بجانا، ذَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا، ذَقَّ الدَّوَاءَ دوا پینا، ہاریک کرنا	ذَلَّ (ن) - عَلَيْهِ يَا إِلَهِي بتلانا
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردید پس و پیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا، مسخر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپنا
سُرَّ (مجهول آتا ہے) خوش ہونا، خوش کیا جانا	اثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے = بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرا (۱) و (۳) گرا نا	سَعَى (يَسْعَى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا، (۲) پھٹ جانا	صَدَّ (ن) روکنا

طَمَعَ (س) طمع کرنا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا، خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا، (ا) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا، غالب ہونا، (ا) عزت دینا
عَصَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	قَصَّ (ن) - عَلَیْہِ قصہ سنانا، بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا، (۱۰) کم جاننا، خود مختار ہونا	قَبِعَ (س) قناعت کرنا
لَبَسَ (س) پہننا	مَرَّ (ن) - بِہِ، عَلَیْہِ گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا	مَنَّ (ن) - عَلَیْہِ احسان کرنا، احسان جملانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا، لڑائی کے لیے نکلنا	هَزَّ (ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	اِلَّا لیکن، مگر
بَرَّ احسان کرنا والا	بَرَّدُ سردی، ٹھنڈک
بَطِيْنَةُ ست رفتار	ثَمِيْنٌ قیمتی
جَارِيَةٌ خادمہ، لونڈی	حَرَسٌ گھنٹی
جَزَعٌ درخت کا تنا	جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل
حُمَّى تپ (ج حُمَيَاتٌ مؤنث ہے)	حِيْنٌ (ج اَحْيَانٌ) وقت
حِيْنًا مَّا کسی وقت	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
ذَقِيقٌ باریک پی ہوئی چیز، آنا	دُونِ سوا
رُؤْيَا خواب	رِبَاطٌ باندھنا
شَرِيْرٌ (ج اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا	صَوْفٌ اُون
سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
كَاشَفٌ کھولنے والا	لِقَاءُ ملاقات

لَوْلَا اِكره ہوتا	لَا يَأْسُ كَوْنِي مَضَاعِفُئِي
مَجِيءُ آنا	مِسْمَارٌ كِيلُ لَوْ هِيَ كِي
الْمَلَأَقِي ملے والا	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ: چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لیے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے، اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

۱. دَقِ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ! فَقَدْ قَرُبَ قَدْ ذُقَ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيئِكُمْ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ. يَا أَسَاطِي!	
۲. مَنْ دَقِ الْجَرَسَ؟ دَقَّقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِي!	
۳. كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟ السَّاعَةُ مَآخِرَةٌ (بَطِيئَةٌ) يَا سَيِّدِي!	
۴. قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلتَّجَارِ أَنْ يَذُقَ مِسْمَارًا فِيهَا. هُوَ يَطْلُ أَنَّهَا تَسْقُ بِالْمِسْمَارِ.	
۵. مَنْ يَذُقُ الْبَابَ؟ لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَذُقُ الْبَابَ.	
۶. يَا جَارِيَةُ! ذُقِي الدَّوَاءَ جَيِّدًا. اُنْظُرْ يَا سَيِّدِي! الدَّوَاءُ مَذْقُوقٌ جَيِّدًا كَالذَّقِيقِ.	
۷. إِلَى أَيِّ تَفَرُّونَ يَا أَوْلَادُ؟ نَحْنُ نَفِرُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.	
۸. فَفَرُّوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا. هَذَا هُوَ مُطْلُوبُنَا.	

۹. يَا خَلِيلُ! عَدَّ أَوْرَاقَ هَذَا كِتَابٍ، كَمْ هِيَ؟	۹. قَدْ عَدَدْتُهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ وَرَقَةً.
۱۰. يَا خَلِيلُ! هَلْ يَسْرُكُ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلَى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	۱۰. وَاللَّهِ، يَسْرُنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقْتُ الدَّرْسِ وَالْعَبَ وَقْتُ اللَّعِبِ.
۱۱. هَلْ يَسْرُ أَخَاكَ الدَّرْسُ أَمْ اللَّعِبُ؟	۱۱. يَا سَيِّدِي! يَسْرُهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسْرُهُ الدَّرْسُ.
۱۲. أَطُلُّ أَنْتَ نَاجِحٌ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي؟	۱۲. الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ.
۱۳. صَدَقَ مَنْ قَالَ: "مَنْ جَدَّ وَجَدَ".	۱۳. وَقَالَ تَعَالَى: لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى.
۱۴. لَكِنِّي أَسْأَلُكَ هَلْ أَعْدَدْتُ لِلْإِمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ إِمْتِحَانِ الْآخِرَةِ؟	۱۴. الْحَمْدُ لِلَّهِ، أَعَدُّ لَهُ وَأَرْجُو مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذَلِكَ الْإِمْتِحَانِ أَيْضًا.
۱۵. يَا خَلِيلُ! وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّنِي كَلَامُكَ	۱۵. وَأَنَا سَرَرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِي!
۱۶. يَا سَلِيمُ! هَلْ أَذَلُّكَ عَلَى عَمَلٍ يُعْزُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟	۱۶. ذَلَّنِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ، لِتَكُونَ مَأْجُورًا، فَالِدَالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ.
۱۷. كُنْ مُطِيعًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا إِلَى خَلْقِ اللَّهِ، تَكُنْ عَزِيزًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ.	۱۷. وَاللَّهِ يَا عَمِّي! دَلَّسَنِي عَلَى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهِ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

۱۸. اَلَا حَسِبَ بِالْبُرْدِ يَا لَيْلَى! فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبُرْدِ وَالشِّتَاءِ.	کَيْفَ ظَنَنْتِ يَا سَيِّدِي! إِنِّي لَمْ أَحْسِبْ بِالْبُرْدِ؟
۱۹. إِنِّي أَرَاكَ - مَلْبُوسَةً فِي لِبَاسِ الصَّيْفِ.	لَسْتُ عَلَيَّ يَا سَيِّدِي! لِبَاسِ الصُّوفِ.
۲۰. لَا بَأْسَ بِهِ، الْبِسِّي لِبَاسِ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ، كَيْ لَا تَسْدُ الْحُمَّى وَالزُّكَامُ.	أَحْسَنْتِ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُورَةٌ وَمَمْنُونَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ.
۲۱. هَلْ تَمُرِّينَ جِنَانًا عَلَى حَدِيقَةٍ، وَتَنْظُرِينَ أَشْجَارَهَا وَتَشْمِينَ أَزْهَارَهَا؟	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسَنَاءَ، فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمَمْتُ أَزْهَارَهَا.
۲۲. لَا تَهْزِي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِي فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمْعَ يَذُلُّكَ.	صَدَقْتَ يَا أَسْتَاذِي! كَانَتْ تَقُولُ أُمِّي: "عَرَّ مِنْ قَعِ وَذُلَّ مِنْ طَمَعٍ."
۲۳. أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي! أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدْ اسْتَعْمُوا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلَمْ لَا يَسْتَقِلَّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوا يَسْتَحْقِرُونَ وَيَسْتَمَلُّونَ أَنْفُسَهُمْ لَكِنِ الْيَوْمَ تَسْتَهْوُوا قَلِيلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ.
۲۴. قَدْ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيرٌ مِنْ زُعَمَاءِ إِنْجَلْتِرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدْ	نَعَمْ! لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا لَمَا انْفُتِحَ أَبَدًا لِإِنْجَلْتِرَا بَابُ الْفَتْحِ، فِي

اُسْتَحَفَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِاِمْدَادِهَا الْثَمِيْنَةَ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ.	اَفْرِيقِيَّةً وَاِيطَالِيَّةً وَفِي شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي اُورُبَّا.
۲۵ وَهَكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مَدَتْ يَدَهَا اِلَى اِمْدَادِ الْبُرْطَانِيَّةِ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ.	صَدَقْتُ! فَيَجِبُ عَلَى الْبُرْطَانِيَّةِ اَنْ تَرْضِي الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْنَزِ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ.
۲۶ نَرْجُو مِنْ عُقَلَاءِ الْبُرْطَانِيَّةِ اَنْهُمْ لَا يَغْنَزُوْنَ بِهَذَا الْفَتْحِ، وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِي اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا.	هَكَذَا اَطْلُ يَا سَيِّدِي! مَعَ ذَلِكَ لَا نَعْتَزُّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحَرِيَّةَ لَا تُوهَبُ، بَلْ تُؤَخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ.

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. نَحْنُ نَقْصُ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ.
۲. يَا بَنِيَّ ۚ لَا تَفْضُضْ رُؤْيَاكَ عَلَى اِخْوَتِكَ.
۳. وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ؟
۴. وَقَالُوا لَنْ تَمْسَنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً.
۵. وَاِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَمْسَسْكَ بَخِيْرٍ فَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
۶. قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَعْضُوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

۷. قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ.
۸. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ.
۹. اسْرُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ.
۱۰. وَحَاجَهُ قَوْمُهُ قَالَ اتَّحَايُونِي (اتحاجونی) فِي اللَّهِ.
۱۱. قُلْ إِنْ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.
۱۲. وَهَرَىٰ إِلَيْكَ بِجَرْعِ النَّخْلَةِ تَسَاقُطُ عَلَيْكَ رُطْبًا خَمِيًّا.
۱۳. تَعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ.
۱۴. يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ.
۱۵. وَاعْدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۚ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ.
۱۶. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اتَّأَفَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرْضِيْتُمْ ۚ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ مِنَ الْآخِرَةِ؟

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔
۲۔ کس نے (اُسے) بجایا؟	شاہد حامد نے بجائی۔

۳۔ میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو۔	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
۴۔ دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
۵۔ اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
۶۔ لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں۔
۷۔ ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی۔
۸۔ تو بھاگو، دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
۹۔ کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا۔
۱۰۔ آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتا دیں گے جس سے (ہم) میرے لیے عربی سمجھنا آسان ہو جائے۔	ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتا دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔
۱۱۔ رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب! مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔
۱۲۔ حمید! تم نے اپنی قمیص کیسے پھڑی؟	جناب! میں نے نہیں پھاڑی بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالی۔
۱۳۔ کیا تمہارے استاد تمہیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

- ۱۔ فعل مضاعف کی تعریف کرو۔
- ۲۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟
- ۳۔ کون سی صورت میں ادغام اور قلب ادغام دونوں جائز ہیں؟
- ۴۔ سبب میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟
- ۵۔ مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟
- ۶۔ ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟
- ۷۔ ذیل کے صیغے پہچانو، اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں؟ اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ	ذُلَّ	ذُلَّ	ذُلَّ	ذُلُّوا	يُدْلَان	لَمْ يُدْلُ
دَالٌ	أَدْلُ	أَدْلُ	مُمَادٌ	أَذْكَر	مُطَهَّرٌ	أَدْخَلَ

- ۸۔ ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟
 - ۹۔ سبب سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔
 - ۱۰۔ مشق نمبر (۲۹) میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔
 - ۱۱۔ ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو:
- تَقْصُ عَلَيَّ أُمِّي قِصَصًا عَجِيبَةً.
- ۱۲۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

يا أولاد! قد دق جرس المدرسة، ففروا إليها ولا تتأخروا
عن الوقت، واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدوا للنجاح،
ولا تكسلوا، أما سمعتم: "عز من جد وذل من كسل."

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

الْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس (۲۶) میں تم سمجھ چکے ہو، یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔ فاعلمہ کی جگہ واو ہو تو مثل واوی اور یا ہو تو مثل یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثل واوی کے تغیرات میں غور کرو:

الماضي	المضارع	الامر
۱. وَزَنَ زَيْدٌ خَاتِمَهُ.	هُوَ يَزِنُ خَاتِمَهُ.	زِنْ خَاتِمَكَ.
۲. وَجَلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهَرَّةِ.	هُوَ يُوْجَلُ مِنَ الْهَرَّةِ.	اِيْجَلْ مِنَ الدَّنْبِ.
۳. وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ.	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ.	ضَعْ كِتَابَكَ.
۴. اِتَّصَلَ الْحَدِيقَةُ بِالْبَيْتِ.	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ.	اِتَّصِلْ بِإِخْوَانِكَ.

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں، اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق (۲۷) قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتُصِلَ (بر وزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے، اس لیے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے؟ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا، ہاں پہلی سطر میں مضارع یزُن اور امر زُن سے واو غائب ہے، ہونا چاہیے تھا یُوْزُن اور اوْزُن۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جائے کہ یُوْزُن میں عین کلمہ مکسور ہے اور یُوْجُلْ میں مفتوح ہے۔

اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے، اس لیے یُوْزُن سے یَزُن بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لیے یَزُن کا امر زُن ہی ہو سکتا ہے۔ (۱) یحیٰی درس ۲۱، تنبیہ (۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجُلْ میں واو کی جگہ یاد رکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یُوْضَعُ ہونا چاہیے، پھر جب کہ یُوْجُلْ سے واو حذف نہیں ہوا تو یُوْضَعُ سے کیوں کر حذف ہوا؟

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یُوْجُلْ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یُوْضَعُ میں عین حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی، اس لیے واو حذف کر دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔

مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو! یہ تو معوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اَوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیَجَلَ کی طرح اس میں بھی وا کو یا سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا، مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معوم ہوتی ہے کہ اس میں وا کو تا سے بدل کرتائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ (دیکھو قاعدہ تغلیل نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تغلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تغلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدہ تغلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یُوْزِنُ سے یَزِنُ، ذِنُ.

قاعدہ تغلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یُوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعُ.

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرُ، یَذَرُ، ذَرُ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے، کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حقی ہے۔

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے، یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا: یُوْزِنُ اور یُوْضَعُ.

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصدر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے، مگر آخر میں ”ة“ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزَنُ سے زَنَةٌ، وَهَبُ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی نہ ف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی نہ ف بیہ تم خود بنا سکتے ہو۔

نصریف المثال الراوی من التلائی المجرّد

المصادر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	سماح	النهي
وزن (ض)	مُوزُونٌ	وَازِنٌ	زَنْ	يُزَنُ	وَزَنْ
وضع (ن)	مَوْضُوعٌ	وَاضِعٌ	ضَعْ	يُضَعُ	وَضَعْ
وجل (ر)	مَوْجُولٌ	وَاجِلٌ	اِجْلُ	يُوجَلُ	وَجَلْ
وسم (ك)	وَسَامَةٌ	وَسِيمٌ	أَوْسِمُ	يُوسَمُ	وَسِمْ
ورث (ت)	مُورُوثٌ	وَارِثٌ	رِثْ	يَرِثُ	وَرِثْ

من التلائی المرید

المصادر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	سماح	النهي
۱ اُوصِلْ	مُوصِلٌ	مُوصِلٌ	أَوْصِلْ	يُوصَلُ	إِصْلًا
۲ وَّصَلْ	مُوصِلٌ	مُوصِلٌ	وَصِّلْ	يُوصَلُ	تَوْصِيلًا
۳ واصل	مُواصلٌ	مُواصلٌ	واصِلْ	يُواصلُ	مُواصلَةً
۴ تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصِّلٌ	تَوَصَّلْ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصُّلاً
۵ تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصِلٌ	تَوَاصَلْ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصُّلاً
۷ اتَّصَلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصِلٌ	اتَّصَلْ	يَتَّصِلُ	اتِّصَالًا
۸ اسْتَوْصَلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصِلٌ	اسْتَوْصَلْ	يَسْتَوْصِلُ	اسْتِصْلًا

۱ تون ۲ رکھ ۳ ڈرنا ۴ خوبصورت ہونا ۵ وارث ہونا ۶ پہنچنا، ماد دینا

۷ جوڑنا ۸ باتھمن ۹ منہ ۱۰ باتھمن منہ ۱۱ دراصل استوصل

(وصال چاہئے) سکادہ وصل ہے۔ یک استیصال (دراصل استئصال) مہموز اغاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں ”جڑ سے کھینچ دینا“ سکادہ اصل (جڑ) ہے اس میں تھیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۴ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۱) کے مصدروں میں حسب قاعدہ تعیل نمبر (۳) واوکویا سے بدلا گیا ہے۔ اور باب افْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واوکوتا سے بدلا گیا ہے، باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵ یَزُنْ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لیزَنْ، لیزَنَّ، لیزُنَّ، لیزُنَّ إلخ اور زَنْ میں نون تاکید لگائیں تو زَنْ، زَنَّ، زَنَّ، زَنَّ، زَنَّ پڑھیں گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۸

أَفْهَمَ (۱) فْهَمَ (۲) سَجَّهَنَا	تَوَكَّلَ (۳) عَلَیْهِ سَوَّپ دینا، بھروسہ کرنا
خَسِرَ (س) نَوَّانَا پانا (۱) كَمَ کرنا	ضَلَّ (یَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
عَاوَنَ (۳) بَايَمَ ایک دوسرے کی مدد کرنا	كَثُرَ (۲) زیادہ کرنا
مَاطَلَ (۳) نَالَن، دیر لگانا	وَلَقَّ (یَلْقُ) بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
وَجَدَ (یَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	وَدَعَ (یَدَعُ) چھوڑنا، کرنے دینا (اس کا امر دَعُ بہت مستعمل ہے)
وَزَرَ (یَزِرُ) بوجھ اٹھنا	وَصَفَ (یَصِفُ لَه) بیان کرنا
وَضَلَ (یَضِلُّ اِلَیْهِ) پہنچنا (بہ) ملنا	وَقَفَ (یَقِفُ) ٹھہرنا، واقف ہونا
وَلَدَ (یَلِدُ) جننا	وَهَنَ (یَهِنُ) ہوا اور کمزور ہونا
يَسَّ (يَسُّ) نا امید ہونا	يَقِظُ، يَقِظُ اور اسْتَيْقِظُ جاگنا اَيْقِظُ (يُوقِظُ) جگانا، بیدار کرنا
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۳) آسان ہونا، میسر ہونا	وَزَّرَ (جَاوَزَ) بوجھ، گناہ
أُخْرِي (جَاوَزَ) دوسری	أَذَى تَکْلِيف

أَعْلَى (جِ اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	أُورُبَّا يورپ
أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اسکی تشریف چوتھے	دیار مکان میں رہنے والا
حُفَّے میں آئے گی)	
رَوْحُ رحمت، مدد	سَوَارُ (جِ اَسَاوِرُ) کنگن
صَمْدٌ بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں	فَاجِرُ (جِ فَجَارُ) بدکار
قُسْطَاسُ ترازو	كَفَّارُ بڑا ناشکرا، بڑا کافر
مَائِدَةٌ (جِ مَوَائِدُ) میز، دسترخوان	مَرَّةٌ (جِ مَوَارَا) ایک بار
مِثْقَالُ (جِ مِثْقَالُ) وزن ۴/۲ ماشہ	مُسْتَقِيمٌ سیدھا

مشق نمبر ۳۰

۱. هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِي! بَلْ أَرَنُ الْيَوْمَ.
۲. زَنَهُ الْآنَ بِذَلِكَ الْمِيزَانِ.	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يوزن "دعویٰ ارہ فی الیئیت.
۳. صِغِ الْخَاتَمِ فِي كِفَّةِ الْوِزْنِ فِي كِفَّةٍ أُخْرَى.	طَيِّبٌ! فَأَفْعَلْ هَكَذَا.
۴. مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ؟	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ.
۵. اسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لَاخِذْ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ.	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ: رَوُوا بِالْقُسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ.
۶. هَلْ نَهَبَ لِي كِتَابَكَ هَذَا يَا عَمِّي؟	سَاهِبْ لَكَ كِتَابِي هَذَا إِنْ تَقَفَ عِنْدَنَا شَهْرًا، لِأَفْهَمَكَ مَطَالِبَهُ.

۷. نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي!	لِخُذْ يَا وَلَدِي هَذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ.
۸. هَلْ يَتِمِّسُرُ لِي فَهْمُ هَذَا الْكِتَابِ؟	اجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ.
۹. مَالِي مَا رَأَيْتُكَ مِنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي	يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا.
۱۰. أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي! مَتَى	وَصَلْتُ إِلَى بُمْبَانِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ. ۱
جَنَّتْ هَهُنَا؟	
۱۱. هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنْ	كَيْفَ أَصَفَ لَكَ وَأَنْتِ ذَاهِبٌ إِلَى الْعَجَائِبِ؟
۱۲. هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ؛ لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُولٌ.
أَحْوَالِ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ فَأُحْضِرُ	عِنْدَكَ؟
۱۳. أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِي؟	لَا تَبَاسُ يَا أَخِي! لِأَصْفَرَ لَكَ تِلْكَ الْأَحْوَالِ الْعَجِيبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.
۱۴. أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مِنْ	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ، لَا مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لُنْدُنْ.
۱۵. هَلْ تَقِطُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ	لَا يَتِمِّسُرُ لِي أَنْ أَتَقِطَ فِي الصَّبَاحِ.
يَا خَالِدُ؟	
۱۶. فَمَنْ يَقْطُكَ الْيَوْمَ؟	الْيَوْمَ يَقْطُنِي أُمِّي، فَاسْتَقِطْ.

۱۷. دَعْبِي أَنَا أَوْ قُتِلْ وَقْتُ هَذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَيْنَ أَيْقُظْتُي الصَّلَاةَ.	لَتَكُونَنَّ مَشْكُورًا وَلَا تَكُونَنَّ مَمْنُونًا.
۱۸. لَا أَمْنُ عَلَيْكَ، بَلْ يَجِبُ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يِعَاوَنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ.	الْيَوْمَ، إِنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ.
۱۹. صَدَّقَ اللَّهُ ظَنَّنَكَ، وَجَعَلَنِي وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ.	اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝
۲. لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ .
۳. دَعِ اٰذَهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ .
۴. رَبِّ هَبْ لِيْ وَلِيًّا رُبُّنِيْ وَيَرِثْ اَلْ يَتٰىمُوْنَ .
۵. وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ اَلْاَرْضَ مِنْ الْكٰفِرِيْنَ ذٰىرًا . اِنَّكَ اَنْ تَذَرَهُمْ يَصْلُوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فٰجِرًا كَفٰرًا .
۶. وَذَرُوْا ظٰهَرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ .
۷. لَا تَبْسُوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ . (اس کو لا تائیسو بھی کہتے ہیں) اِنَّهٗ لَا يَنْسُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمَ الْكٰفِرُوْنَ . (اس کو لا یائیس بھی لکھتے ہیں)
۸. لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمْ اَلْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ .

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کر۔

رَبُّنَا بِالْقِسْطِ الْمُسْقَمِ (سیدھے ترازو سے تولا)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(رَبُّنَا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے، اصل میں اَوْزُنُوا ہے، چونکہ اس کے مضارع یَزُنْ سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لیے امر سے بھی حذف ہو گیا، کیونکہ یَزُنْ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد ذن کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱)

(ب) حرف جار (القِسْطِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب۔
(الْمُسْقَمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق، اسم فاعل ہے اِسْتَقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب۔

تیل نحوی اس طرح:

(رَبُّنَا) فعل امر، متعدی اس میں واو ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُونًا) مقدر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے، کیوں کہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اس لیے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔
(ب) حرف جار (القِسْطِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْقَمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل، فاعل و مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اسے جملہ

انشائیہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ ونچے ملتے ہوئے (ممبر، مضامین، جملے، اور باتوں کی کمی) کے الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو۔

مُرُ	مُرِي	سَامُرُ	كُلَا	سَنَتُمَا	سَلْ	ثَقْ
لَا تَتَّخِذْ	زِنْ	زِنِي	ضَعُوا	هَبْ	عُدِّي	دَلْ
أَدُلْ	لَا تَهْزُوا	يَسُرْ	أُحِبْ	تُحِبْ	تَوَكَّلْ	تَفَرُّونَ

۱. لِي يَا أَبَتِ سَاعَةَ!
۲. هَذَا الشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟
۳. خَاتَمَكَ.
۴. سَوَارِكَ يَا لَطِيفَةَ!
۵. عَدُوَّكَ وَلِيًّا.
۶. بِسُوءِكَ بِالصَّلَاةِ.
۷. هُنَّ بِالصَّلَاةِ.
۸. هَلْ لَكَ عَلَى نَبِيِّ الْوَزِيرِ؟
۹. نَعَمْ! نَبِيٌّ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.
۱۰. كُتُبُكُمْ عَلَى الطَّائِلَةِ.
۱۱. إِلَى أَيْنَ ... يَا أَوْلَادُ؟
۱۲. أَغْصَانِ الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ!
۱۳. أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرِيَمُ!

۱۴. هَلْ ... لَكَ اللَّعِبُ أَمْ التَّعْلَمُ؟
۱۵. نَبِي اللَّعِبِ وَالتَّعْلَمِ كِلَاهُمَا.
۱۶. هَلْ اللَّعِبُ أَمْ التَّعْلَمُ؟
۱۷. اللَّعِبِ وَالتَّعْلَمِ كِلَيْهِمَا.
۱۸. ... بِاللَّهِ وَ..... عَلَيْهِ.
۱۹. اجْلِسْنَا أَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ..... مِنْ الطَّعَامِ مَا

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ابا جان! (یا اَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے! (یا بُنَی) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔
۲۔ جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔
۳۔ کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔
۴۔ اے میری بہن! تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تول تو اسے بیس مشقال پایا۔
۵۔ ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے۔	اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔
۶۔ میرا خط تمہیں ملا؟	نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔
۷۔ کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔

۸۔ میں پارسل آپ کے ہاں دہلی میں یہ آپ کی مہربانی ہے۔ نکھر اٹھا۔	
۹۔ جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟ اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔	
۱۰۔ میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟ تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔	
۱۱۔ مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے تیب (مجھے پتہ نہیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)	
۱۲۔ تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟ ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔	
۱۳۔ آج تمہیں کس نے جگایا؟ آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگادیا۔	

الدَّرْسُ الْحَادِي الثَّلَاثُونَ

الفِعْلُ الْأَجُوفُ

الأجوف الواوي			الأجوف اليائي		
الماضي	المضارع	الأمر	الماضي	المضارع	الأمر
قَالَ	يَقُولُ		بَاعَ	يَبِيعُ	
قَالَا	يَقُولَانِ		بَاعَا	يَبِيعَانِ	
قَالُوا	يَقُولُونَ		بَاعُوا	يَبِيعُونَ	
قَالَتْ	تَقُولُ		بَاعَتْ	تَبِيعُ	
قَالَتَا	تَقُولَانِ		بَاعَتَا	تَبِيعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتُ	تَقُولُ	قُلْ	بِعْتُ	تَبِيعُ	بِعْ
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	بِيعَا
قُلْتُمْ	تَقُولُونَ	قُولُوا	بِعْتُمْ	تَبِيعُونَ	بِيعُوا
قُلْتُ	تَقُولِينَ	قُولِي	بِعْتُ	تَبِيعِينَ	بِيعِي
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	بِيعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	أَقُولُ		بِعْتُ	أَبِيعُ	
قُلْنَا	نَقُولُ		بِعْنَا	نَبِيعُ	

☆ ہمیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے، اور کیسے تغیر ہوا ہے؟

اول سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۲) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ م م طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے، جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بَعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی يَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبْعْنَ اور تَبْعْنَ میں یا گرا دی گئی ہے۔

امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے۔ قُلْ اور قُلْنَ اور اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے (۱۳) قاعدے درس (۲۷) میں اور دو قاعدے درس (۳۰) میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶)۔ اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حات جزئی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علت

حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْن، یَقُلْنَ، بَعْن، یَبْعُن، قُلْ، لَمْ یَقُلْ۔

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْن اور بَاغ سے بَعْن کیسے بن گیا؟ بظاہر قُلْن اور بَعْن ہونا چاہیے تھا!

بے شک ہے تو خلاف قیاس، مگر اس کے لیے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:

قاعدہ تعمیر (۱۷۱)۔ اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے فاکلمہ کو ضمتہ پڑھا جائے، اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ = قَوْل سے قُلْن، طَالَ = طَوْل سے طُلْن، خَاف = خَوْف سے خَفُن، مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیے: بَاغ = بَیْع سے بَعْن۔
تنبیہ ۱۔ یہ صیغہ ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْن، بَعْن، خَفُن پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں کیساں نظر آئیں گے، ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں، مگر اصیبت میں الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ماضی معروف ہو تو اصل میں قَوْلْن، خَوْفُن اور یَبْعُن ہوں گے، ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قَوْلْن، خَوْفُن اور یَبْعُن ہوں گے، اور امر ہیں تو اصل میں اقُولُن، اخَوْفُن اور ابیْعُن سمجھنا چاہیے، عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لیے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول قُلْن، قِيلَ، قِيلُوا، قِيلَتْ، قِيلْتَا، قُلْن، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَاف سے خِيف، خِيفَا، خِيفُوا الخ اور بَاغ سے بَیْع، بَیْعَا الخ۔

۵۔ یَقُولُ سے مضارع مجہول یَقَال، یَقَالَان، یَقَالُونَ، تُقَال، تُقَالَان، یُقَلْنَ الخ۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۶۔ اِنْقَادٌ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ
۷۔ اِقْتَادٌ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ
۸۔ اِسْوَدٌ	يَسْوَدُ	اِسْوَدْ يِ اِسْوَدْ	مُسْوَدٌ	مُسْوَدٌ	اِسْوَدَاٌ
۹۔ اِسْوَادٌ	يَسْوَادُ	اِسْوَادِ يِ اِسْوَادْ	مُسْوَادٌ	مُسْوَادٌ	اِسْوِيْدَاٌ
۱۰۔ اِسْتِدَارٌ	يَسْتَدِيرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ

تنبیہ ۴ باب (۶، ۷، ۸ اور ۹) میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِذٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوِذٌ ہوگا۔

تنبیہ ۵ دیکھو اُذار کا مصدر اِذَارَةٌ اور اِسْتِدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں اِذْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلٌ اور اِسْتَفْعَلٌ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ۔

تنبیہ ۶ اجوف یائی کی گردائیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی، اصل میں فرق ہوگا:

اَغَارٌ ۱ = اَغْيَرٌ، اِسْتَحَارَ ۲ = اِسْتَحْيَرُ

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں ”واو“ یا ”یا“ لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے۔ (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

اَزَادَ (ا-و) ارادہ کرنا، چاہنا	اَصَّاعَ (ا-ی) ضائع کرنا
اَطَاعَ (ا-و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکتا، طاقت رکھتا	اَطَّالَ (ا-و) دراز کرنا
اَصَابَ (ا-و) مصیبت آنا، لگ جانا، درست کہنا یا کرنا	اَفَادَ (ا-ی) فائدہ دینا، اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
اُعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰-و) مدد چاہنا	بَاتَ (ض، ی) رات گزارنا
جَالَ (ن، و) گمگم کرنا	عَالَ (ض، ی) (بَالِیَہ) کسی کی طرف مائل ہونا، (عَنْہ) کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا
خَانَ (ن، و) خیانت کرنا	شَاءَ (ف، ی) چاہنا
شَاعَ (ض، ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا	شَافَ (ن، و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اَنْظُرْ کی جگہ شَفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	صَلَحَ (ک) سدھرنا (۱) سدھارنا
صَانَ (ن، و) بچانا	فَارَزَ (ن، و) (بہ) حاصل کر لینا، کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا، خراب ہو جانا (۱) بگاڑنا، فساد پھیلنا	قَامَ (ن، و) کھڑا ہونا، تیار ہونا (۱) قیام کرنا، ٹھہرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا، ٹھیک سیدھا ہو جانا

نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا	نَالَ (س، ی) پانا، حاصل کرنا
نَاوَلَ (و، ۳) دینا، ہاتھ بڑھا کر دینا	نَامَ (س، و) سونا
حَاشَ لِلَّهِ ایک طرح کی قسم ہے	
الَّةُ آلہ، ہتھیار	أُولُو الْأُمْرِ (أُولُو جمع ہے ذُو کی) حکومت والے (أُولُو الْأُمْرِ حالتِ نصیبی و جری میں)
بَقَاءُ زندگی	حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
حَسَنَةٌ نیکی	حَصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لیے)
الدَّارُ الْآخِرَةُ دوسری دنیا	ذُو بَالٍ اہمیت والا
سَلْطَةُ غلبہ، حکومت	عَرَضٌ آبرو
عُسْرٌ سختی، تنگی	كَأْسٌ گلاس، پیالہ
كَذِبٌ جھوٹ، جھوٹی بات	مُنِيَّةٌ (جم مَنَى) آرزو
مُقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ	يُسْرٌ آسانی، فراخی

مشق نمبر ۳۱

۱. متی حنت ھہنا؟
۲. جئتُ منذُ ساعتین.
۳. حیٰ بِأَخِيكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلَى رُؤْيَيْهِ.
۴. جِئْنَاكَ أُمْسٍ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ.
۵. يَا أَحْمَدُ! هَلْ شَفَّ هَذَا الْكِتَابُ؟
۶. لَا! مَا شَفَّتُهُ، سَأَشُوقُهُ الْيَوْمَ.

۷. شَفِّ وَأَقْرَأْ، وَرُدِّهِ عَلَيَّ غَدًا.

۸. هَلْ بَغْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟

۹. لَمْ ابْغِهِ وَلَنْ ابْيَعَهُ.

۱۰. هَلْ تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟

۱۱. أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُقْلِحُ فِيَّ مَرَارَتَ؟

۱۲. اَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا أَقُولُ.

۱۳. فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ.

۱۴. أَفْذَنَّا إِفَادَةَ عَظِيمَةً.

۱۵. مَنْ جَالِ نَالٍ.

۱۶. مَا نَدِمَ مَنْ اسْتَخَارَ.

۱۷. هَذِهِ أَلَّةٌ تَقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَتُقَالُ لَهَا: مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ.

۱۸. فِي اللَّيْلِ وَتَبْقُظُ أَوَّلَ الصَّبَاحِ.

۱۹. لَا تَنْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۲۰. أَرِيدُ أَنْ أَقِمَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا نَحْوَ سَنَةٍ.

۲۱. هَذَا الرَّجُلُ مَدْرَسُ الْجَرِيدَةِ.

۲۲. إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ سُلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ، فَاتَّخِذُوا وَاطْعُوا

اللَّهِ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ، لِيَسْتَخْلِفَنَّكُمْ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ.

نصيحة من الوالد لولده

۲۳. أَيُّهَا الْوَلَدُ التَّجِيبُ! ^۱ اْمْنِ بِاللَّهِ وَاسْمِعْهُ، وَصْنَعْهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ،

لہ یہ من موصول ہے یعنی "جو" ۱۔ نیچر ۲۔ شریف

وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَتْ فِي سَبِيلِهِ، وَاسْتَعِذْ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ، وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنَّ صُتَّةَ صَانِكَ وَإِنْ خُنْتَهُ حَالِكَ. وَذِهِ مَانِلًا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ، وَكُنْ مَانِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكُسَلِ، لَتَمُورَ الْمُنَى وَرِثَ الْعُلَى، أَضَالَّ اللَّهُ بِقَانِكَ لَطَاعِنَهُ وَخِدْمَةَ عِبَادِهِ. وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيحَتِي، وَالتَّصْحُحُ أَوْلَى مَا سَاعَ وَيُؤْهَبُ.

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَمْ يَحْوَِلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.
۲. فَلَا يٰۤاِنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ.
۳. قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا.
۴. قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا.
۵. وَاِذَا فِىْ لَهُمْ لَا تَفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.
۶. قَالُوْا سَمِعْنَا فَتٰىۤ ا يٰذِكْرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ.
۷. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌۢ بَلْ اَحْيَآءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ.
۸. يٰرِئِدِ اللّٰهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمْ الْعُسْرَ.
۹. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.
۱۰. لَنْ نَّسْأَلَهُ الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.
۱۱. اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.
۱۲. اطِيعُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلٰى الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

۱۳. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَعَوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.

۱۴. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

۱۵. لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى.

۱۶. اِنَّ الَّذِيْنَ وَلَوْ اَرْبٰنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْمِعُوْا فَلَاحِوْثٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۲۔ وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔

۳۔ وہ لڑکی گیند پھاری ہے۔

۴۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق (سچی بات) بتائیں۔

۵۔ کیا ہم نے تمہیں نہیں دیا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا!

۶۔ اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو سمجھتا ہے میں سمجھ لوں۔

۷۔ ہم اللہ سے رستہ میں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں رستہ۔

۸۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔

۹۔ جب اس سے کہا گیا فہم نہ کر، اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں۔

۱۰۔ ہم انکے ساتھ آسانی کا رستہ میں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا رستہ میں۔

۱۱۔ کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟

۱۲۔ نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا۔

۱۳۔ اپنی آبرو کو بچا، اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

۱۴۔ تو اپنی اس گائے کو مت بیچ، کیونکہ اس کا دودھ تیرے لیے فیروزہ مند ہے۔

۱۵۔ اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۱۶۔ اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو۔

۱۷۔ اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں جتنی ہے جو رتی نہیں۔

۱۸۔ جاہلوں کی اطاعت مت کرو۔

۱۹۔ ہم نے اس مسئلہ میں عمار سے رابطہ طلب کیا۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جموں میں خالی جگہ پر کرو

بَاغٌ	دُرْتُ	جَاءَ نِيْ	تَشِيعُ	قُمْتُ
بِتْنَا	فَاسْتَخَرُ	دَوَّرْتُ	لَا أَقُولُ	أَعَادْتُ

۱. الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمَّنَا فِي حَيْدَرِآبَاد.

۲.إِلَّا الْحَقُّ.

۳. مِنْ أَيْنَ هَذِهِ الْجَرِيْدَةُ؟

۴. إِذَا أَرَدْتُ أَمْرًا ذَا بَالٍ بِاللَّهِ.

۵. مَكْتُوبٌ مِنْ أُمِّي فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ.

۶. جَاءَ نِي الْأُسْتَاذُ وَ..... احْتِرَامًا لَهُ.

۷.سُؤَالَهَا لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ.

۸.أَخِي حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ.

۹.أُخْتِي الدُّوَامَةُ لَمْ تَذَارَتْ سَرِيعًا.

۱۰.حَوْلَ الْكُعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

۱۔ (اسے حصان الاسد) (اپنے سفید گھوڑے کو نہ پیو)۔

تحلیل صرفی:

(الاسد) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے یا حذف کر دی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدی۔

(حصان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد۔

(لک) اسم، ضمیر مجرور متصل، واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتح پر۔

(الاسد) اسم صفت، معرف باللام، واحد، مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی

(الاسد) فعل، اس میں اُنْتُ کی ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائے گا۔

(حصان) مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے۔

(لک) مضاف الیہ ہے، اس لیے حالت جری میں سمجھا جاتا ہے۔

(الاسد) مفعول کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل

کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي والثَّلَاثُونَ

الفعل الناقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف عدت ہو، گردانیں دیکھو:

نصريف الفعل الماضي من الناقص

الواو ي	الباي	الواو ي	الباي	الواو ي	الباي
دَعَا (ن)	رَمَى (ض)	سَرَوْا (ك)	لَقِيَ (ر)	ارْتَضَى (ع)	التَّقَى (ع)
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرَوْا	لَقُوا	ارْتَضَوْا	التَّقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرَوْتُ	لَقِيتُ	ارْتَضَيْتُ	التَّقَيْتُ
دَعَا	رَمَا	سَرَوْا	لَقُوا	ارْتَضَوْا	التَّقَوْا
دَعَوْنِ	رَمَيْنِ	سَرُونِ	لَقَيْنِ	ارْتَضَيْنِ	التَّقَيْنِ
دَعَوْتُ	رَمَيْتُ	سَرَوْتُ	لَقَيْتُ	ارْتَضَيْتُ	التَّقَيْتُ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرَوْتُمَا	لَقَيْتُمَا	ارْتَضَيْتُمَا	التَّقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرَوْتُمْ	لَقَيْتُمْ	ارْتَضَيْتُمْ	التَّقَيْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتُ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

- ۱۔ اس نے بلایا۔ ۲۔ اس نے پھینکا۔ ۳۔ وہ شریف ہوا۔ ۴۔ اس نے ملاقات کی۔ ۵۔ اس نے پسند کیا۔ ۶۔ آئے سامنے ہو۔

تبصرہ ۱۔ اوپر تین گروا میں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں، ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اُرتضیٰ اصل میں اُرتضو ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردان میں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد مذکر، جمع مذکر اور واحد مؤنث وثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔
مگر سرُو اور لقی کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔
تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے دعو سے دعا، رمی سے رمی وغیرہ۔

تبصرہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے: دعا، عفا، اور مزید میں یا کی شکل میں۔ اُرتضیٰ، اور یا کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ یہ کی شکل میں لکھتے ہیں۔ رمی، التقی، مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رماہ (اس نے اسکو پھینکا) اُرتضاک (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور یا کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱ و ۲) حذف کر دیا گیا ہے: دَعُوْا سے دَعُوا، رَمُوا سے رَمُوا، سَرُّوْا سے سَرُّوا، لَقِيُوْا سے لَقُوا، اُرتَضِيُوْا سے اُرتَضَوْا، اَلتَّقِيُوْا سے اَلتَّقُوا۔

۳۔ واحد اور ثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعْتَا۔

۴۔ ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آ جاتا ہے اس لیے واو کو یا سے بدل دیا جاتا

ہے: دُعُو سے دُعِيَ، دُعِيا، دُعُوا، دُعِيتَ، دُعِيتَا، دُعِيتَ، دُعِيتَ إلخ

اسی طرح رُمِی سے رُمِيا، رُمُوا، رُمِيتَ إلخ۔

دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں۔

تصرف المضارع المعروف من الناقص

الواوِی	الساہی	الواوِی	الساہی	الواوِی	الساہی
یَدْعُو	یُرْمِی	یَسْرُو	یَلْقِی	یُرْتَضِی	یَلْتَقِی
یَدْعُوَانِ	یُرْمِیَانِ	یَسْرُوَانِ	یَلْقِیَانِ	یُرْتَضِیَانِ	یَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ (م)	یُرْمُوْنَ	یَسْرُوْنَ (م)	یَلْقُوْنَ	یُرْتَضُوْنَ	یَلْتَقُوْنَ
تَدْعُو	تُرْمِی	تَسْرُو	تَلْقِی	تُرْتَضِی	تَلْتَقِی
تَدْعُوَانِ	تُرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تُرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ (م)	یُرْمِیْنَ	یَسْرُوْنَ (م)	یَلْقِیْنَ	یُرْتَضِیْنَ	یَلْتَقِیْنَ
تَدْعُو	تُرْمِی	تَسْرُو	تَلْقِی	تُرْتَضِی	تَلْتَقِی
تَدْعُوَانِ	تُرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تُرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تُرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقُوْنَ	تُرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِیْنَ	تُرْمِیْنَ (م)	تَسْرِیْنَ	تَلْقِیْنَ (م)	تُرْتَضِیْنَ (م)	تَلْتَقِیْنَ (م)
تَدْعُوَانِ	تُرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِیَانِ	تُرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تُرْمِیْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقِیْنَ (م)	تُرْتَضِیْنَ (م)	تَلْتَقِیْنَ (م)
أَدْعُو	أُرْمِی	أَسْرُو	أَلْقِی	أُرْتَضِی	أَلْتَقِی
نَدْعُو	نُرْمِی	نَسْرُو	نَلْقِی	نُرْتَضِی	نَلْتَقِی

نہج ۳: اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے (م) لکھ دیا ہے۔
بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو، معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

۱۔ دیکھو! مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور یا کو حسب قاعدہ لتعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے:
يَلْقَىٰ سے يَلْقَى، يَرْضُو سے يَرْضَى، يَدْعُو سے يَدْعُو، يَوْمِي سے يَوْمِي۔

یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں: تَدْعُو، اَدْعُو، نَدْعُو۔ تَرْمِي، اَرْمِي، تَلْقَى، اَلْقَى، نَلْقَى۔
یَوْمِي کی گردان یَلْقَى کی جیسی ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے، حسب قاعدہ لتعلیل نمبر (۱)۔ اور (۶): يَدْعُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَوْمِيْنَ سے يَوْمِيْنَ، يَلْقَوْنَ سے يَلْقَوْنَ۔

۳۔ واحد مؤنث حاضر میں اُوِي اور اِيِي سے اِيِي بن گیا ہے اور اِيِي سے اِيِي ہو گیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقِيْنَ سے تَلْقِيْنَ، تَرْتَضِيْنَ اور تَلْتَقِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ۔

۱۔ فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لیے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (خاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

۴۔ مجہول میں ناقص واوی اور یائی، ہم شکل ہو جاتے ہیں: يُدْعَى، يُدْعِيَانِ، يُدْعَوْنَ، تُدْعَى، تُدْعِيَانِ، يُدْعَيْنِ إلخ اسی طرح يُؤْمَنُ وغیرہ ہے۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۰

أَتَى (ض، ی) آنا (۱=اتی) دینا	أَجَابَ (ا-و) جواب دینا، قبول کرنا
أَصَابَ (ا-و) پہنچنا، لگ جانا، آپڑنا	إِشْتَرَى (ی-ے) خریدنا
أَعْطَى (ی-ا) دینا، عطا کرنا	بَقِيَ (س، ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا
بَكَى (ض، ی) رونا (ا) رُلانا	بَلَا (ن، و) مبتلا کرنا، آزمانا
بَنَى (ض، ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	خَشِيَ (س، ی) ڈرنا
خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا	خَلَا (ن، و) خالی ہونا، گزر جانا (— إِلَيْهِ، بِهِ، مِنْهُ) کسی سے تہائی میں ملنا
ذَرَى (ض، ی) چارنا (ا) بتلانا	ذَعَا (ن، و) بدانا (لَهُ) کسی کے لیے دعائے خیر کرنا، (عَلَيْهِ) بددعا کرنا
رَضِيَ (س، ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا	سَقَى (ض، ی) پلانا
سَمَى (و-۲) نام رکھنا	عَفَا (ن، و) مٹ جانا (عَنْهُ) معاف کرنا
كَفَى (ض، ی) کافی ہونا، بچالینا	بُنْدَقَةٌ گولی (بندوق کی)
رُغِبَ دھاک، دہدہ	سَهْمٌ تیر، حصہ
شَتَّى متفرق، مختلف	طَهُورٌ بہت پاک
فَصٌّ (ج فصوص) گینہ	قُبْلَةٌ (ج قُنَابِلُ) ہم گولے
مُزْرَعَةٌ (ج مَزَارِعُ) کھیت	

مشق نمبر ۳۲

- ۱ دعا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ **فَانَادَ** خَاتِمًا فِي فَصِّهِ الْمَاسِ.
- ۲ كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ.
- ۳ ارْصِي حَامِدُ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ **فَدَعَا** لَهُ.
- ۴ مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرٍ رَاصَةً عَنْهُ **فَدَعَتْ** عَلَيْهِ.
- ۵ رَمَى هَاشِمُ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ خَالًا.
- ۶ لِمَآذَا تَبْكِينَ يَا بَنْتُ مَا أَبْكَاكَ؟
- ۷ كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِي جِهَاتِ **سِنَى** إِذَا نَگَرِ | أَصَابَتْ حَجَرَةً أَخَاهُ الصَّغِيرَ فَقَعَدَ **يَبْكِي**.
- ۸ مَا بَقِيَ لَهُ عُذْرٌ.
- ۹ مَا (استفهمیہ) أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟
- ۱۰ كَمَا فِي مَا (موصولہ=جو) **أَعْطَانِي** اللَّهُ مِنَ الْمَالِ.
- ۱۱ بَقِيَ الْأُمُورُ عَلَى حَالِهَا.
- ۱۲ عَفِ الدَّيَّارُ فِي أَوْرَبًا بِالْقُنَابِلِ النَّارِيَةِ.
- ۱۳ عَفَوْنَا عَنْهُ.
- ۱۴ عَمَّا اللَّهُ عَنْكَ.
- ۱۵ غَمِي عَنْهُ.
- ۱۶ أَتَانَا أَخُوكَ فَاتَيْنَا كِتَابًا وَمُخْبَرَةً.

۱۷. تِلْكَ الْبَسَاتِينُ تَسْقَى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ.
۱۸. هَلْ تَذَرِي كَمْ يَوْمًا مَضَى مِنْ أَيَّامِ هَذَا الشَّهْرِ؟
۱۹. لَا أَفْرِي يَا سَيِّدِي! لَكِنِّي أَظُنُّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُونُ التَّارِيخُ الْعَاشِرُ.
۲۰. دُعِيتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيرِ.
۲۱. سَمِيتُ بِنْتَهُ بَرْزَنْبَ.
۲۲. أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِي بَنَى بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهُ جِهَانَ فِي دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاهُ بِ"التَّاجِ محل" فِي اكْرهِ الَّتِي بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمُصَوِّفُ - .
۲۳. رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفِي عَنْ قَرِيبٍ وَإِنَّ الْعِلْمَ يَنْقَى لَا يَزَالُ -

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. وَسَقَهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا.
۲. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ.
۳. إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.
۴. سَلَقْنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ.
۵. وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا، وَإِذَا حَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ، إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ.
۶. مَا تَذَرِي نَفْسٌ بَأَى أَرْضٍ تَمُوتُ.

۷. وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ .

۸. فَسَكَتَ كَيْفَ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .

۹. وَفِصَىٰ رَبُّكَ إِلَّا (اِنْ لَا) تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاہ .

۱۰. وَمَنْ يَرْبِ الْحُكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا .

۱۱. اِنَّ الَّذِيْنَ اسْرَوْا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ .

۱۲. اِنَّ اللّٰهَ اسْرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةُ .

عربی میں ترجمہ

۱۔ میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی۔

۲۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔

۳۔ پیر صاحب (شیخ) نے میرے لیے دعا (دعاے خیر) کی۔

۴۔ اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی۔

۵۔ حمد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا۔

۶۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے! تجھے کس نے زلایا؟

۔۔ اب اس (عورت) کے لیے کچھ مال باقی نہیں رہے گا۔

۸۔ تم اپنے بھائی کے لیے یہ باقی رکھو گے؟

۹۔ ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا۔

اس جملے میں لفظ الْحَيَاة مبتدا ہے، اس پر جو خبر ہے، پھر بھی اُن کی وجہ سے نصب آیا ہے۔ لہٰذا خبر

۱۰۔ اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا۔

۱۱۔ یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔

۱۲۔ ہماری کھیتیں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

زین کے پستے کی تحلیل نہ فی بنوی رہ

دعا الرسد الفصلى سید (رشید نے ابو الفضل کو اپنے گھ بلایا)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(دعا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از قسم ناقص واوی در اصل دَعَوُ،
قعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(الرسد) حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رشد (سمجھ دار ہونا)
سے، مگر یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف
علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں، معرب ہے۔

(ابا) اسم جاد، واحد مذکر از قسم ناقص، کیونکہ اصل میں اَبُو ہے، واو حذف کر کے اَب
بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالت نصی میں ہے اس لیے اُبا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفصل) اسم مصدر ہے، یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، معرب۔
(الی) حرف جر، مثنی۔

(ب) اسم، واحد مذکر نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا
ہے، از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف یا ہے، معرب ہے۔

(ہ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مثنی۔

تحلیل نحوی اس طرح:

- (دع) فعل ماضی، مبنی **لَرَسَدَ**، فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔
 (اسا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے اس لیے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱-۲)
 (الفصل) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔
 (الی) حرف جار۔
 (بیت) مجرور۔
 (د) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے **اس** کا، اس لیے وہ حالت جری میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔
 فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ

أفعال الناقصة مع عواملها الجازمة والناصبه

المصارع المحروم من الناقص			الامر الحاضر من الناقص		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوا	لَمْ يَرْمِيا	لَمْ يَلْقِيا			
لَمْ يَدْعُوا	لَمْ يَرْمُوا	لَمْ يَلْقُوا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيا	لَمْ تَلْقِيا			
لَمْ يَدْعُونَ	لَمْ يَرْمِينَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	أَدْعُ	ارْمِ	الْقِ
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيا	لَمْ تَلْقِيا	أَدْعُوا	ارْمِيا	الْقِيا
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أَدْعُوا	ارْمُوا	الْقُوا
لَمْ تَدْعِي	لَمْ تَرْمِي	لَمْ تَلْقِي	أُدْعِي	ارْمِي	الْقِي
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيا	لَمْ تَلْقِيا	أَدْعُوا	ارْمِيا	الْقِيا
لَمْ تَدْعُونَ	لَمْ تَرْمِينَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	أَدْعُونَ	ارْمِينَ	الْقَيْنَ
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ: حالتِ جزی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرف علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعُو)، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ.

رَمَى سے رَام، لَقِيَ سے لَاقٍ مگر اَل لگایا جائے تو الدَّعِي وغیرہ ہوگا۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

اِسْمُ الْمَفْعُولِ

مَدْعُو، مَدْعَوَانِ، مَدْعُوْن، مَدْعُوَّة، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَاتٌ.

رَمَى سے مَرْمِي، مَرَمِيَانِ إلخ لَقِيَ سے مَلْقِي ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعَى (دراصل مَدْعُو)، مَدْعِيَانِ.

مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعُوَّة)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِي (دراصل مَدَاعُو)۔

رَمَى سے مَرْمَى اور لَقِيَ سے مَلْقَى ہوگا۔

اِسْمُ الْأَلَةِ

مَدْعَى (= مَدْعُو)، مَدْعِيَانِ.

مَدْعَاةٌ (= مَدْعُوَّة)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِي (= مَدَاعُو)۔

مَدْعَاءٌ (= مَدْعَاوُ)، مَدْعَاوَانِ، مَدَاعِي (= مَدَاعِيُو)۔

اسی طرح مَرْمَى اور مَلْقَى وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِيلِ

أُدْعَى (= أَدْعُو)، أَدْعِيَانِ، أَدْعُوْن يَا أَدَاعِي.

دُعُوْى يَا دُعِيَا، دُعُوْيَانِ، دُعُوْيَاتٌ يَا دُعَى

الصَّرفُ الصَّغِيرُ مِنَ الْفَاعِلِ لِلثَّلَاثِي الْمُرِيدِ

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المصدر	الماضي
إِقَاءٌ ^۱	مُلْقَى	مُلِقٌ	أَلِقْ	يُلْقِي	۱ أَلَقَى
تَلْقِيَةٌ ^۲	مُلْقَى	مُلِقٌ	لِقْ	يُلْقِي	۲ لَقَى
مَلَاقَةٌ ^۳ لِقَاءٌ ^۳	مُلَاقَى	مُلَاقٍ	لَاقِ	يَلَاقِي	۳ لَاقَى
تَلَقٍّ ^۴	مُتَلَقَّى	مُتَلِقٌ	تَلِقْ	يَتَلَقَّى	۴ تَلَقَّى
تَلَاقٍ ^۵	مُتَلَاقَى	مُتَلَاقٍ	تَلَاقِ	يَتَلَاقَى	۵ تَلَاقَى
إِنْقِضَاءٌ ^۶	مُنْقَضَى	مُنْقِضٌ	انْقِضْ	يَنْقُضِي	۶ انْقَضَى
التَّقَاءُ ^۷	مُتَقَقَى	مُتَقِقٌ	التَقِ	يَلْتَقِي	۷ التَقَى
إِرْعَاءٌ ^۸	مُرْعَوَى	مُرْعِوٌ	ارْعَوْ	يُرْعَوِي	۸ ارْعَوَى
اسْتِلْقَاءٌ ^۹	مُسْتَلْقَى	مُسْتَلِقٌ	اسْتَلِقْ	يَسْتَلْقِي	۹ اسْتَلْقَى

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:

قاعده تھیں :- (۱) اُو، اِی، اُو اور اُی سے ء ہو جاتا ہے: ذاعِوُ سے ذاعِ، تَلَاقِی (بروزن تفاعل) سے تَلَاقِ.

مگر آخر میں توین نہ ہو تو اِی بن جائے گا: الذَّاعِی، التَّلَاقِی اسی طرح مَذاعِوُ سے مَذاعِی (جمع اسم ظرف از ذعا) مَرَامِی سے مَرَامِی.

۱ ڈالنا ۲ کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ ۳ ملاقات کرنا ۴ ملنا، یکہ لینا

۵ آئے سارے آنا ۶ ختم ہو جانا ۷ آئے سارے آنا ۸ باز آنا ۹ چٹ لینا

تنبیہ ۳ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل^۱ میں اور باب (۴ اور ۵) کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدہ تغلیل نمبر (۱۹) اوّ اور ائی سے ء بن جاتا ہے: مَدْعُو سے مَدْعَى (واحد اسم ظرف) مُلْقَى سے مُلْقَى (اسم مفعول از أَلْقَى) تنبیہ ۴ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدہ تغلیل نمبر (۲۰) اوّی سے ایّی ہو جاتا ہے، جیسے مَرْمُوءِ سے مَرْمُوءِ (اسم مفعول از رَمَى) مَرْمُوءِ سے مَرْمُوءِ (اسم مفعول از رَمَى) تنبیہ ۵ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ تغلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: إِنْقَاضِ سے إِنْقَاضٌ وَغَیْرَہ۔

تنبیہ ۶ ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر بجائے تَفَعَّلَ کے تَفَعَّلَ کے وزن پر آتا ہے: لَقِيَ سے تَلَقَّیْتُ، سَمِعَ سے تَسَمَّیْتُ۔

تنبیہ ۷ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور كَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا يَدْعُو، رَضِيَ يَرْضَى اور سَرُو يَسْرُو اور ناقص یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمَى يَرْمِي، سَعَى يَسْعَى اور لَقِيَ يَلْقَى۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱

بَغَى (ض، ی) چاہنا، بَغَى (س) باغی ہونا	اِبْتَغَى (ے-ی) چاہنا
اِئْتَبَغَى (ی-ے) مناسب ہونا، اس کا مضارع اِئْتَجَابَ (۱۰-۹) قبول کرنا (یَتَبَغَى) ہی کثیر الاستعمال ہے۔	

بَالِی (۳-ی) پرواہ کرنا	بَلَغَ (۲) پہنچا دینا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	تَمَنَّى (۳-ی) آرزو کرنا
سَعَى (ف، ی) کوشش کرنا، دوڑنا	صَبَحَ (۲) صبح کا سلام کرنا، یعنی صَبَحَكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا
صَلَّى (۲-ی) نماز پڑھنا (عَلَيْهِ) درود پڑھنا، رحمت بھیجنا	قَضَى (ض، ی) حکم کرنا، فیصلہ کرنا
لَاقَى (۳-ی) ملاقات کرنا، سامنے آنا	مَشَى (۲-ی) شام کا سلام کرنا، یعنی مَشَاكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا
مَشَى (ض، ی) چلنا	مَضَى (۲-ی) گزرا
نَادَى (۳-ی) پکارنا، منادی کرنا	نَهَى (ف، ی) روکنا، منع کرنا (۷) رک جانا
هَدَى (ض، ی) ہدایت کرنا، ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا، ٹھیک راہ پر چلنا (۱) بدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تھختی نف بھیجنا	أَهْلَقُ چتا
مُنِيَّةٌ خواہش، آرزو	بِيعَ (مصدر ہے باع کا) بیچنا، خرید و فروخت
تَهْلُكَةُ ہلاکی	جِبْهَةٌ پیشانی
رَخِيصٌ سستا	عَسَى غالباً، امید ہے
غَالٍ مہنگا	غَايَةٌ انتہ
غَيٍّ (غوی کا مصدر ہے) بہکنا، گمراہی	مَرَحًا اتراتے ہوئے، اکڑتے ہوئے
مِيلَادٌ پیدائش، پیدائش کا وقت یا دن	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

۱. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسْكُمُ اللَّهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ بِالْخَيْرِ.	۱. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسْكُمُ اللَّهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ بِالْخَيْرِ.
۲. عَسَى أَنْ تَكُونَ مَضْبِ أَيَّامِ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ! الْعُطْلَةُ عَلَى جَبَلِ شِمْلِهِ فِي أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ.	۲. عَسَى أَنْ تَكُونَ مَضْبِ أَيَّامِ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا أَسْتَاذِي! مَضْبِ أَيَّامِ الْعُطْلَةِ عَلَى جَبَلِ شِمْلِهِ فِي أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ.
۳. هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	۳. هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟
۴. هَلْ تُصَلُّونَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	۴. هَلْ تُصَلُّونَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟
۵. أَدْعُ أَخَاكَ.	۵. أَدْعُ أَخَاكَ.
۶. مَنْ أَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟	۶. مَنْ أَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟
۷. لِمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعَوَظِ؟	۷. لِمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعَوَظِ؟
۸. فَيَسْعِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ! أُرِيدُ أَنْ أَهْدِي شَيْئًا يُحِبُّهُ تَهَادُّوا تَحَابُّوا.	۸. فَيَسْعِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ! أُرِيدُ أَنْ أَهْدِي شَيْئًا يُحِبُّهُ تَهَادُّوا تَحَابُّوا.
۹. هَلْ تَنْسِي مَعْنَا إِلَى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ.	۹. هَلْ تَنْسِي مَعْنَا إِلَى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ.

۱۰. فصل المغرب فی المسجد علی العین والرأس، سألنی هناك الجامع وامش معی بعد الصلاة.	
۱۱. بکم اشتريت هذا الحصان الأبلق یا فؤاد؟	اشتریتہ بمائۃ وعشرين ربيۃ.
۱۲. رخص، ما هو بغال، اشتري لي من فضلك مثل هذا الحصان.	طیب، لا تشتري لك غدا إن شاء الله تعالى.
۱۳. لكن لا تشري لي حصانا أبلق، إني أحب الأسود، اللذي في غرته بياض.	أحسن! سألني لك كما تحب وترضى یا سيدي.
۱۴. كم تعلم الإنكليزي، وأيش تبغی منه یا أحمد؟	انسی أن اكون ذكورا ماهرا لأخدم المرضی.
۱۵. هل سمعت "ما كل ما بنسى المرء يدرکه."	نعم! سمعت، لكن لست بقانط ولا انا لي به، أريد أن اسعی حتى أدرك ما انساه. فإن الله لا يضيع أجر المحسنين.
۱۶. أحسنت یا أحمد! منيتك مباركة، جعل الله سفيك مشكورا وبأفك غاية ما تتمناه.	امين، أدع لي یا شيخ دائما في أوقاتك المخصوصة، فإن دعوة الصالحين مستجابة.

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.
۲. اذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.
۳. اذْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً.
۴. لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (واخشونی) اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.
۵. مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.
۶. وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ.
۷. لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا.
۸. لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا.
۹. قَالَ الْفِهْيَا يَا مُوسَى فَلَمَّا الْفِهْيَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى.
۱۰. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ.
۱۱. فَافْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا.
۱۲. فَسَبِّحْهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.
۱۳. أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ.
۱۴. إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلاقٍ حِسَابِيَّةً (حسابی).
۱۵. يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً.

لہ یہاں اِذَا کے معنی ہیں ”تاگہاں“۔

اس کے آخر کی ”ہ“ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں

اشعار

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهُ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيمِ
أَبْدَأْ بِنَفْسِكَ **فِي** بَيْتٍ عَنْ **عَيْنَا** فَإِذَا **أَسِيبَ** عَنْهُ فَأَنْتَ حَكِيمُ
فَهَنَّاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُولُ **وَيَهْدِي** بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيمِ

(ابو الأسود الدؤلي، المتوفى ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا **بَرَدَى** لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ **سَعِرَ**
إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْفَعْلُ اللَّفِيفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ **لَفِيفٌ** وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرف علت ہوں۔
اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ **لَفِيفٌ مَقْرُونٌ** جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں: روی
(= روی رویت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ **لَفِيفٌ مَفْرُوقٌ** جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو:
وَقَى (= وَقَى بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ **لَفِيفٌ مَقْرُونٌ** میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہوں گے، اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے، پس روی کی گردانِ رمی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور **وَقَى** کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنالینا۔

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقَى	يَقِيْ (= يَوْقِيْ)	ق (= اَوْقِيْ)	وَاقٍ	مَوْقِيٌّ	وِقَايَةٌ

تنبیہ: ق (امر) اصل میں اَوْقَى تھا۔ واو بروئے قاعدہ تعیل نمبر (۱۴) حذف کر دیا گیا اور یا حالتِ جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگئی: ق، قِیاء، قُوا، قِی، قِیاء، قِیْن۔

باب اِفْتَعَلَ سے وَقَى کی صرف صغیر اِتَّقَى (= اَوْتَقَى)، يَتَّقِي، اِتَّقِ، مُتَّقٍ،

مُتَقَى، اِتِّقَاءُ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)

نہیہ ۲: اِتَّقَى اصل میں اَوْتَقَى تھا، حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۲) واوکوتا سے بدل دیا گیا اور یا کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔ فعل رَآی (دیکھنا، سمجھنا)

ظاہر ہے کہ رَآی میں مین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہوز العین ہے اور لام کلمہ یا ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۲۔ اس کی ماضی کی گردان تو رمسی جیسی ہوگی، مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

یری	یریان	یرون	تری	تریان	یرین	تری
تَریان	تَرون	تَرتین	تَریان	تَرتین	أری	نری

نہیہ ۳: فعل رَآی کا مضارع مجہول یعنی یری، تَری کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تَری؟ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لیے کبھی یا تَری؟ بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی:

ر	ریا	روا	ری	ریا	رین
---	-----	-----	----	-----	-----

نہیہ ۴: رَآی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے، امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اَنْظُرُ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفَّ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اسم فاعل رَآءِ مثل رام کے اور اسم مفعول مَرَّئِ مثل مَرْمِی کے۔

۵۔ ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:

أَرَى	يُرِي	أَرِ	مُورِي	مُرَاءِ	إِرَاءَةُ
-------	-------	------	--------	---------	-----------

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یا کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُورِي، مُفِيدٌ) کی مانند یہ صیغے بنا لیے گئے ہیں۔
تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

۶۔ باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو:

باب فَاعَلَ سے رَأَى، يُرِئِي، رَأِ، مُرَأِ، مُرَأِ، رِئَاءُ۔^۱

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَأَى، يَرْتِئِي، اِرْتِئِ، مُرْتِئِ، مُرْتِئِ، اِرْتِئَاءُ۔^۲

۳۔ رَوِيَ يَرْوِي (سیراب ہونا)، قَوِيَ يَقْوِي (قوی ہونا)، سَوِيَ يَسْوِي (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں، ان کی گردانیں ناقص یا ئی (لَقِيَ يَلْقَى) جیسی ہوں گی۔ چوں کہ یہ سب لازم میں اس لیے اسم فاعل کے بجائے ان سے اسم صفت فَعِيلُ کے وزن پر آتا ہے: رَوِيَ (سیراب) قَوِيَ (مضبوط) سَوِيَ (برابر)۔

۵۔ حَيَّ (دراصل حَيَوٌ زندہ ہونا)، مضارع يَحْيِي، اسم صفت حَيٌّ (زندہ)۔

باب اَفْعَلَ سے أَحْيَى، يُحْيِي، أَحْيِ، مُحْيِ، مُحْيِ، إِحْيَاءُ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَلَ سے حَيَّ، يُحْيِي، حَيَّ، تَحْيَةٌ (زندہ رکھنا، مراسم آداب و سلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيَى، يَسْتَحْيِي، اِسْتَحْيِ، اِسْتَحْيَاءُ (شرمانا، زندہ

رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی یا گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحْيِ، يَسْتَحْيِ، اِسْتَحْ۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۲

اُبْذَى (۱-ی) ظاہر کرنا	تَجَرَّعَ (۳) گھونٹ گھونٹ پینا
حَالَ (ن، و) حائل ہونا، آڑے آنا	اِرْقَاخَ (یُوقَاخُ - و) راحت پانا
رَوَى (ض) روایت کرنا	رَوَى (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا
زَالَ (یُزُولُ) زائل ہونا، دفع ہونا	سَهَا (ن، و) بھولنا، غفلت کرنا سَاهِ (اسم فاعل) بھولنے والا
طَرَحَ (ف) پھینک دینا، ڈال دینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا، ملامت کرنا
لَقَى (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا	مَاتَ (ن، و) مرنا (۱) مار ڈالنا
وَلِيَ (یَلِی، ح، ی) قریب ہونا، متصل ہونا	اِرْقَاءُ (مصدر) ترقی کرنا
(۲) والی بنانا، پیٹھ پھیرنا (۴) والی ہونا، دوست رکھنا، پیٹھ پھیرنا	
اُسْبُوْعُ (ج) اُسَابِیْعُ ہفتہ، سات دن	اُسْرَةُ خاندان، کنبہ، گھر والے
اَلْاَنَى (ج) اَنَاءُ دن کا حصہ، دن بھر	جَهَةٌ طرف، سبب
حَزْنٌ غمگین	حَيْثُ جب کہ
حَنُونٌ مہربان	رَشَادٌ سیدہ
سِرٌّ رقیر	عُصَّةُ (ج) عُصَصُ گھٹ میں رکنے والا گھونٹ یا لقمہ
غِنًی تو گمری، بے نیازی	فُسُوْقٌ، سب و شتم، گالی گلوچ

فِرَاسَةٌ عَقْل کی تیزی	قَفَا (جہ اُفّیہ) پیٹھ
قَطُّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لیے آتا ہے)	كِتَابٌ، رِسَالَةٌ، مَكْتُوبٌ خط
لَا سِيَّمَا خصوصاً	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
مَنَامٌ نیند	نَضْرَةٌ تازگی
وَقَوْدٌ اندھن	وَيْلٌ بڑی مصیبت، عذاب
مَا عَوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں، کار خیر	

مشق نمبر ۳۴

۱. ق فَاك كَمْ لَا يُضْرَبُ قَفَاكَ.
۲. اِسْتَحْ مِنَ اللّٰهِ.
۳. هَلَّا تَسْتَحْيُونَ يَا اُولَآءِ؟
۴. لِمَ لَا تَقِي لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوقِ.
۵. اتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ.
۶. كَانَ وَلِي هَارُونَ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ.
۷. لَمْ اَرْ مِثْلَ هَذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ.
۸. مَا لِيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا؟
۹. هَلْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اِنِّيْ اَتِ الْيَكْمُ؟
۱۰. مَا تَرٰى فِيْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟
۱۱. اَوْى اَنْ رَاَيْكُمُ صَحِيْحٌ.

۱۲. اَرْنِي كِتَابَكَ!

۱۳. اُعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (الحديث)

۱۴. اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَرَى بُنُورَ اللَّهِ. (الحديث)

۱۵. اتُّرُونَ هَذِهِ (الْمَرْأَةُ) طَارِحَةً وَلِذَہَا فِي النَّارِ؟ (الحديث)

۱۶. كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتَهُمْ.

۱۷. رَوَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۱۸. هَذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنْ الْأَضْمَعِيِّ.

۱۹. نَهْرُ الْبَيْلِ يُرْوِي مَزَارِعَ مِصْرَ.

اشعار

۲۰. وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الدِّينِ خَيْرًا مِنَ الْغِنَى وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ

۲۱. قُلُوبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُونٌ تَرَى مَا لَا يَرَاهُ النَّاطِرُونَ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

۲. فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا.

۳. أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؟

۴. قَالَ إِبْرَاهِيمُ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى؟

۵. قَالَ انْمُوسَى رَبِّ اَرْنِي اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِي.

۶. قَوْلِيلٌ لِّلْمُفْصَلِينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ الَّذِينَ هُمْ يُرَآوْنَ

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ.

۷. اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّى الَّذِى يُنٰحِى وَيُمِيتُ قَالَ اِنَّمٰلَكَ اَلْكَاۤفِرُ اَنَا اَخِى وَاُمِيتُ.

۸. وَاِذَا حٰنٰنٌم بِتَحْتَةٍ فَحِیۡوًا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا.

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے)۔
- ۲۔ تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟
- ۳۔ اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ۔
- ۴۔ ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا۔
- ۵۔ کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟
- ۶۔ اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہیں)؟
- ۷۔ ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح نہیں ہے۔
- ۸۔ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ (تو) تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے۔
- ۹۔ ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی (فراست) سے ڈرو۔
- ۱۰۔ مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ (دکلاؤ)۔
- ۱۱۔ مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر (والی) بنایا۔
- ۱۲۔ ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں۔
- ۱۳۔ اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

کتابتِ مِّنْ وَالِدٍ إِلَى وَلَدِهِ

وَلَدِي الْعَزِيزُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مَا لَكَ يَا بُنَيَّ! امْضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتَّى يَقِفَ عَلَيَّ أَحْوَالُكَ وَسِيرُكَ فِي الْعِلْمِ. أَمْرَضَ حَالَ بَيْنِكَ وَبَيْنَ إِرسَالِ الْمَكْتُوبِ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْإِمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلَى هَذَا السُّكُوتِ الْمَعْتُوبِ؟ كَيْفَ تُبَدِّي عَلَى الْقَرْطَاسِ حَالَ قُلُوبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ أَمَلِكِ الْخُنُونَةِ، يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِي كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أَمُّكَ غُصَصَ الْهُمُومِ وَالْأَفْكَارِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ!

أَلَمْ تَرَ إِلَى رُفَقَائِكَ السُّعْدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلُّ أُسْبُوعٍ مَكْتُوبًا إِلَى أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُورُهُمْ وَيُسِرُّ قُلُوبُهُمْ، وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلُونَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

أَرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ! وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ، لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَتَزُولَ عَنَّا الْأَفْكَارُ. نَدْعُو لَكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللَّهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ، وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ.

وَالسَّلَامُ

وَالذِّكْرُ

خَالِدُ

اصل میں یا ولدی العزیز ہے، حرفِ تداخِذ ہے۔ [ولد] متاخری مضرف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیرِ متکلم کی وجہ سے زیر نہیں پڑھا جاسکتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ

بقیۃ أبواب الثلاثي المزيد

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

(۱۱) اَفْعُولٌ اِخْشَوْشُنْ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشُنْ	يَخْشَوْشُنْ	اِخْشَوْشُنْ	مُخْشَوْشُنْ	اِخْشِيشَانْ
--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

(۱۲) اَفْعُولٌ اِجْلَوْذٌ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوْذٌ	يَجْلَوْذٌ	اِجْلَوْذٌ	مُجْلَوْذٌ	اِجْلَوْاذٌ
------------	------------	------------	------------	-------------

تنبیہ: مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لیے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں، ان میں سے اکثر فَعْلَلْ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعَّلَلْ، اِفْعَنَّ لْ اور اِفْعَلَّلْ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔

وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں، اس لیے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلہ الفاظ ۳۳

اِخْلُوْط (۱۱) کوزہ پشت ہوں	اِخْلُوْط (۱۱) کپڑے کا پرنا ہوں
اِجْلُوْطِ گاؤں گاؤں پھرتے رہیں	اِخْرُوْط (۱۲) کھڑی کا تراش
اِغْلُوْط (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھیں	اِمْلُوْط (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
سَبَق (ض) آگے بڑھیں	كَادَ (يَكادُ) قریب ہوں
أَرِيْكَةُ (ج أَرَانِكُ) زینت دار کرسی	جَوَادُّ (ج جِيَادُ) گھوڑا تیز رفتار، تخی آدمی
زِيَّ بَيْتٍ، فِيشَن	ظَهَرُ (ج اَظْهَارُ) پیچھے
عُرْفَةُ (ج عِرَافُ) پانی کا گھونٹ	فَاخِرَةُ اَعْلٰی درجے کی، امیرانہ
(ج عُرْفُ) کمرہ، بالا خانہ	

مشق نمبر ۳۵

۱. اِخْدُوْط الرِّجْلُ وَاحْتَسُوْس ظَهْرُهُ.
۲. اِخْلُوْلَقْتُ ثِيَابَ الْعَبْدِ.
۳. اِغْلُوْطْنَا النَّاقَةَ فَاجْنُوْط وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ.
۴. اِخْرُوْط اَيُّهَا النَّجَارُ ذَاكَ الْخَشَبَ! وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً.
۵. اِمْلُوْط مَاءَ النَّهْرِ حَتَّى لَا يَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ عُرْفَةً وَاحِدَةً.
۶. قَدْ تَجْلُوْطُ النَّاقَةُ حَتَّى تَسْبِقَ الْجِيَادَ.
۷. اِجْلُوْطَا بِلَادًا وَقُرَى كَثِيْرَةً لِّنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ

الإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ لَكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِي رِيِّ الْأَغْنِيَاءِ
فَالْقِيَاهُ مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيصًا عَلَى إِحْيَاءِ عَظْمَةِ الْمُسْلِمِينَ.

کتاب من تلمیذ إلى أبيه

إلى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكْرَمِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَصَلِّیْ یَا أَبِی الْعَطُوفِ! ۱ کِتَابُكَ الْعَزِیزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ ۲
الْعَلَافِ ۳ مُصَدَّرَهُ ۴ الشَّرِیفِ، فَقَبَّلْتُهُ ۵ إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ ۶ مُشْتَقًّا إِلَى
أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ ۷ وَإِذَا ۸ هُوَ یُزِیْنِی بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُبْهِئُ ۹ عَلَی الْقَلْقِ
وَالْأَلَمِ مَا لِحَقِّكُمْ ۱۰ وَلَا سِیمَا لِأُمِّی الْحُنُونَةِ، فَمَا تَمَمْتُ قِرَائَتَهُ حَتَّى
أَمْطَرْتُ ۱۱ عَيْنَايَ دُمُوعَ ۱۲ النَّدَمِ وَأَخَذْتُ الْوَمَ نَفْسِي، فَالْعَفُو الْعَفُو يَا أَبَتِ!
فَإِنَّ لِي عُذْرًا وَالْعُدْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ.

وَهُوَ أَنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَكْثَرَ ۱۳ خَاطِرُكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلَيَّ مَا لَا يَسُرُّكُمْ،
وَذَلِكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي
رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عَظْلَةِ رَمَضَانَ لِكُونِي مَرِيضًا، فَرَفَقَائِي

۱ الفی (۱-ی) پانا ۲ براہمریان ۳ پتہ ۴ لفافہ

۵ نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے۔ ۶ میں نے اس کو بوسہ دیا۔ ۷ فضل (ن) کھونا، توڑنا

۸ خوش کرنے والی ۹ یہاں إِذَا مفاجات کا ہے یعنی یکا یک

۱۰ تہہ: آگاہ کرنا ۱۱ لاحق ہوا ۱۲ برسایا

۱۳ کڈر: میلا کرنا ۱۴ دفع: آنسو

سَبَقُونِي وَخَلَّفُونِي^۱ اَذْرَفُ^۲ مِنَ النَّدَمِ دُمَعَاتٍ، لَكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا^۳ قَدْ
فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ^۴ عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَا فِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي
الْإِمْتِحَانِ الْآتِي مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ.

أَرْجُو مِنَ اللَّهِ أَنْ أَبَشِّرْكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي
الْمُكْرَمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي^۵ بِدُعَائِكُمْ.

أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكُمْ لَا يَنْكُمَا الْمُطِيعُ

محمد رفیع

سوالات نمبر ۱۵

- ۱۔ ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
- ۳۔ ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سے صیغے باہم
مشابہ ہیں؟
- ۴۔ ناقص سے بابِ فَعَلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
- ۵۔ ناقص سے بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- ۶۔ اجوف سے بابِ أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
- ۷۔ لفیف کی تعریف کرو۔
- ۸۔ لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟

۱۔ پیچھے ڈال دیا ۲۔ ذرف (ض) آنسو بہانا ۳۔ جو کچھ فوت ہو گیا
۴۔ تفرغ سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا ۵۔ شمل (س) شامل کر لینا

۹۔ ذیل کے صیغے پہچانو اور ان کی اصلیت بتاؤ:

دَعُونَ	رَضُوا	يَدْعُونَ	تَدْعُونَ	تَرْضَيْنَ	تُلْقَيْنَ
ارْمِ	ارْمِي	لَقُوا	مَدْعَى	مَدْعَاءُ	مَرَامِي
مُرَامِي	أَدْعَى	الْقَى	قِ	قُوا	قَيْنَ
اتَّقُوا	الْمَوْلَى	دَاعُونَ	ارِ	ارِي	يَرُونَ
حَيُّوا	اسْتَحْيِ	اسْتَحْيِ	يَحْيِي	تَحْيِيَّةُ	

۱۰۔ ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں ان میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ

خَصَائِطُ الْأَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتے ہیں جو ان ابواب کی خاصیت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن ان کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزَنَ (غمگین ہونا) وَجَلَ (ڈرنا)، دوسرے یہ کہ باب مذکورہ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب كَرِهَ میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَبِعَ (بہادر ہونا) جُبِنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مَأْخُذ بہت جگہ آئے گا، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور

اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِرَاق سے اُعْرِق (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اُعْرِق کا ماخذ ہے۔

۱۔ باب اُفْعَل

امثلہ	خاصیات
ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لے جانا)	۱۔ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا
اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح، اُعْرِقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق	۲۔ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا
اُعْظَمْتُہ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت	۳۔ وجدان: ماخذ سے متصف پانا
اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثمر	۴۔ صیرورت: صاحب ماخذ ہونا
اُكْفِرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر	۵۔ نِسْبَةُ إِلَى الْمَاخِذِ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا
اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شَفَقَ (مہربانی کرنا)	۶۔ ابتدا: نئے معنی کے لیے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں

۲۔ باب فَعَلَ

امثلہ	خاصیات
فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَحَ (خوش کرنا)	۱۔ تعدیہ
عَمِقَ الْمَاءُ (پانی عمیق) (گہرائی) میں پہنچنا	۲۔ بلوغ:

۱۔ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

۳۔ نیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوَّرَ (کلی، شگوفہ)
۴۔ سسد الی الماحد	فَسَقَّتُهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ بد	كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) ماذہ کَلِم (زخمی کرنا)
۶۔ تحویل: کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصَّرَانِيَّ (عیسائی)
۷۔ تکثیر: کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قصر: بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اللَّهُ اكْبَرُ کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا)

۳۔ باب فاعل

امثلہ	خاصیات
قَاتَلَ زَيْدٌ عُمَرَا (زید اور عمرو باہم لڑے)	۱۔ مشارکت: کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا
سَافَرَ حَامِدٌ: سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)	۲۔ موافقت مجرور: مجرور کے ہم معنی ہونا
بَاعَدْتُهُ بمعنی أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دور کیا)	۳۔ موافقت افعال
صَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)	۴۔ موافقت فعل

۴۔ باب تَفَاعَلَ

۱۔ مشارکت: تَضَارَبَ خَالِدٌ وَ عَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)	
۲۔ تخیل: خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُونُسُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مطاوعت: فاعل: یعنی فاعل کے بعد اس لیے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	۳۔ نَاولَتْهُ فَتَنَّاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ ابتدا:	تَبَارَكَ اللَّهُ (اللہ برکت والا ہے) مَاوَدَ بَرَكَ (اونٹ کا بیٹھنا)

۵۔ باب تَفَعَّلَ

۱۔ تکلف: کسی صفت کو خود میں بہ تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مُحَمَّدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲۔ تجتب: ماخذ سے بچنا	تَأْتَمَّ عَلِيٌّ (علی گنا سے بچا) ماخذ اثم: گناہ
۳۔ اتحاذ: کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَيْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ ابن (بیٹا)

۱۔ باب فاعل اور تفاعل دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ باب فاعل میں بظہر پہنا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تفاعل میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

۲۔ مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ ۳۔ تکلف اور تخیل کا فرق یاد رکھو۔

۴۔ تحول: صاحبِ ماخذ ہونا	تَنْصُرُ يَهُودِيَّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانی
۵۔ نیرت	تَمَوَّلَ (مال دار ہونا) ماخذ مَالٌ
۶۔ ابتدا	تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ کلم (زخمی کرنا)

۶۔ بابِ اِنْفَعَلَ

۱۔ لزوم: لازم ہونا	كَسَرَ (توڑنا) سے اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مطاوعتِ فعل:	كَسَرْتُهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرد:	قَطَعْتُهُ فَانْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ ابتدا: صاحبِ ماخذ ہونا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ (جدا ہونا)

۷۔ بابِ اِفْتَعَلَ

۱۔ اتخا:	اجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جَحَرَ (بل)
۲۔ مطاوعتِ فعل:	حَمَلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لا دیا تو وہ لد گیا)

۸، ۹۔ بابِ اِفْعَلَ و اِفْعَالٌ

۱۔ لزوم:	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لون یعنی	
۲۔ دن	رنگ کے معنی میں یا عیب	احْمَرَ، اِحْمَارٌ (سرخ ہونا)
۳۔ عیب	کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلٌ، اِحْوَالٌ (بھینکا ہونا)

۱۰۔ بابِ اِسْتَفْعَلَ

۱۔ اِنَّا	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قصہ	اِسْتَرْجِعْ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا)
۴۔ زبان۔ گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اُس سے اچھا گمان کیا)

۱۱۔ بابِ اِفْعَوْعَلَ

۱۔ نزوم	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
۲۔ مبالغہ	

۱۲۔ بابِ اِفْعَوْلَ

۱۔ نزوم	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں
۲۔ مبالغہ	مبالغہ ہوتا ہے، اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے۔
۳۔ ابتدا	اَجْلَوْدُ (تیزی سے دوڑنا)

ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ

۱۔ باب فعلل

۱۔ قصر:	حَمَلَ (المحمد پہنا) بِسَمَل (بِسَم اللہ کہنا)
۲۔ الباس: کسی کو ماحذ پہنانا	بَرَقَعْتُهُ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماحذ بَرَقَعُ (برقع)
۳۔ اتخاذا:	قَنَطَرَ (پل بنانا) ماحذ قَنَطَرَةٌ

۲۔ باب تفعّل

۱۔ تحول:	تَزُنَّدَق (زندیق ہو جانا) ماحذ زُنْدِيق (بے دین)
۲۔ مطوعت فعلل:	دَحْرَجْتُ الْكُورَةَ فَتَدَخُوج (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تلبس: ماحذ کو پہن لینا	تَبَرَّقَعْتُ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

۳۔ باب افعلّل

۱۔ ابتد	إِشْرَابُ (نہایت چوکنہا ہوا)
۲۔ جارحہ	رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَابُ كَالطَّيْرِ

۴۔ باب افعللا

إِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)	
إِعْرَفْتُ الرَّجُلَ (مرد متقبض ہو گیا)	

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۱

اِنَّ اَرْنٰی	اَلْاَبُ الْیَسُوْعٰی پوری
اَسْفُ افسوس	اِخْتَان (و-۷) خیانت کرنا
اَسْتَعَاثَ (و-۱۰) فریاد چاہنا	اَكْلٌ کھانا
اَشْشُرَ پھیل جانا	تَجَارَةٌ بیوپار
تَدٰیْنِ کسی دین پر چن	ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ برا	شُرْبٌ پینا
شَرْقِیْ مشرق کا رہنے والا	صِنَاعَةٌ ہنرمندی، کاریگری
صَنَمٌ بت	غَابِدٌ (ج) عبدہ) پوجنے والا
عَلٰیْكَ تجھ پر، تجھ پر لازم ہے	فَطْرَةٌ اصلی طبیعت، طبعی دین، اسلام
مَجَّس (۲) مجوسی بنانا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے۔
مَنَامٌ سونے کا وقت، نیند	مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچہ	نَائِبَةٌ (ج) نوائٹ) آفت
نُصَبٌ (ج) اَنْصَابٌ) تھان [عبادت خانہ] یا مقبرہ جسے پوجا جائے	هَوْدٌ (۲) یہودی بنانا
هِنْدُوْدٌ (ہندی کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے، یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔	

مشق نمبر ٣٣

- ١ فَلَمَّا رَأَيْتَهُ أَكْرَمَهُ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ.
- ٢ لَمَّا أَصْحَبَ عَلَيْهِمُ الْمَضَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَابِيقُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللَّهَ وَحَدَهُ وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ.
- ٣ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيَّةٌ أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ أَوْ يَمَسْجِدِيَّةٌ.
- ٤ الْأَبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَبَضَرُوا كَثِيرًا مِنَ الْيَهُودِ وَعَبْدَةِ الْأَصْنَامِ، وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ بَضَرُوا لَا تَبَاعَ الشَّهَوَاتِ، وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدَرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَنْدَبُوا بِهَا.
- ٥ سَحَرُوا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً، وَحَسَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَتَبُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَهَكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ.
- ٦ لَا تَكْفُرُوا وَلَا تَفْسُدُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السَّوِّءِ.
- ٧ سَوَّلْ أَهْلَ أَمْرِيكَ وَأَرْبَابَ وَالْيَابَانِ بِالتَّجَارَةِ وَالصَّنَاعَةِ.
- ٨ إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْحَمُوا.
- ٩ وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَسْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا.
- ١٠ عَلَيْكَ بِالنَّسْمَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَهُمَا.

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم ہوں (دیکھو درس ۱۸) تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مکرب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی ہوں (دیکھو درس ۱۷) تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جاء زَيْدٌ (زید آیا) اور ضرب زَيْدٌ فَرْسًا (زید نے گھوڑے کو مارا) عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعال ناقصہ ہیں تو لازم، لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائے گا صارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ: پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= مَعْلُومٌ) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی ان کے آخر میں حرف علت آتا ہے، اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں۔ كَانَ خَالِدٌ شَجَاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اس وقت مبتدا

تو بدستور حالت رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالت نصبی میں آ جاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعال ناقصہ کو نواخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسبت ہے کہ اِنَّ - اور اس کے اخوات (بہنیں) یعنی اَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَكِنْ اور لَعَلَّ بھی نواخ جملہ کہلاتے ہیں، مگر ان کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے، یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو:

اِنَّ، اَنْش ہوتا ہے	اِنَّ، اَنْش ہوتا ہے	بمبتدا
اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	الرَّجُلُ حَاضِرٌ
اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	الرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ
اِنَّ الرَّجَالَ حَاضِرُونَ	كَانَ الرَّجَالُ حَاضِرِينَ	الرَّجَالُ حَاضِرُونَ
اِنَّ الْأُمَهَاتِ حَاضِرَاتٌ	كَانَتِ الْأُمَهَاتُ حَاضِرَاتٍ	الْأُمَهَاتُ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:

صَارَ (ہوا)	كَانَ (تھا، ہوا، ہے)
أَمْسَى (شام کے وقت ہوا، ہوا)	أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا، ہوا)
ظَلَّ (دن میں ہوا، ہوا)	أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا)
دَامَ (ہمیشہ ہوا، رہا)	بَاتَ (رات میں ہوا، ہوا)

اِنَّ کا بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گزر چکا ہے، حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا رہا)	مَا بَرَّخَ (ہمیشہ رہا)
مَا فَتَى (مافتا بھی آتا ہے) (ہمیشہ رہا)	مَا انْفَكَ (ہمیشہ رہا)
مَا دَامَ (جب تک رہا)	لَيْسَ (نہیں ہے)

تنبیہ ۲ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں، ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے میں سب معلوم ہوئے۔ لیس بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے: لیس الولد کاذباً (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لیس کی گردان اس طرح ہوگی: لیس، لیساً، لیسُوا، لیسْتُ، لیستاً، لسن، لست، لستم، لست لستم، لستن، لست، لسناً۔

۱۱۔ دَام کے تو تمام افعال مستعمل ہیں، مگر مَا دَام سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے، اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ کَانَ یَكُونُ کی گردانیں قَالَ یَقُولُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِيرُ اور بَاتَ یَبِیتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیعُ جیسی ہوں گی، أَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی، اُمْسَى یُمْسِی اور اَضْحَى یُضْحِی کی اَلْقَى یُلْقِی جیسی ظَلَّ یَظِلُّ کی فَرَّ جیسی، دَامَ یَذُومُ کی قَالَ جیسی، زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی، بَرَّخَ یَبْرُخُ اور فَتَى یَفْتِی کی سَمِعَ جیسی، اور اِنْفَكَ یَنْفَكَ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۳۔ مذکورہ افعال ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

۱۔ کُناں سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے۔
کُناں زَيْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید علم کی صفت سے متصف تھا۔

۲۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کُناں اللہ عَلِيْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کُناں محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ صار سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے:
صَارَ الطَّيْنُ خَرْفًا (کچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔
صَارَ رَشِيدٌ غَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جہل کی صفت علم سے تبدیل ہو گئی۔

۳۔ افعال نمبر (۳) سے نمبر (۷) تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات):
أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا) اُمْسَى خَالِدٌ حَزِينًا (خالد شام کے وقت آزرده ہو گیا)۔

کبھی صار کی مانند محض ”ہونے“ کے معنی لیے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح أَصْحَى، ظَلَّ اور بَات کے معنی کیے جاتے ہیں۔

۴۔ نمبر (۸) دام کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مُخَذُّوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

۵۔ نمبر (۹) سے (۱۲) تک اپنی خبر کے استمرار (بیہنگی) کے لیے استعمال ہوتے

ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں مَا نَافِيہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے، چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ”قائم رہنے“ کی نفی ہے۔ اس لیے اس پر مَا نَافِيہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ”قائم رہنا“ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ”زائل ہوا“ یعنی قائم نہ رہا، تو مَا زَالَ کے معنی ہوں گے ”زائل نہ ہوا“ یعنی قائم رہا، اسی طرح مَا بَرَحَ وغیرہ۔

۶۔ مَا دَامَ میں مَا ظَرْفِیہ ہے جس کے معنی ہیں ”جب تک“ اسی لیے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جیسے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَانِمًا (شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ استاد کھڑا رہا)۔

تنبیہ ۴۔ فَعْلُوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ يَأْمَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک استاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)

۔۔ لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ ۵۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً ب لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ (دیکھو سبق ۶-۸)

تنبیہ ۶۔ فَعْلٍ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۵

زَحَامٌ بھیڑ

حَامِضٌ کھٹا

غَزِيْرٌ بہت زیادہ، موسلا دھار

عَرُجَاءُ (اَعْرَجُ کا مَوْنَت) لنگڑی

عَمَامٌ ابر	قَصِيرٌ (جد قصار) کوتاہ
قَمِيصٌ (قُمُصَان) پیرہن	كَثِيفٌ گھنا
مُتَالِمٌ دردناک، تکلیف زدہ	مُتَقَدِّدٌ ساگاہوا، روشن
مِصْبَاحٌ (جد مَصَابِيحُ) چراغ	مَطَرٌ (جد اُمَطَارٌ) بارش
مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا	نَشِيطٌ خوش دل، چست
هَادِيٌّ با آرام، ہاسکون	جَوٌّ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ (فضا)

مشق نمبر ۳۷

دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصی میں بتلایا گیا ہے۔

الْبَيْتُ نَظِيفٌ.	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا.
الْقَمِيصُ قَصِيرٌ.	صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا.
الْجَوُّ مُعْتَدِلٌ.	أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا.
الْعَمَامُ كَثِيفٌ.	أُمْسَى الْعَمَامُ كَثِيفًا.
الزَّحَامُ شَدِيدٌ.	أَضْحَى الزَّحَامُ شَدِيدًا.
الْمَطَرُ غَزِيرٌ.	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيرًا.
هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا.
۹. هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ؟	لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا.
۱۰. هَلِ الشَّاةُ عَرُجَاءُ؟	لَيْسَتِ الشَّاةُ عَرُجَاءَ.

۱۱. أَوْلَدُ صَالِحٍ.	مَا زَالَ أَوْلَدُ صَالِحًا.
۱۲. أَوْلَدَانِ صَالِحَانِ.	مَا زَالَ أَوْلَدَانِ صَالِحَيْنِ.
۱۳. الْأَوْلَادُ صَالِحُونَ.	مَا زَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِينَ يَا صُلَحَاءَ
۱۴. الْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ.	مَا زَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً.
۱۵. الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ.	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ.

تنبیہ ۸. مذکورہ پندرہ جملوں پر اِن داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو:

۱۶. هَلِ التِّلْمِذُ حَاضِرٌ؟	مَا فَتَى التِّلْمِذُ حَاضِرًا.
۱۷. أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟	أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِي جَالِسًا.
۱۸. أَهَذَا أَخِي؟	لَيْسَ هَذَا أَخَاكَ.
۱۹. هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ.	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ.

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:

۱. كَانَ أَوْلَدُ	صَارَ الْجَوُّ
۳. كَانَ الرَّجُلَانِ	أَصْبَحَ الرَّجَالُ
۵. كَانَتِ الْبِنْتُ	صَارَتِ الْمَرْأَتَانِ
۱. أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	أَمْسَى الْمَطَرُ
بَاتَ الْمَرِيضُ	سَيَكُونُ التَّلَامِذَةُ

- ۱۱ لَيْسَ الْقَمِيصُ ۱۲ اَنَا أَقُومُ مَا دَامَ ..
 ۱۳ أَلَيْسَ صَادِقًا. ۱۴ مَا زَالَ الْغَمَامُ
 ۱۵ أَلَيْسَتْ مُهَذَّبَاتٍ. ۱۶ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا.

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:

۱ صَارَ لَطِيفٌ حَرَفًا (مٹی ٹھیکرا بن گئی)

(صار) فعل ناقص ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الطنی) اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(حر ف) خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲ وَدَ بَصَرُ الْحَاہِلُونَ عَالِمِينَ۔ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(ود) حرف تبعیض ہے، یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔

(بصر) فعل ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الحاہلون) اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے، اسکے رفع کی علامت "وُن" ہے۔

(عالمین) خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے منصوب ہے اسکے نصب کی علامت "ئین" ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰ عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ مکان کشادہ تھا۔
- ۲۔ خادم چست تھا۔
- ۳۔ پیرہن لمبا ہو گیا۔
- ۴۔ شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی۔
- ۵۔ بیمار نے آرام سے رات گزاری۔
- ۶۔ لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں۔
- ۷۔ ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں۔
- ۸۔ بارش دن میں موسلا دھار رہی۔
- ۹۔ فضا رات میں کثیف رہی۔
- ۱۰۔ سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے۔
- ۱۱۔ لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی۔
- ۱۲۔ جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں، دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں، جو ہیں تو افعال تامہ (۱) یحسب (۲-۱) لیکن کبھی وہ صار کے معنی میں بھی ہوتے ہیں، اس وقت وہ افعال ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

عَادَ يَعُوذُ (لوٹنا، ہونا)	تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا، ہو جانا)
ارْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا، ہو جانا)	اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيلُ (محال یا مشکل ہونا، بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔
ہرفظ کے دو معنی لکھے ہیں، پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں:

عَادَ الْخَلِيلُ مِنْ مَكَّةَ. (خلیل مکہ سے لوٹا۔)

عَادَ الْخَلِيلُ حَاجًّا. (خلیل حاجی ہو گیا۔)

تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا۔)

تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْبًا. (دودھ پنیر بن گیا۔)

ارْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِينِهِ. (زید اپنے دین سے پھر گیا۔)

ارْتَدَّ الْأَعْمَى بَصِيرًا. (اندھا بینا ہو گیا۔)

اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ. (کام مشکل ہو گیا)۔

اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا. (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کُن بھی تامہ ہوتا ہے، اس وقت اسکے معنی ہوتے ہیں ”موجود ہونا“ یا ”پایا جانا“:
كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا)۔
اس مثال میں كَانَ اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے، اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لیے وہ تامہ کہلائے گا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور أَمْسَى بھی تامہ ہو جاتے ہیں، جب ان کے معنی ہوں گے ”صبح کرنا“ یا ”صبح کے وقت آنا“، ”شام کرنا“ یا ”شام کے وقت آنا“:
أَصْبَحْنَا يَا أَمْسَيْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)
أَصْبَحْ يَا أَمْسَى عَلَيْهِمُ الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)۔

۴۔ دُعا کے موقع پر دَام بھی تامہ ہو جاتا ہے:

دَامَ مُجْدُكُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعا میں یا بد دعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے، مگر معنی مضارع کے یہ جاتے ہیں اور مانا فیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں:

كَانَ اللَّهُ فِيْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)

لَا زِلْتُمْ سَالِمِينَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)

طَالَ عُمُرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)

لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے، یہ بد دعا ہے)

کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں:

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)

اس کو كَانَ الْقَائِمِ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا۔

اور جب مبتدا مکرر ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف، تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ، كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)

۷۔ يَكُونُ (كان کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكْ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكْ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكْ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكْ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا۔ لَمْ يَكُنْ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكْ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبق ۶-۷) خبر کی جگہ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی آ سکتا ہے، اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔

اسی طرح فعل ناقص اور اِنْ اور اُس کے اُخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا

ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ^۱	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ^۲	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ^۳
الْشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ ^۴	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ ^۵	إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ
الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهَرَّةَ فِي الْبَيْتِ
الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو، سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ہو مستتر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے، یہی ضمیر فاعل ہے۔ الْقُرْآنُ مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالت رُفْعی میں سمجھا جائے گا، مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کُنّ کی خبر واقع ہوا ہے اس لیے حالت نَصْبی میں سمجھا جائے گا۔ دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے، اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔

اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ: اعراب محلّی اور تقدیری تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول، ہر ایک کے لیے اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی

۱۔ خالد قرآن پڑھتا ہے۔ ۲۔ خالد قرآن پڑھتا تھا۔ ۳۔ بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔

۴۔ موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ ۵۔ موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل وقوع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے، ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً: جاءَ هذا میں هذا فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے، مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، اس لیے اس جملے میں هذا کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہیں گے۔ رَأَيْتُ هذا میں هذا مفعول ہے اس لیے اس محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائے گا، اور قُلْتُ لہذا میں هذا حرف جر کے بعد آیا ہے اس لیے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہیں گے۔

تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا، اور اسم منقوص (جس کے آخر میں یا ہو) پر حالت رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا، ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کر لیا جائے تو وہ بھی محلی ہے، مگر کتب صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱ قَدْ بَصَّرَ الْمَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قد) حرف تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(بصیر) فعل ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الماسق) اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

۱۔ تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

(صالحا) خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. **بَاتَ الْمَرْضَى مُتَالَمِينَ** (بیماروں نے دکھ میں رات گزاری)

(بَات) فعل ناقص، ماضی ہے، مبنی ہے فتح پر۔

(الْمَرْضَى) جمع ہے مَرِيضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا، حالتِ رفعی میں ہے مگر اسم مقصور

ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا، اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَالَمِينَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لیے منصوب ہے۔ اسکے نصب کی علامت ”يُنْ“

ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳. **صَارَ الشَّيْءُ بَرْدَهُ شَدِيدًا** (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے

کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشَّيْءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدَهُ شَدِيدًا) جملہ اسمیہ ہو کر خبر

ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتح پر۔

(الشَّيْءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لیے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدَهُ) بَرْدٌ دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ءُ ضمیر مجرور ہے، مبنی ہے، مضاف الیہ ہے

اس لیے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِيدًا) خبر ہے دوسرے مبتدا کی، مرفوع ہے۔

مبتدا اثنیٰ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشَّيْءُ) کی، جو کہ اسم ہے

فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائیگا۔
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵: مَا زِلْنَا بِرَى عَجَابٍ حَلَفَ اللہ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل بافاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:

(مَا زِلْنَا) فعل ناقص ماضی جمع متکلم ما زال سے۔ اس میں (نَا) ضمیر، مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے محلاً مرفوع۔

(بِرَى عَجَابٍ) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عَجَابٍ) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے۔

(حَلَفَ اللہ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶

اختراع (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	أَوْصَى (۱) وصیت کرنا
تَذَارَكَ (۵) تلافی کرینا، اصلاح کرینا	تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا، مقصد کو پہنچنا
ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا، لگاتار کوشش کرنا	جَادَ (ن، و) سخاوت کرنا
عَبَّرَ (ن) عبور کرنا، پار کرنا	عَكَفَ (علیہ) کسی چیز کے پس منہرے رہنا

حَقَّقْ (۲- اس کا مصدر تَحْقِيقُ ہے) ثابت	هَدَّدَ (۲- اس کا مصدر تَهْدِيدٌ ہے) ڈرانا، دھمکانا
الْأَلْمَانُ جَرْمَنِي	إِدْيُسُونْ اِيْدِلِسِن، امریکا کا مشہور موجد
أَمَلٌ (جِ اَمَالٌ) اُمید	أَنْفَى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
إِنْتَقَالَ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	بَسَاطُ فَرْش، غالیچہ
بَغْيٌ سرکش، بدکار	الْحَاكِي نَقَالَ، آج کل فوٹو گراف کے لیے استعمال ہوتا ہے
زَهْرَةٌ تَارِكِي، خوشنہی، پھول	سَمَاحَةٌ سَخَاوَت، چشم پوشی
سَوَاءٌ برابر	طَائِفَةٌ گروہ
طَائِرٌ پرندہ	طَائِرَةٌ يَا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
طِيرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اڑنا	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
طَبِيبٌ کیچڑ	عَزَمٌ پختہ ارادہ
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتًی ہے)	فُضُولٌ ضرورت سے زیادہ، بچا ہوا
لَذِيْ پَاس، لَذِيْكَ تیرے پاس	مَبْلَغٌ رَسَائِل، پہنچنے کی حد
الْمُحِيطُ بواستہ	الْمُحِيطُ الْإِطْلَنْطِي بجزائر انگلینڈ
مُذْنِبٌ گنہ گار	مَرِيَّةٌ شک
مُسْتَحِيلٌ مشکل، محال	مُسْتَرِيحٌ با آرام
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	مَوْدَّةٌ دوستی
نَجَاحٌ کامیابی	هَفْوَةٌ (جِ هَفَوَات) لغزش، غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

۱. لَا أَخَافُ أَنْ أَصِحَّ فَقِيرًا لِكِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمْسِيَ مُذْنِبًا.

۲. قَدْ نَضَحِي الْعَبْدَ سَيِّدًا.

۳. يَا فَتَاةُ! كُونِي مُطْمَئِنَّةً.

۴. طَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِينَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ.

۵. بَاتَ الْمَرِيضُ مُسْتَرْحًا وَاصْحَى ضَحِيحًا.

۶. ذَمُّنَا سَالِمِينَ.

۷. أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيرِ؟

۸. النَّاسُ لَيْسُوا سَوَاءً.

۹. مَارَلْنَا نَاطِرِينَ إِلَى زَهْرَةِ الْوَرْدِ.

۱۰. لَا تَزَالُ نَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ.

۱۱. لَا يَبْرُحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا.

۱۲. مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُومًا.

۱۳. مَا قَسَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ.

۱۴. أَسْكُتُ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا.

۱۵. إِنِّي لَا أَبَالِي بِالتَّهْدِيدِ حَتَّى مَا دَمْتُ بَرِيئًا.

۱۶. مَا رَحَ إِدْيَسُونُ الْأَمْرِيكِيِّ يُجْرِبُ حَتَّى تَوْفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِمِيِّ

[الْفُونُونِ عِرَافِ] الَّذِي يَحْفَظُ الصُّوْتِ وَيُعِيدُهُ.

۱۷. قَدْ يَسْتَحِيلُ الْهَوَاءُ مَاءً.

۱۸. كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَغُذُّوا كُفَّارًا.

۱۹. لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَحْسِ أَبُوكَ.

۲۰. اللَّهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

۲۱. إِنَّ الْعَدَاوَةَ نَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً بِنَدَارِكَ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ

۲۲. لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَكَ لَدَيْكَ قَلِيلٌ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. قَالَتْ اْمْرِيْمُ اَنْتِ بِكُوْنٍ لِّىْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشْرٌ وَلَمْ اَكْ بِغِيَا.

۲. فَلَا نَكَ فِىْ مَرِيَّةٍ مِنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ.

۳. قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ.

۴. وَقَالُوا لَنْ سَرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتَّى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوسَى.

۵. وَانْظُرْ اِلَى الْهَلِكِ الَّذِى ظَلْتَ اِظْلَمْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا.

۶. اَوْصَانِىْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا.

۷. فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوا لَهُمْ.

۸. فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ [الْقَى قَمِيْصُ يُوْسُفَ] عَلَى وَجْهِهِ [عَلَى وَجْهِ يَغْفُوْبُ]

فَارْتَدَّ بِصِيْرًا.

۱. میں نے کہا کہ میں نے تجھے ایک لڑکا دینا ہے اور تو نے مجھے نہ چھوئے اور میں نے کہا کہ میں نے تجھے نہ چھوئے۔

۲. لہذا میں نے کہا کہ میں نے تجھے نہ چھوئے۔

۳. میں نے کہا کہ میں نے تجھے نہ چھوئے۔

۹. فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسِرُ [۱] وَحِينَ تَسْجِرُ [۲] تَامِد [۳].

۱۰. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَ [۱] السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ.

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقضہ اور اِنّ اور اُس کے اخوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانوں۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں:

كَلَّ النَّاسُ يَظُنُّونَ ۚ فَنَ الطَّيْرَانِ نَجَاحَهُ مُسْتَحِيلٌ، وَصَدْرُ يَسْخَرُونَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَصِلُ يَعْمَلُ لَتَحْقِيقِهِ، لَا يَهْمُ يَرُونَ ۚ الْإِنْسَانُ عَزْمُهُ مَخْذُودٌ، وَابْنُ بَرٍّ عَلَى حَالَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلَكِنَّ الْمُخْتَرَعِينَ أَمَالُهُمْ بَعِيدَةٌ، فَتَابَرُوا حَتَّى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيْرَانِ، وَاصْحَبَ الطَّيَّارَاتِ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْإِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ أَنْ يَغْبِرُوا بِهَا الْمُحِيطَ الْإِطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيكَ إِلَى أَوْرَبَا بِلاَ خَوْفٍ، كَنَبِهِمْ فَوْقَ بَسَاطِ سُلَيْمَانَ.

وَاصْحَ حُكَمَاءِ الْأَلْمَانِ سَبَقُوا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةِ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَابْنَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصَرَّا نَعْتَرَفُ أَنْ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ کبھی بخیل بنی ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو۔
- ۳۔ ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے۔
- ۴۔ کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
- ۵۔ تم نے کس طرح صبح کی؟
- ۶۔ ہم نے خیریت سے صبح کی۔
- ۷۔ کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟
- ۸۔ کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟
- ۹۔ نہیں! ہم نے آرام میں [مطمئن] رات گزاری۔
- ۱۰۔ محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے۔
- ۱۔ ہم ہمیشہ ان کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پا لیا۔
- ۱۲۔ جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ۔
- ۱۳۔ تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ كَذَّابٌ (قريب ہونا)، كَرَبٌ (قريب ہونا)، أَوْشَكَ (قريب ہونا)، عَسَى (امید ہے، شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ: كَرَبٌ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَذَّابُ الطِّفْلِ يَقُومُ (قريب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح حمہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصی میں سمجھو۔

۳۔ ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر بھی اُن داخل کرتے ہیں کبھی نہیں، لیکن عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد اُن کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ (قريب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، كَذَّابٌ اور كَرَبٌ کے بعد نہ لانا ہی بہتر ہے۔

۴۔ عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسَى أَنْ يَقُومَ زَيْدٌ (قريب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے) اور كَذَّابٌ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ تَكَادُ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیب) اور أَوْشَكَ کا يَوْشِكُ ہے۔
ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسَى کا صرف ماضی مستعمل ہے،
اس کی گردانِ زہنی کی طرح کرلو۔ تَكْرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے
ہیں، لیکن اُن کے بعد اُن نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں ”شروع کرنا“ یا ”کرنے
لگنا“: أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِي (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَشْفِيكَ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)۔

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرُونَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)۔

أَوْشَكَ أَنْ يَفْتَحَ بَابَ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)۔

ان کی تحلیل اس طرح کرو:

(عَسَى) فعل مقارب۔

(اللَّهُ) فعل مقارب کا اسم۔

(أَنْ) حرف ناصب مضارع۔

(يَشْفِي) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اُن کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر

ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔

(لَنْ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے، اس لیے اسے منصوب المحل

کہیں گے۔

فعل مضارع اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے عسی کی، محلا منصوب، عسی اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو، لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقارب کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳

أَبْنَى (یائے) انکار کرنا	أَحْرَقَ جَلَانَا
أَذَابَ (ا-و) پکھلانا	إِسْتَعْلَ (ے) بھڑکنا
أَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اُجالا ہونا	أَقْبَلَ متوجہ ہونا، کسی کی طرف منہ کرنا
أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا، اُٹھانا	تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	جَرَى (ض، ی) جاری ہونا، دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا	طَارَ (ض، ی) اڑنا
فَاقَ (ن، و) بڑھ جانا (مرتبہ میں)	فَقَّهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	لَامَ (ن، و) ملامت کرنا
وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا، واقع ہونا	أُمْنِيَّةٌ (جہ امانی) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	حَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُونٌ بغیر، سوا	رُكُوبٌ سواری
سَبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، گھڑ دوڑ	شَابٌ (جہ شَبَانٌ) جوان

عَادِيَّ معمولی	غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی	فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُودٌ جس مقام سے جناب رسول خدا ﷺ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے۔	هُونٌ وقار، نرمی
وَرَقٌ پتہ، کتاب کا ورق	وَطْأٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

۱. كَذَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَجِ.
۲. اَوْشَكَتْ اَمَانِي الْكِسْلَانِ تَقْتُلُهُ؛ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْيِيَانِ الْعَمَلِ.
۳. أَخَذْتُ الْيَوْمَ نَفْسِي.
۴. لَمَّا أَسْلَمَ عَمَارُ كَانَ كُفَّارًا مَكَّةَ يَحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُو لَهُ.
۵. كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ.
۶. يُوشِكُ الْحَرُّ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ.
۷. أَخَذْنَا نُصْلِحَ ثِيَابَنَا وَأَسْلَحَتْنَا.
۸. عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرَنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفْحُصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ.
۹. تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوقُ رَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ.
۱۰. إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ.
۱۱. كَذَنْ يَمْتَنُ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.

- ۱۲ عسی الھم الذی اُمسیت فیہ یكون ورائہ فرج قريب
۱۳ إذا انصرف نفسی عن الشیء لم تکذ الیہ بوخہ اخر الذھر تقبل

من القرآن

۱. فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ.
۲. عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمّوداً.
۳. طفقاً ادم وحواء یخصفان علیہما من ورق الجنة.
۴. عسی ان تحبوا شیئاً وهو شرّ لکم.
۵. تکاذ السموت یتفطرون.
۶. لَا یَکَادُونَ یَفْقَهُونَ حَدِیثًا.
۷. عسی اللہ ان یتینی بہم جمیعاً.
۸. قَالَ هَلْ عَسِیْنِمَا ان کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوا.
۹. ظلمات بعضها فوق بعض، اذا اخرج یدہ لم یکذ یرھا ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور.

مشق نمبر ۷۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال؛ لأنه كان سريع السير، حتى كاد أن يسبق السيارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق (گھڑو)، وفاز بكثير من الإنعامات، حتى صرت غنيا بسببه. يوما رأيته قد أصبح مريضاً وأوشك أن يموت، فظل قلبي متألماً، وبادرت

إلى علاجه، وأنفقت عليه ألف ربية ليعود إلى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان أولًا، وما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق أهلا للمسابقة، لكنه ما برح يجري جريا (معمول پاں) عاديا، فلم أزل أستعمله للركوب ما دام شابا قويا.

وكان ولدي الصغير يركبه فيفرح ويصهل، ليسرّ الولد، ويمشي به هونا، لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الأرض.

وكان يفهم القول والإشارة كالإنسان ويفعل ما يقال له، فكان ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان. وفي السنة الماضية مرض ومات، فتأسفنا كثيرا، وبعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله إلى الآن.

اشعار

قد كان كالإنسان	إنّ الغزال حصانا
ويجيب دون لسان	هو كان يفهم قولنا
فيسر كالفرحان	ولد صغير يركبه
يجري بالاطمئنان	يمشي ويصهل فرحة

الدَّرْسُ الْأَرْبَعُونَ

۱. افعال المذح والذم
مدح و ذم کے افعال

- نغم (دراصل نعم) مدح (تعریف) کے لیے ہے، اور بُس (دراصل بُس) ذمت کے لیے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمذح یا بالذم ہوتا ہے:

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے)۔

بُسْ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم [نامی] مرد کا برا غلام ہے)۔

ان مثالوں میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ مقصود بالمذح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل وفاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ ما (بمعنی شئیء) آتا ہے: نِعْمًا هِيَ (دراصل نعم ماہی: اچھی چیز ہے وہ)۔

اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نغم کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی سے منصوب ہے، (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل وفاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خَالِدٌ جو مقصود بالمذح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمذح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں:

نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ = ایوب اچھا بندہ ہے)

نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ [اللَّهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بُسْ کا بُسْتُ ہے: نِعْمَتِ الْإِبْنَةِ فَاطِمَةُ وَبُسْتُ الْمَرْأَةِ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۲۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تشنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبْذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبْذَا اور سَاءَ کو بُسْ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبْذَا الْإِتِّفَاقُ وَلَا حَبْذَا (یا ساء) الْإِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ۔ حَبُّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے، اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (برا ہونا، برا لگنا، بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ يَقُولُ کی طرح ہوتی ہے۔

۲۔ صِيغَتَا التَّعْجُبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلُہُ اور أَفْعَلُ بہ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعْجُبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں:

مَا أَحْسَنَہُ یا أَحْسِنُ بہ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے)۔

اسی طرح ہ اور ہ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، مشنیہ

یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا:
 مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور
 أَحْسَنُ بَرَشِيدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔
 مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔
 أَقْصَرُ الْبَنَاتِ (عورتیں کتنی کوتاہ قد ہیں)۔

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا کے لفظی معنی ہوں گے ”کس چیز نے حسین (صاحب حسن) بنایا
 رشید کو“ گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ”رشید کتن
 حسین ہے۔“

أَحْسَنُ بَرَشِيدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ”رشید کو حسین سمجھ“ یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر
 ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ”ب“ زائد ہے۔ شاید
 اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحو یوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف
 کیا ہے، مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب
 ابھی مشق نمبر (۴۸) میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لیے كَانَ اور مستقبل کے لیے يَكُونُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ
 أَجْمَلُ مَنْظَرِ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبُ مَنْظَرِ الْبَحْرِ
 (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے، اور ثلاثی مجرد کے جو ماڈے رنگ یا
 عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے، لیکن

انکے مصدروں پر اَشَدُّ یا اَشَدُّدُ یا اَعْظَمُ یا اَعْظَمُ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں۔
 مَا اَشَدُّ اِغْزَاذِ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ عموماً کتنی زیادہ عزت دیتے ہیں)۔
 اَعْظَمُ بِمُسَابَقَةِ الْمُبْدِرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنا یا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے)۔
 مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاُنْبَنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے)۔
 مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیوں ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا.

۲. اُحْسِنُ بِرَشِيْدٍ.

اس طرح:

(ما) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے۔

(اَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتح پر۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو ما کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(رَشِيْدًا) مفعول ہے اس لیے منصوب۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(اُحْسِنُ) فعل امر، تعجب کے لیے ہے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع، (ب) حرف جار ہے، اس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِيْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لیے منصوب الحُلّ ہے۔

فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸

أَوَابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	أَخْفَى (۱) چھپانا
إِبْيَاضٌ سفیدی (ایض کا مصدر)	خِيَارٌ ککڑی، کھیرا
رَابِعَةُ عَشْرَةَ چودھویں	شُرَكَ شریک کرنا
شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی	عَازِرٌ عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	عَاقِبَةُ انجام
عَشِيرٌ دوست، رشتہ دار	قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بد دعا ہے)
قُضِيَ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَا أَحْلَى کیا ہی میٹھا ہے (حُلُو سے بنا ہے)
مَا أَرْدَأُ کیا ہی رڈی ہے (رَدِيء سے بنا ہے)	مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَيِّد سے بنا ہے)
مُرْتَفَقٌ آرام گاہ	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
مَقْتُ غصہ	مَوْلَى آقا
هَوَى محبت، عشق، خواہش	

مشق نمبر ۴۰

۱. نَعَمْ هَؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ مَا أَحْسَنَهُمْ.
۲. بَسَّ هَذَا الْخِيَارُ مَا أَرْدَأَهُ.
۳. نَعَمْ الصِّدْقُ وَنَعَسَتْ عَاقِبَتُهُ، وَبَسَّ الْكِذْبُ وَنَسَتْ عَاقِبَتُهُ.

- ٤ حَبَدَا إِطَاعَةَ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حِنْدًا عَصِيَانُهُمَا.
- ٥ سَاءَتْ الْمَرْأَةُ سَلَمَى مَا أَقْبَحَهَا
- ٦ مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلَى مَقْتِ اللَّهِ.
- ٧ مَا أَكْبَرَ مَقْتِ اللَّهِ عَلَى الْمُشْرِكِ.
- ٨ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ وَمَا أَفْضَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةُ.
- ٩ هَذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اسْهَلَدُ. وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اصْعَعَهَا
- ١٠ نَعَسَ النَّاقَةُ قَصَوَاءً، مَا أَحْوَدَهَا
- ١١ مَا اسْدُ تَكَرَّيْمِ الْعُلَمَاءِ وَمَا اعْظَمَ تَذَلُّلِ الْجُهَلَاءِ.
- ١٢ نَعَمْ الْوَلَدُ أَنْتَ، وَمَا أَحْسَنَكَ
١٣. اعْظَمَ بَعْلِيهِ وَأَشَدُّ بِجَهْلِكَ.
١٤. نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ.
١٥. مَا أَشَدُّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةِ.
- ١٦ مَا سَكُونُ اعْظَمَ ابْصَاصِ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ.
- ١٧ أَلِمْدَادُ فِي هَذِهِ الدَّوَاةِ إِيَا الْمَخْبِرَةِ أَسْوَدُ مَا اسْدُ سَوَادَةٌ.
- ١٨ سَرَّنِي مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِي مَا رَأَيْتُ.
- ١٩ أَلَا! حِنْدَا عَاذِرِي فِي الْهَوَى وَلَا حِنْدَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

١. قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ

٢. اسْمِعْ بِهِ وَابْصُرْ

۳. بُنْسُ الشَّرَابِ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا.
۴. نَعَمْ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ.
۵. لِبْنَسِ الْمَوْلَى وَلِبْنَسِ الْعَبِيرِ.
۶. بِنَسْمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ.
۷. اِنْ تَبَذَّلُوا الصَّدَقَاتِ **فَسَعَمَا** هِيَ، اِنْ تُخْفَوْهَا وَتَوْتُوْهَا الْفُقَرَاءُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ.
۸. سَيَنْتَ وَجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا.

مشق نمبر ۵۰

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے۔
- ۲۔ وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے۔
- ۳۔ محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے۔
- ۴۔ شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے۔
- ۵۔ یہ تر بوڑنگتا ہے اور کیا ہی روڑی ہے۔
- ۶۔ میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے۔
- ۷۔ نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے۔
- ۸۔ گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے۔
- ۹۔ سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے، اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے۔

۱۰۔ براے فضول خرچ اور براے فضول خرچی کا انجام۔

۱۱۔ تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۵

کتاب من تلمیذ الی ابنہ

سَيِّدِي الْوَالِدَ الْأَمَّجَدَ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ!

بَعْدَ إِهْدَاءٍ وَاجِبِ الْإِحْتِرَامِ، أَعْرَضَ لِحَضْرَتِكَ أَيُّ طَالَمَا تَمَنَيْتُ أَنْ
أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تُشْرِكُ وَأُمِّي الْمُحْتَرَمَةُ وَجَمِيعُ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَحَيْثُ
إِنِّي ظَفَرْتُ الْيَوْمَ بِمُنَايَ، بَادَرْتُ بِهِ لِمَسَرَّتْكُمْ أَجْمَعِينَ.

أَوَّلًا: أَنِّي تَمَمْتُ بِخَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَأَقْسَامِهَا، فَالْآنَ أَنَا
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهُ وَصِيغَتَهُ وَقِسْمَهُ، وَلِهَذَا قَدْ أَزْدَادَتْ
لِي قُوَّةَ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا: أَبَشَّرْتُكُمْ جَمِيعًا بِغَايَةِ السُّرُورِ أَنِّي نَلْتُ بِفَضْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِرَكَّةِ
دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ، وَالْمَزِيدُ أَنِّي صِرْتُ الْأَوَّلَ فِي
فَصْلِي.

يَا أَبِي الْمُحْتَرَمَ! إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْإِمْتِحَانِ، وَذَلِكَ
أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى حَضَرَاتُ الْمُفْتَشِينَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِي
تَلَقَّوْهَا فِي مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ،

اَعْنِي قَبْلَ اَمْسٍ، وَاَمْسٍ وَالْيَوْمَ إِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفْتِشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ فَصَلَّاهُ بَعْدَ فَصْلٍ، وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ^۱ وَنَتِيجَةِ اَمْتِحَانِهِ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِي وَاضْطَفَّ^۲ التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيرُ اَنِّي كُنْتُ الْاَوَّلَ فِي فَصْلِي. فَتَوَجَّهْتُ نَحْوِي^۳ الْوُجُوهُ وَشَخَصْتُ^۴ إِلَيَّ الْأَبْصَارَ، وَرَمَقَنِي الْمُدِيرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُورِ وَقَالَ: "أَكْرَمُ بِتَلْمِيزِ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وَجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ، وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نُصَبَ الْعَيْنِ، نَعَمْ التَّلْمِيزُ أَنْتَ وَمَا أَغْفَلُكَ! بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا بَنِي، وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ."

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِي! فَبَقِيتُ كَأَنِّي مَلَكَتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَشَرَعَ قَلْبِي يَرْقُصُ، وَكَدَدْتُ أَطِيرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرْجِي^۵ فَرَحًا، وَالْجُرُوحُ^۶ الَّتِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسَّقُوطِ^۷ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمَلًا.

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنْكَ عَوَّذْتَنِي^۸ عَلَى أَذَاءِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رُكْعَتِي الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللَّهَ كَثِيرًا عَلَى مَا أَسْبَغَ^۹ عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ.

وَلَمَّا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ غُطْلَةً غَدَا وَبَعْدَ الْغَدِ نَظَّلُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى

عنى یعنی قصد کرنا، مراد لینا۔^۱ یہاں درجہ کے معنی نمبر کے ہیں۔

۲۔ اضطف، اضطف، صف پاندھنا۔ ۳۔ طرف۔ ۴۔ نظر کی تکللی بندھ جانا۔

۵۔ کنکھیوں سے دیکھنا۔ ۶۔ جروح زخم۔ ۷۔ گرجانا، قیل ہو جانا۔

۸۔ عوڈ عادت ڈالنا۔ ۹۔ صاحب جلال ہونا۔ ۱۰۔ خوب عطا کرنا۔

الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ، وَنَلَبْتُ هُنَاكَ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. إِنَّمَا قَصَصْتُ
هَذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوبَ لِيَزِيدَ انْبِسَاطُكُمْ^۱ جَمِيعًا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوبُكُمْ.

هَذَا! وَأَهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا^۲
بِأَشْوَاقٍ مُشَاهِدَتِكُمْ^۳ أَجْمَعِينَ.
أَطَالَ اللَّهُ ظِلَّ عِرْكَ وَعَاطَفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

وَالسَّلَامُ

إِلَيْكَ الْمُطِيعُ

مُحَمَّدُ رَفِيعُ

والا ت نمبر ۱۶

- ۱۔ افعال ناقصہ و تمامہ کی تعریف کرو، درس (۳۴) میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟
- ۲۔ افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟
- ۳۔ اِن کے اخوات کیا ہیں؟
- ۴۔ افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِن اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے؟ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- ۵۔ اِن اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟
- ۶۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔
- ۷۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں اِن یا اس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔

۱۔ انْبِسَاطُ (۶) خوش ۲۔ حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپٹ لینا ۳۔ دیکھ، ملاقات کرنا

- ۸۔ افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟
 ۹۔ افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اُن آتا ہے؟
 ۱۰۔ افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو، پانچ اُن کے ساتھ اور پانچ بغیر اُن کے۔
 ۱۱۔ افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذم کون کون سے ہیں؟
 ۱۲۔ افعال مدح و ذم سے دس جملے مرتب کرو۔

۱۳۔ ان جملوں کی تحلیل کرو:

قَدْ يُمَسِّي الْعَدُوُّ صَدِيقًا.	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ.
كَأَدَّ الْأَعْدَاءُ يُولُونُ أَذْبَارَهُمْ.	نَعِمْتَ الْبُتُّ صَدِيقَةً.
عَسَى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ.	دُمْتُ سَالِمِينَ.
مَا بَرَحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ، مَا أَجْمَلُ وَجَنَّتِيهِ؟	أَخَذَ الْمُفْتَشُ (اِسْتَفْ) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ.
نَعْمَ الْعَبْدُ.	أَعْظَمُ بَعْلَمَ عَلَيَّ.

۱۴۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:

ترجمہ: جو الفاظ سابق میں نہیں گزرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دیے ہیں۔

كان لأسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين، وكان جميلاً وما أجمله، فبات ليلة من ليالي الشتاء بغير لحاف^۱ فأصبح مريضاً بالزكام والحمى وأوشك أن يموت، فظل الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء

و شخص ۳؎ ثم التفت إلى أبويه وقال: لا بأس إن شاء الله تعالى، إنما مسه
البرد، سبرى ۴؎ بحول الله تعالى إلى الغد، ثم أعطى دواء وأشرب ۵؎
المريض شربة واحدة بيده وذهب، فأضحى الصبي بعد ساعة قد فتح
عينيه وصار ينظر إلى أبويه وجعل يتبسم، ففرحوا وفرح جميع أهل
الأسرة حتى كادوا يطيطرون فرحاً ويرقصون سروراً، ثم أعطوه الدواء
كما هداهم الطبيب، حتى إنه بفضل الله أمسى الصبي صحيحاً.
فحمدوا الله حمداً كثيراً وتصدقوا أموالاً كثيرة في سبيل الله الذي
يشفي المرضى.

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ

الضَّمَانُ

۱۔ ضمیمہ وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، یا تو متکلم کے لیے ہو: اَنَا، نَحْنُ۔
یا مخاطب کے لیے: أَنْتَ، أَنْتُمْ۔ یا غائب کے لیے: هُوَ، هُمَا، هُمْ۔
۲۔ ضمیمہ متکلم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْتَ، اور غائب
سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ۔
۳۔ ضمیمہ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف
سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے: منفصلہ اور متصلہ
۱۔ منفصلہ۔ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، أَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور
إِيَّايَ، إِيَّاكَ، إِيَّاهُ وغیرہ۔ (دیکھو درس ۱۵ اور ۱۶)
۲۔ متصلہ۔ تلفظ میں ایک مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر
بولی جاتی ہے: كِتَابُنِي، كِتَابُنَا میں ی اور نا۔ كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں ث اور نا۔
لِي، لَنَا میں ی اور نا۔

۳۔ ضمائر تو مبنی ہیں، ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا، مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی
بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔ مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں۔

۲۔ منسوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں۔

۲۔ مجرور جو حرف جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔

مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں۔

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی، مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں۔

۶۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔ **ضمیہ مرفوعہ متصل** وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں:

کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوا إلخ - (دیکھو درس ۱۴-۱۳)

اور یَفْتَحُ، یَفْتَحَانِ، یَفْتَحُونَ (دیکھو درس ۱۵-۲)

۲۔ **ضمیہ مرفوعہ منفصل** هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ إلخ (دیکھو درس ۲)

۳۔ **ضمیہ منصوبہ متصل** عَلِمَهُ، عَلِمَهُمَا، عَلِمَهُم إلخ (دیکھو درس ۱۵-۶)

۴۔ **ضمیہ منصوبہ منفصل** إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ إلخ (دیکھو درس ۱۵-۶)

۵۔ **ضمیہ مجرورہ متصل** لَهُ، لَهُمَا، لَهُم، كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا إلخ (دیکھو درس ۱۵-۶)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے، جب مقصد کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آبی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لیے: ذَهَبْتَ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔

منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لیے ہوا کرتا ہے: أُعْطِيتَكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھ ہی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھ ہی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

الضَّمِيرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتَرُ

ضمائر مرفوعہ متصد (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:

۱۔ بارز (ظاہر) جن کے لیے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں ”ت“ اور کَتَبْنَا میں نا، يَكْتُبَانِ میں ”الف“ تَكْتُبِينَ میں ”ي“ ضمیر بارز ہیں، اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں ”نون اعرابی“ آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو، کیونکہ حالت نصی اور جزمی میں وہ ”نون“ حذف ہو جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۰-۲)

۲۔ مستتر (پوشیدہ) وہ ضمیریں ہیں جن کے لیے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں محوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبْتُ کے معنی ہیں ”اُس نے لکھا“ مگر ”اُس“ کے لیے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ يَكْتُبُ ”وہ لکھتا ہے یا لکھے گا“ یہاں بھی ”وہ“ کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں ھُو پوشیدہ ہے اور وہ محلا مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ضعی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبْتُ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں يَكْتُبُ، تَكْتُبُ (واحد مؤنث غائب)، تَكْتُبُ (واحد مذکر مخاطب)، اُكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں ”مستتر“ ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے (اُكْتُبُ اور لَا تَكْتُبُ) میں بھی اَنْت کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبْتُ میں ”ت“ محض تانیث کی علامت ہے، ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لیے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُونُ الْوَقَايَةِ

۶۔ یائے متکلم (ضمیر متکلم کی یا) سے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایہ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں، کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے۔
ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ”ی“ پر لگا دینا چاہیے: عَلَّمَنِي، عَلَّمُونِي، عَلَّمَنِي، يُعَلِّمُنِي، يُعَلِّمُونِي، تَعَلَّمُونِي، عَلَّمَنِي، عَلَّمَنِي۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

۷۔ بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور إِنَّ اور اُس کے اخوات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِثْنِي (= مِنْ نِي)، اِنِّی، كَأَنِّی، لَيْسَنِي، لَكِنِّی (کبھی لَكِنِّی)، اَلْبَتَّ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے، اَكْثَرُ لَعَلِّی کہا جاتا ہے۔ اِنِّی کو بھی زیادہ تر اِنِّی کہتے ہیں۔

ضَمِيرُ الشَّانِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا، یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو **ضمیر الشان** یا **ضمیر الشان** کہتے ہیں۔ اور مؤنث ہو تو **ضمیر القصہ** کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر کیے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ”بات یہ ہے“ مثلاً: هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ (کیونکہ ”بات یہ ہے“ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

۵۰۔ بھول نہیں! عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے، اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیر فاعل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیے، جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو:

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)۔

أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال میں تو مرکب تو صیغی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے گا۔ اسی لیے اس کو ضمیر فاعل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے، اسی طرح خبر کی جگہ الفعل التفضیل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِئًا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ۔

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. أَنْتَ تُكْرِمُنِي

(انت) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر انت مستتر ہے۔

(سی) نون وقایہ کا ہے، ”ی“ ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور

مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

یہ جملہ محل رفع میں ہے، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲۔ اَلرَّحْمٰنُ مَكْسُوْهُ (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(۱) حرف استفہام، حرف کے لیے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا۔

(نکرہ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر نحن مستتر ہے جو فاعل ہے، اس لیے محلا مرفوع ہے۔

(کنوز =) کُم ضمیر منصوب متصل جمع مخاطب، مفعول ہے اس لیے محلا منصوب ہے۔

(ہا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لیے محلا منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

۱۔ اَنَا اَكْرَمُ الضُّعِفِ. ۴۔ اَنْتَ مَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ.

۲۔ نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ. ۵۔ هُنَّ يُحِبُّنَ الْمُدْرَسَةَ.

۳۔ اَنْتِ تَنْظِفِيْنَ الْحَجْرَةَ. ۶۔ هُمْ يَرَحْمُوْنَ الْيَتَامَى.

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:

۱۔ اَعْطَيْتَكَ كِتَابًا. ۴۔ رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

۲۔ وَهَبْتَنِي سَاعَةً. ۵۔ هِيَ لَعَبَتْ بِالْكُرَةِ.

۳۔ مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً. ۶۔ سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي.

۱۔ لازم کر دینا، زبردستی کوئی چیز لپٹ دینا کسی کے سر منڈھ دینا۔

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟
رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ فَاٰمَنَّا بِهِ .

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تشبیہ و جمع مذکر مؤنث کی ضمیر استعمال کرو:
هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو اپنی کتابیں لایا؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

اَسْمَعُ (ع) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقُ (۱) مفلس ہونا، مفلسی
اَوْحَى (۱) وحی بھیجنا، دل میں کوئی بات ڈال دینا	تَجَدَّدُ (۵) نیا ہونا، نئی بات پیدا ہونا
تُرَابٌ مِثْلُ	خَشِيَّةٌ ذُرٌّ
رُشْدٌ تُهْكِبُ بَاتٍ	رَهَبٌ (س) ڈرنا
شَطَطٌ عَقْلٍ وَاِنْصَافٌ كَيْفَ بَاتٍ	صَرَفٌ (ض) پھیر دینا، ہٹا دینا
فِشْلٌ (س) بزدل، کم ہمت ہو جانا	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

- پچھانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون سی قسم کی ضمیریں آئی ہیں:
- ۱ اِذْ يُرِيكُهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرَاكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ .
 - ۲ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاسْقَيْنَاكُمُوْهُ .
 - ۳ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی .
 - ۴ قَالَ: يَقُوْمُ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

۵. لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا.

۶. إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ.

۷. قُلْ: أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ، فَقَالُوا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ.

۸. وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا.

۹. وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ.

۱۰. إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ.

۱۱. لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمَّا يَكُنْ لَّكُمْ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ.

۱۲. وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۖ = فارْهَبُونِي إِيَّايَ.

۱۳. وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا.

۱۴. يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفُكَ مِنِّي يَسْمَلِيْ وَقَدْ تَجَدَّدَ بِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ

فَأَصْرَفُهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهَذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

المَوْصُولَاتُ

۱۔ اسم موصول^۱ ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے، اسی لیے اس کا شمار اسمائے معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ^۲ ہے۔ اسمائے موصولہ حسب ذیل ہیں:

نوع	نوع	نوع
واحد	الَّذِي (جو ایک مرد)	الَّتِي (جو ایک عورت)
ثنیہ	الَّذَانِ (جو دو مرد) الَّذَيْنِ	الَّتَانِ (جو دو عورتیں) الَّتَيْنِ
جمع	الَّذِينَ (جو بہت مرد)	الَّلَاتِي يَا اللَّوَاتِي يَا اللَّائِي (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱ اسمائے موصولہ سب مثنیٰ ہیں، صرف ثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲ واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اللَّائِي کو اَلَّتِي بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسمائے موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:

مِنْ (جو شخص) عاقل کے لیے مخصوص ہے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔

۱۔ موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑے بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بنا سکتا۔
۲۔ صلہ = جوڑ، ہمارا، مداد، انعام۔

ما (جو چیز) غیر عاقل کے لیے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔

اِیَّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لیے۔

اِیَّہُ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مؤنث کے لیے۔

تنبیہ ۲ مذکورہ چاروں الفاظ اسمائے استفہام بھی ہیں۔ (دیکھو درس ۱۲)

تنبیہ ۴ اسمائے موصولہ کے معنی اردو میں ”جو، جس، جن، جنہوں، جنہیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی“ وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ”وہ، اُس یا اُن“ پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ (تیرا رب ”وہ“ ہے جس نے تجھے پیدا کیا)، أَحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ”اُس کو“ پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور اِیَّ اور اِیَّہُ جملہ میں ہمیشہ مبتدایا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور الَّذِي اور اسکے تمام صیغہ زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدایا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں:

مَا مَضَى فَاتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ”مَا“ مبتدا ہے۔

فَارَزَ مَنْ اجْتَهِدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ”مَنْ“ فاعل واقع ہوا ہے۔

عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَاقًّا (میں نے اس کو سکھایا جو شاق تھا) اس مثال میں ”مَنْ“ مفعول ہے۔

يَعِزُّ اَيْكُمُ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں اِیَّ فاعل ہے۔

يُهَانُ اَيْكُمُ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اِیَّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی عدم تعین) ہے، اس لیے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جز بنتا ہے، بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں:

اَكْرَمَ الَّذِي عَلَّمَكَ. وَالَّتِي عَلَّمْتُكَ. وَالَّذِينَ عَلَّمَاكَ.
وَالَّتَيْنِ عَلَّمَاكَ وَالَّذِينَ عَلَّمُوكَ. وَالَّتَاتِي عَلَّمْنِكَ.
وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمْتُكَ. وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ.

۵۔ پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

۶۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جب کہ وہ مفعول ہو: هَذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هَذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں۔

۷۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی پہ لم (دیکھو درس ۲۰-۲۱) کا استعمال کریں:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا) الحدیث۔

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۸۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرف ہونا چاہیے کیونکہ اسم موصول معرف ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں

ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح الْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ (-) میں۔

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (ال) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے:
الضَّارِبُ زَيْدًا بِمَعْنَى الَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)۔

الْمَضْرُوبُ غُلَامُهُ بِمَعْنَى الَّذِي ضَرَبَ غُلَامُهُ.

الضَّارِبَةُ بِمَعْنَى اَلَّتِي ضَرَبَتْ.

الْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بِمَعْنَى اللَّذَانِ أُشِيرَ إِلَيْهِمَا.

الْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بِمَعْنَى الَّذِينَ أُشِيرَ إِلَيْهِمْ.

سبق نمبر ۴۳

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ الَّذِي يَعْلَمُ سَعْدَمَ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(الَّذِي) اسم موصول واحد مذکر کے لیے، مثنیٰ ہے۔

(يَعْلَمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی

فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔

۱۔ ماضی کی تخصیص نہیں ہے، حسب موقع مضارع کے معنی بھی لیے جاسکتے ہیں۔

صلہ موصول مل کر مبتدا، محلاً مرفوع۔

سند فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲ ماضی فاع (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(ما) اسم موصول

ماضی اس میں ضمیر ھو پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی

فاعل ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا۔ موصول و صلہ مل کر مبتدا۔

فاع (ما) فعل ماضی اس میں ضمیر ھو مستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف

لوٹتی ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳ لبت ولد نعم (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُنا سیکھا ہے)

(لبت) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے۔

(ولد) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب۔

(نعم) ماضی واحد کر غائب، اس میں ضمیر ھو مستتر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے،

وہی فاعل ہے۔

(الحماک) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولد کی۔

پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ **المُوَمِّلُ عَيْتٌ** (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)

(الموئل) اس میں (اَلْ) بمعنی الَّذِي اسم موصول ہے۔

مُوَمِّلٌ بمعنی يُوَمِّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے، جو موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

موصول اور صلہ مل کر مبتدا، مرفوع۔

(عَيْتٌ) خبر مرفوع، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۵۔ ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:

۱۔ هَذَا الَّذِي سَرَقَ. ۲۔ اِحْتَرَمْنِي مَنْ عَلَّمْتُكَ. ۳۔ السَّارِقُ تَقَطَّعَ يَدُهُ

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۰

اَتَّقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِحْتَقَرَ (۷) اِسْتَحَقَرَ حقیر جانا
اِحْتِاجَ (۷-و) حاجت مند ہونا	اِرْقَابَ (۷-ی) شک کرنا
اَسْكَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کر دینا	اِسْتَوَى (۱۰-ی) برابر ہونا، قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا، تعلق رکھنا	اِنْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا، شبہ پڑ جانا
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا، غالب ہونا	اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَنَى (ض، ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا	بَغَى (ض، ی) چاہنا، تلاش کرنا
جَنَى (ض، ی) اور اِجْتَنَى پھل پھول توڑنا	حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا، آمادہ کرنا	رَبَّى (۲-و) پرورش کرنا، تربیت دینا
رَحِبَ (ک) کشادہ ہونا	زَيْنَ (۲) سجانا

ضَاقَ (ض، ی) تنگ ہونا	غَامَلَ (س) معاملہ کرنا، سلوک کرنا
غَلَا (ن، و) بند ہونا، نرخ چڑھ جانا	غَلَا (ن، و) مہنگا ہونا، مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (ے) غنیمت جاننا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
كَالَ (ض، ی) ناپنا۔ کَیْلُ ناپ	نَفَدَ (س) ختم ہو جانا، ہو چکنا
أُمَّةٌ (جہ اُمم) جماعت، قوم	أُنْثَى (جہ اِنَاث) مادہ، عورت
بَسَالَةٌ جواں مردی	جَسَدٌ (جہ اُجساد) بدن، جسم
ذَكَرٌ (جہ ذُکُور) نر، مرد	رُقْعَةٌ (جہ رِقَاع) چٹھی، پیوند
صَانِعٌ (جہ صُنَاع) کاریگر	ضَعِيفٌ (جہ ضِعْفَاء) غریب، کمزور، حقیر
طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگن، مطالبہ	عِدَّةٌ وہ وقفہ جسکے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے۔
مَجْدٌ بزرگی، عزت	مَحِيضٌ حیض، عورتوں کی ماہواری عادت
مَعْرَكَةٌ جنگ، میدان جنگ	مَعْرُوفٌ پسندیدہ بات، مشہور
مُنْكَرٌ ناپسند بات، اجنبی	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶: ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو، اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھ جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

۱. إِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكِيلُونَ بِهِ يُكَالُ لَكُمْ.

۲. إِنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ يَتَوَلَّيَانِ أَوْقَافَ الْمُسْلِمِينَ لَا يَعْلَمَانِ أَنَّ الْأَمْوَالَ الَّتِي فِي أَيْدِيهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلَى مَنْ تُنْفَقُ؟
 ۳. إِنَّ مَا رَأَيْتُهُ مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ أَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ الْآخِرَةِ حَمَلَنِي عَلَى تَكْرِيمِكَ.

۴. أُعْجِبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِي يُزَيِّنُ أَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنُ نَفْسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ.

۵. أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ [] وَهُوَ أَوَّلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ.

۶. خِلَاصَةٌ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْتَاذُ: أَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ يَكْفِينَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ.

۷. مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ.

۸. كُنْتُ كَمَنْ أُسْكِرَهُ الْخَمْرُ.

۹. الصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ.

۱۰. وَرَدَّتْنِي رُقْعَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي:

أَيُّهَا التَّالِمُ الذِّي! قَدْ قُرِبَ الْإِمْتِحَانُ الَّذِي يُمَيِّزُ الْمُجْتَهِدَ

مِنَ الْكَسْلَانِ. فَكُنْ مِمَّنْ اجْتَهِدَ وَفَارَ يَوْمَ الْإِمْتِحَانِ.

والسلام

۱۱. إِنَّ الَّذِي يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَعُ قَدْرَ أُمَّتِهِ الَّتِي يَنْتَسِبُ إِلَيْهَا، فَالْصُّنَاعَ الَّذِينَ يُتَّقِنُونَ أَعْمَالَهُمْ يَخْدِمُونَ وَطَنَهُمْ، وَلِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُرَبِّيْنَ أَبْنَاءَهُنَّ عَلَى الْفَضِيلَةِ يَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ،

والتلاميذ الذين يجِدُّونَ في دُرُوسِهِمْ مَجْدًا أَمْتَهُمْ.

۱۲ مَا مَضَى فَاتٌ وَالْمُؤَمِّلُ غَيْبٌ وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا

۱۳ أَنَا كَالَّذِي أَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ فَأَغْنِمُ ثَوَابِي وَالشَّاءَ الْوَافِي

مشق نمبر ۵۶

من القرآن

۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ.

۲ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

۳ وَاللَّائِي يَشْنَنُ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

۴ مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى.

۵ مَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

۶ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ.

۷ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

۸ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرِ.

مشق نمبر ۵۷

۱. مَا هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ!	يا أخي يوسف! هذا ما تَعَلَّمَهُ وَذَاكَ
وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟	من تَعْرِفُهُ.

<p>٢. والسَّه، جوابُكَ عَجِيبٌ، ما فهمتُ ما تقول.</p> <p>هَذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أُعْطَيْتَنِي بِالْأُمْسِ، وَذَلِكَ الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي أُرْسَلَتْ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأُمْسِ، أَلَسْتَ تَعْرِفُهُ؟</p>	
<p>٣. بلى، يا أَخِي أَعْرِفُهُ، لَكِنَّهُ التَّبَسُّ عَلَيَّ الْيَوْمَ، لِأَنَّهُ مَا لَيْسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا.</p> <p>نَعَمْ! أُعْطِينَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ مَا نَلْبَسُ، وَهَكَذَا أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.</p>	
<p>٤. أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ! وَأَيْنَ ذَانِكَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ رَأَيْتَهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟</p> <p>أُرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَأَيْتَهُمَا إِلَى حَدِيقَتِي لِقُطْفِ الْأَثْمَارِ.</p>	
<p>٥. وَأَيْنَ ذَهَبَ أُولَئِكَ الرِّجَالُ الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُونَ الْأَشْجَارَ فِي حَدِيقَتِكُمْ؟</p> <p>أَبُوكَ طَلَبَ مِنِّي أُولَئِكَ الرِّجَالَ لِإِصْلَاحِ حَدِيقَتِهِ، فَأُرْسَلْتُهُمْ إِلَيْهَا لِأَسْبُوعٍ وَاحِدٍ.</p>	
<p>٦. هَذَا مِنْ فَضْلِكَ! وَمَاذَا تَصْنَعُ أُولَئِكَ النَّسْوَةُ اللَّتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ فِي الْمَعْمَلِ؟</p> <p>أُرْسَلْتُ تِلْكَ النَّسْوَةَ إِلَى مَزَارِعِ الْقُطْنِ لِيَجْتَنِينَ الْقُطْنَ، وَلَمْ تَسْأَلْ يَا يُوسُفُ عَنْ هَؤُلَاءِ الرِّجَالِ وَالنَّسْوَةِ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيهِمْ؟</p>	
<p>٧. نَعَمْ! لِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ فِي الْعَمَالِ، فَإِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا تَكَادُ تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِي مَنْ يَحْصُدَ الزَّرْعَ أَوْ</p> <p>كَيْفَ ذَلِكَ يَا أَخِي! وَكَانَ عِنْدَكُمْ عَدَدٌ كَبِيرٌ مِنَ الْعَمَالِ وَالْأَجْرَاءِ فَمَاذَا - يَا تُرَى - أَصَابَ بِهِمْ؟</p>	

	يَعْمَلُ فِي الْمَعْمَلِ، وَلَيْسَ أَجِيرٌ يُسَاعِدُ النَّجَّارِينَ وَالْبَنَّائِينَ فِي بِنَاءِ بَيْتِهِ.
يا أخي يوسف! أَصْلَحَكَ اللَّهُ، كَانَ زَائِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ، فَأَضْرِبُوا عَنِ الْعَمَلِ. تَرَى كَيْفَ غَلَبَ الْغَلَاءُ وَعَلَتْ الْأَسْوَاقُ.	٨ يا أخي! هُمْ كَانُوا يَطْلُبُونَ أَجْرَهُ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقْبَلَ مَطَالِبَاتَهُمْ، إِلَّا عَنِ الْعَمَلِ.
صَدَقْتَ يَا أَخِي! لَوْلَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ نَحْسِبُهُمْ ضَعْفَاءَ وَنُخْتَقِرُهُمْ، لَصَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيَاةُ وَضَاقَتْ عَلَيْنَا الْمَصَانِعُ وَالْمَزَارِعُ وَيَبُونُ بَيُوتُنَا لَهُمْ مَدْخَلٌ عَظِيمٌ فِي الْإِرْتِقَاءِ وَحَصُولِ الْهِنَاءِ وَالْإِنْتِصَارِ عَلَى الْأَعْدَاءِ. : ابْغُونِي فِي ضَعْفَانِكُمْ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ بِضَعْفَانِكُمْ. انْظُرْ! كَيْفَ الْحَقُّ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةُ بِالضُّعْفَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الْعَامِلِينَ كَيْ نُكْرِمَهُمْ وَلَا نُخَقِّرَهُمْ.	٩ وَاللَّهِ، الْيَوْمَ فَهِمْتُ أَنْ هَؤُلَاءِ الْمَسَاكِينِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْمَصَانِعِ وَالْمَزَارِعِ وَيَبُونُ بَيُوتُنَا لَهُمْ مَدْخَلٌ عَظِيمٌ فِي الْإِرْتِقَاءِ وَحَصُولِ الْهِنَاءِ وَالْإِنْتِصَارِ عَلَى الْأَعْدَاءِ.
صَدَقْتَ وَاللَّهِ، فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَضْعَ بِهِمْ مَا نُحِبُّ لِنَنْفُسِنَا، وَنُعَامِلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْإِخْوَانِ، إِذَا تَهَنَّا الْمَعِيشَةَ	١٠ أَعْظَمُ بِهَذَا النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الَّذِي كَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ حَقًّا، مَا أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ

الْأُمَرَاءَ وَالضَّعَفَاءَ فِي صَفٍّ وَاحِدٍ! وَتَصْلَحَ الْأُمُورُ وَيَنْسُدَّ بَابُ يَا لَيْتَنَا لَوْ اتَّبَعْنَاهُ مَا زَلْنَا غَالِبِينَ.	وَتَصْلَحَ الْأُمُورُ وَيَنْسُدَّ بَابُ الْإِضْرَابِ.
--	--

مشق نمبر ۵۸

اردو سے عربی بناؤ

- ۱۔ قرآن وہ کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔
 - ۲۔ کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟
 - ۳۔ جس نے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
 - ۴۔ وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں۔
 - ۵۔ وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ استانیاں ہیں۔
 - ۶۔ مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔
 - ۷۔ یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔
 - ۸۔ وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب نے مدہوش کر دیا ہو۔
 - ۹۔ ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کر دیا۔
 - ۱۰۔ تیرے پاس عن قریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:
- بیٹا! تم^۱ جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے، مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش^۲ کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

۱۰۔ تہذیب

- ۱۔ ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
 - ۲۔ ضمیر بارز اور مستتر کیا ہے؟
 - ۳۔ ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
 - ۴۔ اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
 - ۵۔ اسمائے موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
 - ۶۔ اسمائے موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
 - ۷۔ اسمائے موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسمائے استفہام بھی ہوتے ہیں؟
 - ۸۔ صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا ہے؟
 - ۹۔ ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو۔
۱. يُقَالُ لِلرَّجُلِ يُفْصَلُ الثِّيَابُ وَيَخِيْطُهَا: خِيَّاطٌ.
 ۲. الْمَرْأَةُ تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا: مُمْرَضَةٌ.
 ۳. الْخِيَّاطُونَ هُمْ يَخِيْطُونَ الثِّيَابَ.
 ۴. وَالْأَسَاكِفَةُ هُمْ يَصْنَعُونَ النَّعْلَ.
 ۵. اشْتَرَيْتَ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .. هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ.
 ۶. الرَّجُلَانِ جَاءَاكَ هُمَا أَخَوَا يُوسُفَ.
 ۷. النِّسَاءُ يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتَ يُقَالُ لَهُنَّ: مُعَلِّمَاتٌ.
- ۱۱۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو۔
 ۱. قرأت الكتاب الذي

- ۲ جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي
- ۳ هَذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ.....
- ۴ خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ
- ۵ هل يستوي الذين والذين..
- ۶ هذه الساعةُ التي
- ۷ أَكَلْتُ التُّفَاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
۸. أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي؟
- ۹ احْتَرَمُ مَنْ ...
۱۰. كُلُّ مَا
- ۱۲۔ ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:
- هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ.

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ

إِعْرَابُ الْإِسْمِ

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدایا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۳-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت رفع میں) ہوتا ہے۔

اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل، مفعول کی ہیئت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنّ کا اسم یا کان کی خبر ہو (دیکھو درس ۷-۳) تو وہ منصوب (حالت نصب میں) ہوتا ہے اور جب کوئی اسم حرف جر کے بعد واقع ہو یا مضاف ایہ ہو (دیکھو سبق ۰-۲) تو مجرور (حالت جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں، جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی، اس لیے یہاں بالاختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

۱۔ الْمَفْعُولُ بِهِ

۳۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نصر مَحْمُودٌ مَظْلُومًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ مَحْمُودٌ کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لیے لفظ مَظْلُومٌ مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے، وہ یہی مفعول بہ ہے۔

۲۔ الْمَفْعُولُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے یا فعل کی نوعیت یا کنتی بتلانے کے لیے آتا ہے: اضْبُرْ صَبْرًا حَمِيلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ ذَقْتُ السَّاعَةَ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

۳۔ الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لِأَجَلِهِ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لیے بغیر حرف جر کے مستعمل ہو اُسے مفعول لہ یا لاجلہ (جس کے لیے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں، وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرْبَتُهُ تَأْدِيبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لیے مارا) اس جملہ میں تَأْدِيبُ اُدْب کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لیے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرْبَتُهُ لِلتَّأْدِيبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا، مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر اُدْبَتُهُ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہوں گے ”میں نے اُسے ادب دیا ایک ادب دینا“ اس لیے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے۔

۴۔ الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لیے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صَبَاح وقت بتلاتا ہے اور أَمَامَ جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

۲۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرفِ زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ عِنْدَ وغیرہ ظرفِ مکان ہیں۔

۵۔ الْمَفْعُولُ مَعَهُ

۔۔ مفعولِ معہ وہ اسم ہے جو واوِ معیت کے بعد واقع ہو۔ واوِ معیت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں ”ساتھ“۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشَّارِعَ کو مفعولِ معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واوِ معیت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واوِ عطف (جسکے معنی ہیں ”اور“) اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ”میں گیا اور نئی سڑک گئی“ یہ معنی بالکل بے تکی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۳۔ مفعولِ معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واوِ عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اور واوِ عطف اور واوِ معیت دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسبِ موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجُنْدُ يَا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ”سردار لشکر کے ساتھ آیا“ یا ”سردار اور لشکر دونوں آئے“ مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَعُمَرُو (زید اور عمر و نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واوِ عطف ہی ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ۴۔ کلامِ عرب میں مفعولِ معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

۶۔ الْمُسْتَشْنَى بِـ "إِلَّا" (إِلَّا ذَرِيعَةُ اسْتِثْنَاءٍ)

۸۔ وہ اسم ہے جو إِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے:

۔۔ کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت کے بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قَوْم سے الگ کر دیا گیا ہے۔
قَوْم کو متثنیٰ منہ اور زید کو متثنیٰ کہا جائے گا۔

متثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ متثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَا جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور متثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ، مَا ضَرَبْتُ إِلَّا لَصًا۔

نہی ۵۔ استثناء کے لیے لفظ غَيْرُ اور سِوِی بھی آتا ہے، ان کے بعد متثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے، اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔
تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

۷۔ اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَاءَ الْأَمِيرُ مَا شَبِهَا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ”کس طرح“ یا ”کس حالت میں“ کے جواب میں بولا جائے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ

اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جب کہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جَاءَ الْخَلِيلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُو کی ضمیر مستتر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابطہ بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابطہ کا کام دیتے ہیں۔ جَاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ”ھُو“ مبتدا ہے اور ”يَضْحَكُ“ جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلا منصوب۔

۸۔ التَّمْيِيزُ

۱۲۔ تمیز وہ اسم ہے جو ایک مبہم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رَطُلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رَطُلٌ اسم مبہم ہے جو بہتری [بہت ساری چیزوں کے لیے بولا جاسکتا ہے۔ زیتنا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

۱۳۔ تمیز کو ممیز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے ابہام دور کرے اسے ممیز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ ممیز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرين كتابًا وَمِنَّا سَمْنًا (گھی) وَضَاعًا بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے۔ کوئی کہے اَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس غاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَا لَا يَاعِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کی اعتبار سے زیادہ ہے۔

۱۶۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷۔ تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسمائے عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدٌ عَشَرَ (۱۱) سے بَسْعَةٌ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مَائَةٌ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۶ اسمائے عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

۹۔ الْمُنَادَى

۱۸۔ منادی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یا، اُیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادی کا کچھ بیان حصہ اول سبق (۱۱) میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔ منادی بھی منصوب ہوتا ہے، مگر اس وقت جب کہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللَّهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعِ الْجَبَل سے سمجھا جاتا ہے، یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے: یَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

۲۰۔ اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رَفْعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو، خواہ واحد ہو خواہ تشبیہ یا جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُونَ۔

۲۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: **يُوسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ هَذَا. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا** وَاَرْحَمْنَا۔ یا رَبِّیٰ کو صرف رب اکثر بولتے ہیں: **رَبِّ هَبْ لِيْ مَلَكًا**۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۱۔ منادی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادی اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ کبھی جوابِ ندا کو منادی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: **اغْفِرْ لِيْ يَا اَللّٰهُ۔** یہ بھی یاد رکھو کہ **يَا اَللّٰهُ** کی جگہ **اَللّٰهُمَّ** بھی کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ المنصوب۔ "لا" لشيء الحسن

۲۲۔ جنس کی نفی کے لیے جب لا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتح (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: **لَا رَجُلٌ فِي الْيَمِيْنِ** (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ (کی مدد سے)۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے معرب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: **لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَّحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ** (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالتِ نصی میں ہوں گے: **لَا مُتَحَدِّثِيْنَ مَغْلُوْبَانِ** (کوئی بھی دو با ہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ **لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنصُوْرُوْنَ** (کوئی با ہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹۔ اِنّ اور اس کے اخوات کا اسم اور کمان اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق (۲۰) میں گزر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۱

اُبْشِرْ (بہ) خوش خبری پانا، خوش ہونا	اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا	اِنْسَ (س) مانوس ہونا
اَتَرَتْ (۳-و) پرورش پانا	اَزَالَ (۱-و) دور کرنا، مٹا دینا
اَبَدًا ہمیشہ	اَسِفُ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے	ثِقَّةُ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبِنُ بزدلی، کم ہمتی	دَاءُ بیماری
دَهْرٌ زمانہ	بِزَاعٍ (جہ اَذْرَعُ) گز
رَأَوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا	صَوْنُ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا
تَمَكَّنَ (مِنهُ) قابو پالینا، قادر ہونا	حَاسِبَ (اس کا مصدر مُحَاسِبَةٌ یا حِسَابُ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا، ملنا	عَاشَ (ض، ی) زندگی گزارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا، چھوڑ دینا	عَشِيرَةٌ (جہ عَشَائِرُ) قبیلہ، کنبہ
عِفَّةٌ پاک دامنی	عِشٌّ زندگی
قَمَحٌ گہوں	مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا، خیال کرنا
مَعَاهِدٌ (جہ مَعَاهِدُ) مقام	مَوْرِدٌ (جہ مَوَارِدُ) گھاٹ، پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی	نَمِرٌ (جہ نُمُورٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلَانٌ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا	ظَمَانٌ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو:

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں:

۱. لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا. ۲. كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا.

۳. تَذَوَّرُ الْأَرْضَ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ. ۴. يَثْبُ الثَّمَرُ وَتُوبُ الْأَسَدِ.

۵. يَعِيشُ الْبَخِيلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيَحَاسِبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ.

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں:

۱. اخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثَقَّةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلَى عَقِيدَتِهِ، وَاحْتِرَمَتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ.

۲. يَجُوبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ.

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں:

عَاشَ نُوحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوهُ وَأَسْتَكْبَرُوا^۱ اسْتِكْبَارًا.

۱. وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّائِلَةِ وَالْجِذَاءِ تَحْتَهَا.

۲. سَرْتُ مَيْلًا مَاشِيًا وَمَانَةً مَيْلًا بِالسَّيَّارَةِ وَالْفَ مَيْلًا بِالطَّيَّارَةِ.

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں، ذیل کی مثالوں میں واو معیت ہی ہو سکتا ہے:

سَرْتُ وَطُلُوعُ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا، یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں

چل پڑا) خَضِرَ خَالِدٌ وَغَرُبَ الشَّمْسُ. سَارَ التِّلْمِيزُ وَالْكِتَابُ. اِذْهَبْ

وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ. ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سُرْتُ وَطُلُوْعُ الْفَجْرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہوں گے ”میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی“ یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیت بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی۔

سَافِرٌ خَالِدٌ وَأَخَاهُ (یا وأخوه)۔

حَضَرَ الْقَائِدُ وَالْجُنْدُ (یا والجند)۔

نَجَحْتُ سَعَادٌ وَأُخْتَهَا (یا وأختها)۔

جَاءَ السَّيِّدُ وَخَادِمُهُ (یا وخادمه)۔

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لیے ان

میں واو عطف ہی آ سکتا ہے۔ اسی لیے ان میں مفعول مع نہیں بن سکتا:

۱. تَعَانَقَ خَالِدٌ وَأُخْرُوهُ. ۲. تَخَاصَمَ أَحْمَدٌ وَحَسَنٌ.

۳. اشْتَرَكْتُ فِي التِّجَارَةِ نَجِيبٌ وَمُحَمَّدٌ.

۵۔ حال کی مثالیں:

۱. عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا. ۲. لَا تَشْرَبُ الْمَاءَ كَدْرًا.

۳. أَقْبَلَ الْمَظْلُومُ بَاكِيًا. ۴. إِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا.

۵. قَابَلْتُ الْقَاضِيَّ رَاكِبِينَ. ۶. رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضَبًا أَسِفًا.

۷. لَا تَحْكُمِ وَأَنْتَ غَضَبًا.

۱۔ لڑکی کا نام ہے۔

۲۔ راکبیں فاعل و مفعول دونوں کی حالت بتاتا ہے، یعنی میں قاضی سے ملا جب کہ دونوں سوار تھے۔

۶۔ اَلْمُسْتَثْنٰی بـ ”إِلَّا“ کی مثالیں:

ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے ”کلام تام مثبت“ کہتے ہیں، اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے۔

- ۱ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ. ۲ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا.
- ۳ اَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً. ۴ فَرَّ اللَّصُوصُ إِلَّا وَاحِدًا.

کلام تام منفی، اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی:

- ۱ لَمْ يَرْبِحْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ (يَا إِلَّا الْمُجْتَهِدُ).
- ۲ لَمْ يَسْمَعُوا النَّصْحَ إِلَّا بَعْضُهُمْ (يَا إِلَّا بَعْضُهُمْ).
- ۳ لَمْ يُقْطِعِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (يَا شَجَرَةً).

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا اس میں إِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے:

- ۱ مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تَلْمِيزٌ. ۲ لَمْ يَرْبِحْ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ.
- ۳ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا الْأَخْيَارَ. ۴ لَا يَقَعُ فِي السُّوءِ إِلَّا فَاعِلُهُ.
- ۵ لَمْ يُقْطِعْ إِلَّا شَجَرَةً.

۷۔ تميز کی مثالیں:

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تميز:

عِنْدِي مِنْ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَبِيرًا.
عد کی تميز:

عِنْدِي أَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلَاثُونَ دِينَارًا.

جملوں کی تمیز:

۱. طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً.
۲. حَسَنَ الْعِلَامُ كَلَامًا.
۳. الذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزَنًا وَقِيَمَةً.
۴. الْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا.

۱۔ منادی کی مثالیں (مناوی مضاف کی مثالیں)

۱. يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ.
۲. يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ.
۳. رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
۴. رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي.

مناوی مشابہ بالمضاف کی مثالیں:

۱. يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ.
۲. يَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ.
۳. يَا رَءُوفًا بِالْعِبَادِ.

مناوی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں:

۱. يَا مُغْتَرًّا! ذِعِ الْغُرُورَ.
۲. يَا مُجْتَهِدًا! ابْشِرْ بِالنَّجَاحِ.
۳. يَا مُؤْمِنًا! لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ.

مناوی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:

۱. قُمْ، يَا وَلَدُ.
۲. يَا أَسْتَاذًا عَلَمْنِي.
۳. يَا صَبِيَّانِ! اجْلِسُوا.
۴. لَا تَخَافُوا غَيْرَ اللَّهِ، يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ! (دیکھو درس ۱۱)

مناوی علم مفروہ کی مثالیں:

۱. يَا مُحَمَّدُ. يَا أَحْمَدُ. يَا اللَّهُ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

۹۔ لا لنفی الجنس کی مثالیں:

۱۔ لا نعمة أعظم من الإيمان. ۲۔ لا شفیع أنجح من التوبة.

۳۔ لا أنیس أحسن من الكتاب ولا کتاب أنفع من القرآن.

۴۔ لا ناصر حقٍ مخذولٌ. ۵۔ لا قبیحاً فعله محمودٌ.

تنبیہ: ۱۔ مفعول ہے، اسمِ انّ اور خبرِ کان کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لیے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ ادبْتُ ولدی نادباً. (میں نے ادب سکھایا اپنے لڑکے کو ادب سکھانے)

تأديباً	ولدي	ادبتُ
مفعول مطلق	مضاف مضاف الیه مفعول بہ	فعل بافاعل

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ ضربتُ ولدی نادباً (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لیے مارا)

تأديباً	ولدي	ضربتُ
مفعول لہ	مربک اضافی مفعول بہ	فعل بافاعل

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ: ۱۲۔ لفظ تأديباً پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔

اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ (۴ اور ۵) میں دیکھو۔

۳. مَكْنَتْ فِي مَكَّةَ شَهْرًا. (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)۔

(مَكْنَتْ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے۔

(فِي) حرف جر

(مَكَّةَ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لیے حالت جری میں اس پر فتح آیا ہے، (دیکھو درس ۱۰-۷)۔
جار مجرور متعلق ہے فعل سے۔

(شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ، یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔

فعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴. سَرَّ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ. (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)۔

(سَرَّ) فعل امر حاضر سارَ سے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(و) حرف معیت ہے۔

(الشَّارِعَ الْجَدِيدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہوا سے انشائیہ کہتے ہیں۔

۵. عَادَ الْجَيْشُ ظَاهِرًا (الشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)۔

(عَادَ) فعل ماضی

(الْجَيْشُ) فاعل ہے ذوالحال

(ظَاهِرًا) حال ہے فاعل کا۔ اس لیے منصوب ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶ لا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدْرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)۔

(لا تَشْرَبِ) فعل بافاعل

(الْمَاءَ) مفعول بہ ہے اور ذوالحال ہے۔

(كَدْرًا) حال ہے مفعول کا اس لیے منصوب ہے۔

فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷ لَا تَحْكُمِ وَأَنْتَ عَصَانٌ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصّہ میں بھرا ہو)۔

(لَا تَحْكُمِ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مشترک ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً

مرفوع ہے، یہی فاعل ذوالحال ہے۔

(و) یہ دو احوالیہ کہلاتا ہے۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے۔

محلاً مرفوع (عَصَانٌ) خبر ہے مرفوع ہے، مگر غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں

آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا، یہ جملہ اسی لیے محلاً منصوب سمجھا

جائے گا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸ اسرنا عشرین کتابا۔ (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اَشْرَيْنَا) فعل متعدی بافاعل

(عشرین) اسم عدد، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ اس کا نصب ین سے آیا ہے

(دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد ممیّز ہے۔

(کتابا) تمیز یا ممیّز ہے اس لیے منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹ باعد الکرمیہ اقرا هذا الكتاب (اے عبدالکریم یہ کتاب پڑھو)

(با) حرف ندا (عند) منادى مضاف ہے اس لیے منصوب ہے۔

(الکرمیہ) مضاف الیہ مجرور ہے۔

(اقرا) فعل امر حاضر، مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے، مرفوع المحال ہے۔

(هذا) اسم اشارہ مبنی ہے، محلاً منصوب ہے، کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے۔

(الكتاب) مشار الیہ وہ بھی منصوب ہے، کیونکہ اسم اشارہ اور مشار الیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا، ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:

لَا شَيْءَ أَعَزُّ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطْنِهِ الَّذِي تَرَبَّى صَغِيرًا فَوْقَ أَرْضِهِ وَتَحْتَ سَمَائِهِ، وَانْتَفَعَ زَمْنَا بِنَبَاتِهِ وَحَيَوَانِهِ، وَعَاشَ فِيهِ ابْنًا وَأَهْلًا وَعَشِيرَةً، لَمْ يَأْلَفْ إِلَّا مَعَاهِدَهُ، وَلَمْ يَرِدْ إِلَّا مَوَارِدَهُ، نَظَرَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ شَكْلَهُ، فَصَادَفَ حُبُّهُ قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ. وَلَا يَعِيشُ الْإِنْسَانُ عَيْشًا رَعْدًا، وَلَا يَسْعَدُ سَعَادَةً تَامَةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أَهْلُ بِلَادِهِ عَارِفِينَ لِحَقُوقِهِمْ وَوَاجِبَاتِهِمْ، وَأَمْسَى الْعِلْمُ بِيَهُمْ أَرْفَعَ الْأَشْيَاءِ قِيمَةً وَأَعَزَّهَا مَطْلُوبًا. فَيَا طَالِبَ الشَّرَفِ! أَحِبِّبْ وَطَنَكَ حُبًّا وَصُنْهُ صُونًا رَعَايَةً لِحَقِّهِ. فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِنْ حَمِيدِ الْخِصَالِ، بَلْ كَمَا قِيلَ: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ.

مشق نمبر ۶۲

مِنَ الْقُرْآنِ

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو:

۱. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا^۱
۲. وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ^۲ اِلَيْهِ تَسْلًا^۳
۳. وَرَتِّلْ^۴ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا^۵
۴. يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ^۶ قُمِ اِلَى الْاَفْصَا^۷
۵. وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ سَكْرَةً^۸ وَاَصْلًا^۹
۶. وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَلَّ طَوِيلًا^{۱۰}
۷. قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ.
۸. وَجَاءُوا اِبَاهُمْ عَشَاءً يُكُوْنُ.
۹. اٰجَلٌ لَّكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَسَاعًا لَّكُمْ^{۱۱}
۱۰. الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ اِنْتَعَاءً مَّرْصَادًا^{۱۲} اللّٰهُ وَسَيَا^{۱۳} مِنْ اَنْفُسِهِمْ.
۱۱. فَاتَّبَعَهُمْ^{۱۴} فِرْعَوْنُ وَخَنُودُهُ بَعَا^{۱۵} وَعَدُوا^{۱۶}
۱۲. وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

- | | | |
|-----------------------------|--|---------------------------|
| ۱۔ بالکل ظاہر | ۲۔ تنقل (۵) سب سے کٹ کر خدا کا بور ہنا | ۳۔ قتل ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا |
| ۴۔ کھلی یا چادر اوڑھنے والا | ۵۔ صبح سویرے | ۶۔ شام کا وقت |
| ۷۔ فائدہ، کام کی چیزیں | ۸۔ رضا مندی | ۹۔ مضبوط بنانا |
| ۱۰۔ پیچھا کیا | ۱۱۔ تلاش کرنا | ۱۲۔ دوڑنا |

- ۱۳ اِنَّا ارْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ سِرًّا وَّ بَدِيًّا^۱
- ۱۴ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُرْكًا فَانْبَتْنَا بِهِ حَبًّا وَ حَبَّ الْحَصِيدِ،
وَالْحَبَّ^۲ سَقَابٌ^۳ لَهَا طَلْعٌ^۴ نَضِيدٌ^۵ رَزَقٌ^۶ لِلْعِبَادِ.
- ۱۵ وَ جَزَّاهُمْ بِمَا صَبَرُوا حِجَابًا وَ حَرِيرًا، مَنكِبِينَ^۷ فِيهَا عَلَى الْأَرْضِ،
لَا يَرُونَ فِيهَا سُمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا^۸.
- ۱۶ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا، إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ^۹ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ
الْجِبَالُ طُولًا
- ۱۷ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
- ۱۸ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
- ۱۹ وَ وَاَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً
- ۲۰ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.
- ۲۱ كَبُرَ مَقْصًا^{۱۰} عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ.
- ۲۲ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ^{۱۱} إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ.
- ۲۳ مَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
- ۲۴ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ

۱۔ خوشخبری دینے والا

۲۔ ڈرائے والا

۳۔ نخل (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت، واحد کے لیے نخلۃ کہیں گے۔ ۴۔ یاسق اونچا (درخت)

۵۔ کیلے یا کھجور کی کیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں۔ ۶۔ چمچے دار، گندھا ہوا۔

۷۔ اٹکا (۷۔ و) تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔ ۸۔ سخت سردی، ٹھہر۔ ۹۔ خرق (ض) شکاف ڈالنا۔

۱۰۔ گروی ۱۱۔ دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے۔

۲۵. هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ
۲۶. إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسَاءَ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ.
۲۷. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.
۲۸. لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ.
۲۹. فَلَا رَفْعَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا حُدُودَ فِي الْحَجِّ.
۳۰. لَا أَكْرَاهُ فِي الدِّينِ.
۳۱. مَا أَدَمَ أَنْبَتُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ.
۳۲. يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.
۳۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَفَّةٍ.
۳۴. قُلِ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ.
۳۵. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ.
۳۶. رَبِّ لَا تَوَاخِذْنَا إِنَّ نُسَيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا.
۳۷. إِنَّ رَحِمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ.
۳۸. إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا.
۳۹. إِنَّ الْمُسْدَرِسَ كَانُوا أَحْوَاثَ الشَّيَاطِينِ.

- ۱۔ یہ ان نافیہ ہے یعنی نہیں۔ ۲۔ ناجوی سرگوش، تنہائی میں مشورہ کرنا۔ ۳۔ ہم بستر ی
- ۴۔ جھگڑا ۵۔ انکڑہ (۱) مجبور کرنا، زبردستی کرنا۔ ۶۔ امن، صلح، اسلام۔
- ۷۔ سب کے سب، پورے پورے۔ ۸۔ نزاع (ض) جھین لینا۔ ۹۔ اخطا (۱) غلطی کرنا۔
- ۱۰۔ مشغہ، کاروبار۔ ۱۱۔ ہڈر (۲) بیجا خرچ کرنا۔

مشق نمبر ۲۳

مَكْتُوبٌ مِنْ تَلْمِيزٍ إِلَى عَمِّهِ

عَمِّي الْمُحْتَرَمُ!

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

بَعْدَ إِهْدَاءِ تَحِيَّةِ السَّلَامِ مَعَ الْإِكْرَامِ أُبْدِي لِحَضْرَتِكَ مَا يَطْمَئِنُّ بِهِ قَلْبُكَ،
وَأُبَشِّرُكَ بِشَارَةٍ يَسْرَكَ وَيَسَّرَ وَالَّذِي الْمَعْظَمِينَ (أدامكم الله مسرورين)
وَهِيَ أَتَى بِحَوْلِ اللَّهِ وَكَرَّمَهُ أَتَمَمْتَ الْجُزْءَ الثَّالِثَ مِنْ كِتَابِ "تَسْهِيلِ
الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ" فَأَحْمَدُ اللَّهَ حَمْدًا كَثِيرًا وَأَشْكُرُهُ شُكْرًا جَمِيلًا
عَلَى مَا مَنَّ عَلَيَّ بِالْعِلْمِ وَالْفَهْمِ.

يَا عَمُّ (= يَا عَمِّي!) إِنِّي مَا نَسِيتُ وَلَنْ أَنْسَى ذَلِكَ الْوَقْتَ حِينَ دَخَلْتُ
الْمَدْرَسَةَ طَلَبًا لِلْعِلْمِ وَرَغْبَةً فِي الْعُلُومِ الْعَرَبِيَّةِ، وَكَنتُ جَاهِلًا مُطْلَقًا عَنْ
اللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ، وَكَانَ حَدَّثَنِي بَعْضُ الطَّلَّابِ أَنَّ الْعَرَبِيَّ أَصْعَبُ اللِّسَانِ
تَعَلُّمًا وَتَعْلِيمًا، فَلَمَّا أَتَيْتَ بِي عِنْدَ الْمَدِيرِ وَأَوْقَفْتَنِي^۱ أَمَامَهُ، دُهِشْتُ^۲
دَهْشَةً وَقُمْتُ مَتَحِيرًا مَتَوَحِّشًا فِي بَدْءِ الْأَمْرِ، وَكَادَ قَلْبِي يُنْصَرِفُ عَنْ
الْمَدْرَسَةِ جُبْنًا^۳ وَخَوْفًا^۴ حَيْثُ لَا صَدِيقَ لِي وَلَا أُنْسَ. فَعَرَفْتَ يَا عَمِّي
الشَّفِيقَ! مِنْ بَشَرَتِي^۵ حَدِيثَ الْقَلْبِ وَتَوَجَّهْتَ إِلَيَّ تَوَجُّهَ الرَّحْمَةِ
وَالشَّفَقَةِ، وَتَحَدَّثْتَنِي بِاللُّطْفِ تَسْلِيَةً^۶ لِقَلْبِي وَدَفْعًا لَخَوْفِي. فَتَشَجَّعَ^۷

۱ اُوقَفْتُ (۱) کھڑا کرنا۔ ۲ میں دہشت زدہ ہو گیا۔ ۳ شروع میں۔

۴ بزدلی، کم ہمتی۔ ۵ بَشَرَةُ چہرہ، کمال کی سطح۔ ۶ تسلی دینا۔ ۷ دلیر ہو گیا۔

بِکَلَامِكَ جَاشِي^۱ ۛ وَانْدَفَعَ تَحِيْرِي وَوَحْشَتِي. **و بعد** ذَلِكْ لَا طَفَ^۲ بِي
 الْمَدِيرُ **مِلَاطِفَةً** الْوَالِدِ وَأَزَالَ عَنْ قَلْبِي الرُّوعَ^۳ ۛ فَصَمَّمْتُ^۴ عَزْمِي عَلَى
 تَحْصِيلِ الْعَرَبِي **ثِقَةً** بِاللَّهِ **وَتَوَكَّلًا** عَلَيْهِ، وَبَدَأْتُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنَ الْكِتَابِ
 الْمَشَارِإِ إِلَيْهِ، **فَبَعْدَ** قَلِيلٍ اِمْتَلَأَ^۵ صَدْرِي^۶ **فَرَحًا وَشَوْقًا** حَيْثُ عَلِمْتُ أَنَّ
 تَعَلَّمَ الْعَرَبِي لَيْسَ **صَعْبًا** ۛ كَمَا يَظُنُّ بَعْضُ الطُّلَّابِ. وَأَقْبَلْتُ عَلَى حِفْظِ
 الدَّرُوسِ **إِقْبَالَ** الظُّمَانِ عَلَى الْمَاءِ، وَبَذَلْتُ **كُلَّ** جَهْدِي فِي تَحْصِيلِ الْعِلْمِ
صَبَاحًا وَمَسَاءً. لِأَنِّي أَتَذَكَّرُ **دَائِمًا** يَا سَيِّدِي **نَصَائِحَكَ الثَّمِينَةَ** الَّتِي تَلَقَّيْتُهَا
 مِنْكَ **حِينَ** وَدَّعْتَنِي فِي الْمَدْرَسَةِ، وَمِنْهَا قَوْلُكَ: "لَا يَنَالُ **الْمَجْدَ** إِلَّا
 الْمُجْتَهِدُ وَلَا يَخِيبُ إِلَّا الْغَافِلُ الْكَسَلَانُ" فَبَفَضَلِ اللَّهِ قَرَأْتُ **الْجُزْءَ الْأَوَّلَ**
 بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَهَكَذَا **الْجُزْءَ الثَّانِي**. **أَمَّا** **الْجُزْءَ الثَّالِثَ** فَقَرَأْتُهُ فِي خَمْسَةِ
 أَشْهُرٍ، لِأَنَّهُ مُضَاعَفٌ فِي الْحَجْمِ (يَا حُجْمًا) مِنَ الْأَوَّلِ وَالثَّانِي. فَاتَمَمْتُ **ثَلَاثَةَ**
أَجْزَاءٍ فِي مُدَّةِ أَحَدِ عَشَرَ شَهْرًا، وَلَمْ أَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ وَلَا صُعُوبَةٍ.
وَالْآنَ يَا سَيِّدِي قَلْبِي مَلَأُنْ **فَرَحًا وَسُرُورًا وَشُكْرًا**، لِأَنِّي لَمَّا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 أَفْهَمُ **أَكْثَرَ** مَعَانِيهِ وَلَا يَصْعَبُ عَلَيَّ فَهْمُ مَطَالِبِهِ إِلَّا قَلِيلًا. وَأَرْجُو مِنَ اللَّهِ
 تَعَالَى أَنِّي أَكُونُ أَفْهَمُ **كُلَّهُ** إِذَا قَرَأْتُ **الْجُزْءَ الرَّابِعَ تَمَامًا**. فَلِلَّهِ الْحَمْدُ **أَوَّلًا**
وَأَخْرًا.

هَذَا وَلَا بَرَحَ سَيِّدِي الْعَمُّ فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ مَعَ سَائِرِ أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَمَاجِدِ،

۱۔ جاش دل۔ ۲۔ مہربانی سے پیش آنا۔ ۳۔ خوف۔

۴۔ صم اور صمم پختہ ارادہ کرنا ۵۔ بھر گیا۔ ۶۔ سیتہ، دل۔

وَأُهِدِي إِلَى وَالِدَيَّ الْمَكْرَمِينَ وَإِلَى جَمِيعِ إِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا
بِأَشْوَاقِي إِلَى مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ.

دمت سالماً لابن أخيك

رَشِيد

دہلی

يوم الجمعة، الحادي والعشرون

من شهر ذي الحجة الحرام ۱۳۶۲ھ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ الْجَدِيدُ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ بِحَوْلِ
اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ، وَيَلِيهِ الْجُزْءُ الرَّابِعُ تَقْبِلُهُ اللَّهُ مِنِّي وَنَفْعُ بِهِ
الطَّالِبِينَ وَسَهْلُ بِهِ وَيَسَّرَ فَهْمَ الْقُرْآنِ الْمُبِينِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا
أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۱۳۶۴ھ

طبع شدہ رنگین جلد

حصن حصین

تفسیر عثمانی

خطبات الاحکام لمبغات العام	تعلیم الاسلام (مکتل)
الحزب الاعظم (میں کی ترتیب پر)	خصائل نبوی شرح شمس ترمذی
الحزب الاعظم (پیش کی ترتیب پر)	پیشی زیور (تین حصے)
لسان القرآن (اول دوم سوم)	

رنگین کا رد کور

حیات المسلمین	آداب معاشرت
تعلیم الدین	زاد السعید
جزاء الاعمال	روضۃ الادب
الحجامة (چھٹا لگانا) (جدید ایڈیشن)	فضائل حج
الحزب الاعظم (میں کی ترتیب پر) (میں کی)	معین الفاضلہ
الحزب الاعظم (پیش کی ترتیب پر) (میں کی)	خیر الاصول فی حدیث الرسول
مفتاح لسان القرآن (اول دوم سوم)	معین الاصول
عربی زبان کا آسان قاعدہ	تیسیر اسطق
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	فوائد مکیدہ
تاریخ اسلام	پیشی گوہر
علم الصرف (اولین، آخرین)	علم النحو
عربی صفوۃ المصادر	جمال القرآن
جوامع الکلم مع چہل اویعہ مسنونہ	تسہیل المبتدی
عربی کا معلم (اول دوم سوم)	تعلیم العقائد
نام حق	سیر الصحابیات
کریم	چند نامہ
آسان اصول فقہ	

کارڈ کور/جلد

اکرام مسلم	مختب احادیث
مفتاح لسان القرآن (اول دوم سوم)	فضائل اعمال

زیر طبع

عربی کا معلم (چہارم)	معلم الحاج
صرف میر	نومیر
تیسیر الابواب	

المطبوعہ ملونہ مجلدہ

الصحيح لمسلم (۷ مجلدات)	الموطا للإمام محمد (مجلدین)
الهدایة (۸ مجلدات)	مشکاة المصابیح (۴ مجلدات)
التبیان فی علوم القرآن	تفسیر البیضاوی
شرح العقائد	تیسیر مصطلح الحدیث
تفسیر الجلالین (۳ مجلدات)	المسند للإمام الأعظم
مختصر المعانی (مجلدین)	الحسامی
الهدیة السعدیة	نور الأنوار (مجلدین)
القطبی	کنز الدقائق (۳ مجلدات)
أصول الشاشی	نقحة العرب
شرح التهذیب	مختصر القدوری
تعرب علم الصیغہ	نور الإيضاح
البلاغۃ الواضحة	

ملونہ کرتون مقوی

شرح عقود رسم المفتی	السراجی
من العقیدة الطحاویة	الفوز الکبیر
المراقبة	تلخیص المفتاح
زاد الطالبین	دروس البلاغة
عوامل النحو	الکافیة
هدایة النحو	تعلیم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
من الکافی مع مختصر الشافعی	
هدایة النحو (مع الخلاصة والتمارين)	

ستطع قریبا بعون الله تعالى

ملونہ مجلدہ/ کرتون مقوی

الموطا للإمام مالك	الجامع للترمذی
ديوان الحماسة	ديوان المتنبي
التوضيح والتلويح	المعلقات السبع
شرح الجامي	المقامات الحبرية

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)	Lissan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lissan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)	Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizbul Azam (Small) C Cover	Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)	Fazail-e-Aamal (German)
--	-------------------------

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)